

بریلوی مولویوں کی قلابازیاں

تألیف: ریحان علی

السلام و علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ .. ہمارے بعض دوست کہتے ہیں کہ غیر مقلدوں یعنی نام نہاد اہلِ حدیثوں میں بہت اختلاف ہے .. غیر مقلدوں کا ایک مولوی کچھ کہتا ہے تو دوسرا مولوی کچھ کہتا ہے .. ویسے ہر عقلمند انسان اِس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ غیر مقلدین میں بہت اختلاف ہے .. لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ غیر مقلدوں سے زیادہ بریلوی رضا خانیوں میں اختلاف ہے .. بریلوی رضا خانیوں کا ہر مولوی بندر کی طرح قلابازیاں کھاتا رہتا ہے .. ایک بریلوی مولوی ایک چیز کو ایمان لکھتا ہے تو دوسرا بریلوی مولوی پہلے بریلوی مولوی کی مخالفت کرتے ہوئے اُسی چیز کو کُفر لکھ دیتا ہے .. آگے چل کر آپ تمام دوستوں کو اس بات کا اندازہ ہوجائے گا کہ بریلوی مولویوں نے قلابازیاں کھانے میں شریر قسم کے بندروں کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے .. آیئے آپکو بریلوی مولویوں کی قلابازیاں یعنی تضاد بیانیاں دکھاتا ہوں

قلابازی نمبر ایک

احمد رضا خان بریلوی سے سوال ہوتا ہے کہ اللہ کو صاحب کہنا کیسا ہے ؟؟ اِس سوال کا جواب دیتے ہوئے احمد رضا خان بریلوی لکھتے ہیں کہ : اللہ کو صاحب کہنا جائز اور حدیث سے ثابت ہے

انگوٹھی پہن کر بیتُ الخلاء جانا

عرض: اپنا نام اگر انگوٹھی میں کندہ (یعنی لکھا ہو) ہو تو بیتُ الخلاء میں جاسکتا ہے یا نہیں؟

ارشاد: نام اگر ایسا زیادہ معظّم (یعنی تعظیم والا) نہ ہو جب بھی حرفوں کی تعظیم تو چاہیے اور اگر متبرک نام ہو تو پہن کر جانا ناجائز ہے، ہاں اجیب میں رکھ لے تو حرج نہیں۔

نگینے پر کلمۂ پاک لکھوانا

عرض: نگینہ پر "کلمۂ طیبہ" کندہ (یعنی نقش) کرانا کیسا ہے؟

ارشاد: تبرّکاً (یعنی برکت کیلئے) جائز ہے اور مہر کی حیثیت سے حرام۔

اللہ "صاحب" کہنا کیسا؟

عرض: اللہ صاحب کہنا کیسا ہے؟

ارشاد: جائز ہے۔ حدیث میں ہے:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ — اے اللہ سفر کا ساتھی تو ہے اہل وعیال اور مال کا خیال رکھنے والا بھی تو ہے۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الجهاد، باب ما یقول الرجل اذا سافر، الحدیث ۲۵۹۸، ج۳، ص۵۱ ملخصاً)

اور سرکارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے تو قرآنِ عظیم میں صاحب فرمایا گیا ہے:

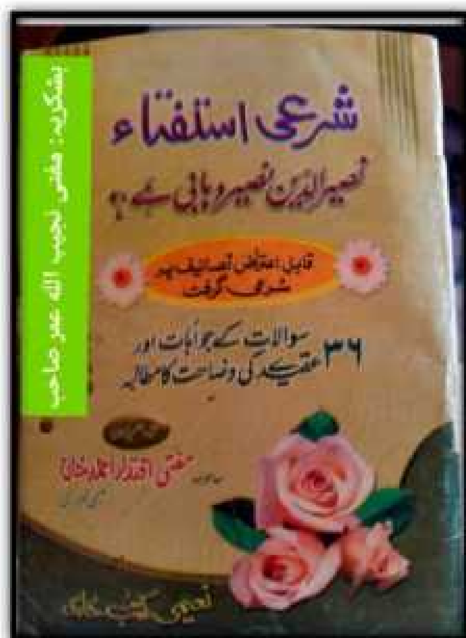
مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى — ترجمۂ کنزالایمان: تمہارے صاحب نہ بہکے نہ بے راہ چلے۔ (پ۲۷، النجم: ۲)

وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ○ — ترجمۂ کنزالایمان: اور تمہارے صاحب مجنون نہیں۔ (پ۳۰، التکویر: ۲۲)

لیکن اللہ صاحب کہنا اسمٰعیل دہلوی کا محاورہ ہے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقیناً ہمارے "صاحب" ہیں

قلابازی نمبر ایک

بریلویوں کے مفتی اعظم اقتدار احمد خان نعیمی احمد رضا خان بریلوی پر گستاخ اور وہابی کا فتویٰ لگاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ : اللہ کو صاحب کہنا گستاخوں اور وہابیوں کا طریقہ ہے



بھی اکثر جگہ نہیں بلکہ وہابیوں کا ایجاد کردہ لفظ (ص) استعمال کیا۔ اس سے زیادہ وہابیت اور کیا ہوگی؟ آپ نے اللہ تعالیٰ کو آقا لکھا ہے۔ حالانکہ اللہ آقا، سیدنا، سردار اور صاحب لکھنا یا اللہ صاحب، اللہ سائیں کہنا گستاخی اور گناہ ہے۔ یہ بھی وہابیوں کی نشانی ہے، اللہ کو آقا کہنا قرآن وحدیث سے کہیں ثابت نہیں ہے، ورنہ ثابت کرو۔

(۵) آپ نے لطمہ کے صفحہ ۲۸۶ پر لکھا ہے کہ میں بریلوی نہیں۔ اس لئے کہ میں نہ مولانا احمد رضا خان کا شاگرد ہوں نہ مرید۔ گویا کہ آپ کے نزدیک کسی تعلق کے لئے صرف یہ دو ہی نسبتیں ہیں۔ تو پھر آپ حنفی کیسے ہوئے کیونکہ آپ نہ امام اعظم کے مرید ہیں نہ شاگرد۔ اور آج دنیا میں جو اتنے بہت سے عوام وخواص اپنے آپ کو دیوبندی کہتے ہیں کیا وہ دیوبند کے مرید یا شاگرد ہیں؟ محترم فی زمانہ اہل سنت کا تعارف بریلوی ہے۔

(۶) آپ نے کتاب لطمہ کے صفحہ ۳ پر عرسالہ شرح حاشیہ قشیریہ کی ایک عبارت لکھی ہے۔ جس میں کسی ابوسعید خبیث وہابی کی ایک بناوٹی جھوٹی خواب کا ذکر کیا ہے کہ ابو سعید خراز کہتا ہے کہ میں نے خواب میں رسالت مآب کی زیارت کی تو میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے معذور نہ سمجھیے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی محبت نے مجھے آپ کی محبت سے دور اور بے نیاز بے پرواہ کر دیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اے برکت والے ایک ہی بات ہے (الخ) شغلتنی محبتک کا ترجمہ آپ نے غلط کیا۔ یہاں دیگر ماسوی اللہ کی محبتوں کا ذکر نہیں۔ صرف پیارے آقا ﷺ کی محبت کا انکار ہے یعنی خراز کے نزدیک نبی کریم ﷺ کی محبت کی کوئی ضرورت نہیں اور یہ خرازی جملہ تو بالکل ایسا ہی ہے جیسے کوئی بکواس کرے کہ مجھے نہ قرآن سے محبت ہے نہ اسلام سے، میرے دل میں صرف اللہ سے محبت ہے۔ آپ نے تو بڑے فخر اور تائیدی انداز میں یہ کفریہ

قلابازی نمبر دو

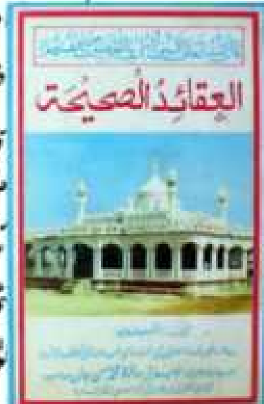
بریلویوں کے مولانا خواجہ حافظ حسن جان لکھتے ہیں کہ : اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو شعر و شاعری / کیمیا / پہاڑوں کا وزن وغیرہ معلوم کرنے کا علم نہیں دیا

۴۶

مگر ہاں وہ علوم جو آپ کے شان کے شایان نہیں مثلاً علم شعر، جفر، رمل، سیمیا، کیمیا وغیرہ اور وہ علوم کہ جن کا تعلق تبلیغِ رسالت سے قطعاً نہیں۔ مثلاً پہاڑوں کے وزن معلوم کرنا۔ سمندروں کے پانی ماپنے کا علم یا بارش کے قطرات کی گنتی یا درختوں کے پتوں کی گنتی۔ اور اسی قسم کے اور علوم کہ جن کے نام بھی ہم نہیں جانتے اور نہ ہی ہمیں ان کی تشریح معلوم ہے۔ تو یہ سب قسم کے علوم خاص خدائے خالق سے ہی تعلق رکھتے ہیں۔ جو ان کو پیدا اور فنا کرتا ہے ورنہ کسی انسان کا ان سے کوئی واسطہ نہیں۔

اگر کہا جائے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعض غیبوں کے عالم ہیں تو پھر عالم الغیب کے فقرہ کا آپ پر استعمال کرنے کا کیا مطلب ہوگا۔ تو ہم جواب دیں گے کہ کسی شخص کو کسی صفت سے موصوف کرنے کا یہ معنی نہیں ہوتا کہ اس صفت کے تمام اقسام بھی اس میں موجود ہوں۔ بلکہ اتنا ضروری ہوتا ہے کہ اسکے بعض حصے اسمیں پائے جائیں۔ کیونکہ جب یوں کہتے ہو کہ زید عالم ہے تو اس

م قسم کے علوم دنیاوی، حلال حرام وغیرہ سب
ذہن میں آتا ہے کہ زید علوم مروجہ کا عالم ہے۔ جو
ی طرح خدا تعالیٰ کا قول ہے کہ اِنَّ الْاِنْسَانَ
سْتَغْنٰی ○ (پارہ ۳۰۔ سورۃ اقرء۔ رکوع ۱)
تا ہے جبکہ وہ اپنے آپ کو مستغنی دیکھتا ہے)۔ اس سے
ئی ایک مالدار اللہ کے بندے ہو گزرے ہیں۔ بلکہ
وٰۃ والسلام بھی تھے۔



قلابازی نمبر دو

دعوت شیطانی والے مولوی الیاس قادری صاحب اپنے ہی فرقے کے دوسرے مولوی خواجہ حافظ حسن جان پر منافقت کا فتویٰ لگاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ : اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو ہر چیز کا علم عطا فرمایا ہے اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ حضور ﷺ فلاں چیز نہیں جانتے تھے تو وہ شخص منافق ہے

خطرناک حبشی ۸۳

ایمان رکھتے ہیں ہمیں معاف دیجئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ ارشاد فرمایا: کیا میرے علم پر اعتراض کرنے سے باز نہیں آؤ گے؟ پھر سرکار صلی اللہ علیہ وسلم منبرِ اقدس سے نیچے تشریف لائے۔

وسوسے کا توڑ ہو گیا! والحمد للہ! شیطانی وسوسے کا توڑ ہو گیا اور اہلِ محبت کے دلوں کو راحت میسر آئی۔ سبحٰن اللہ! اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت تک کی ہر ہر چیز کا علم عطا فرما دیا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے علمِ غیب پر اعتراض کرنا کہ فلاں فلاں بات کا سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کو علم نہیں تھا، یہ منافقین کا طریقہ ہے اور صاحبِ ایمان، عاشقِ رحمتِ عالمیان، غلامِ نبیِ غیب دان کے کان اس سے بہرے ہیں کہ وہ اللہ عزوجل کے محبوب دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم کے علمِ غیب شریف کے خلاف کوئی بات سنے

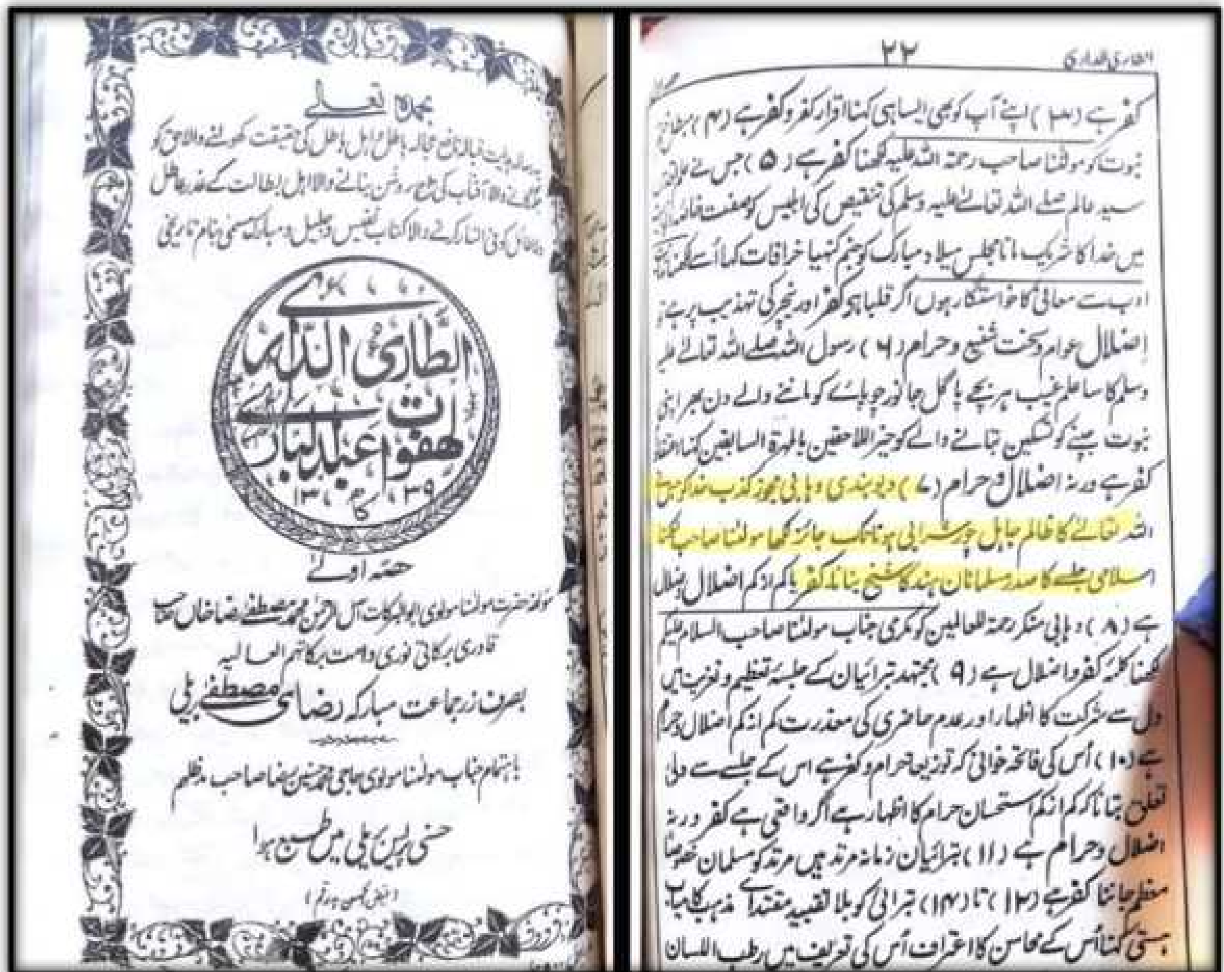
اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

(۲) **جانور بول پڑا** وہ ایک خوفناک کافر تھا اس کے پاس ایک لوہے کا ہتھیار تھا جو اونٹ کے سر کی مانند تھا۔ وہ اس ہتھیار سے جس پر بھی وار کرتا اس کے دو ٹکڑے کر ڈالتا۔ ایک بار ابوجہل نے اسے (معاذ اللہ) مبلغِ اعظم، رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل پر برانگیختہ کرتے ہوئے کہا:



قلابازی نمبر تین

احمد رضا خان بریلوی کا بیٹا مصطفٰی رضا خان بریلوی لکھتا ہے کہ : کسی وہابی / دیوبندی کو مولانا کہنا کفر ہے یا پھر کم از کم گمراہی



بحمدہٖ تعالیٰ

... اہل باطل کی حقیقت کھولنے والا حق کو

... آفتاب کی طرح روشن بنانے والا اہل بطالت کے عذر باطل

... کرنے والا کتاب نفیس و جلیل و مبارک مسمّٰی بنام تاریخی

الطاری الداری لهفوات عبد الباری

۱۳۳۹ھ

حصہ اولیٰ

مؤلفہ حضرت مولٰنا مولوی ابو البرکات آل الرحمٰن محمد مصطفٰی رضا خان صاحب

قادری برکاتی نوری دامت برکاتہم العالیہ

بصرف زر جماعت مبارکہ رضائے مصطفٰے بریلی

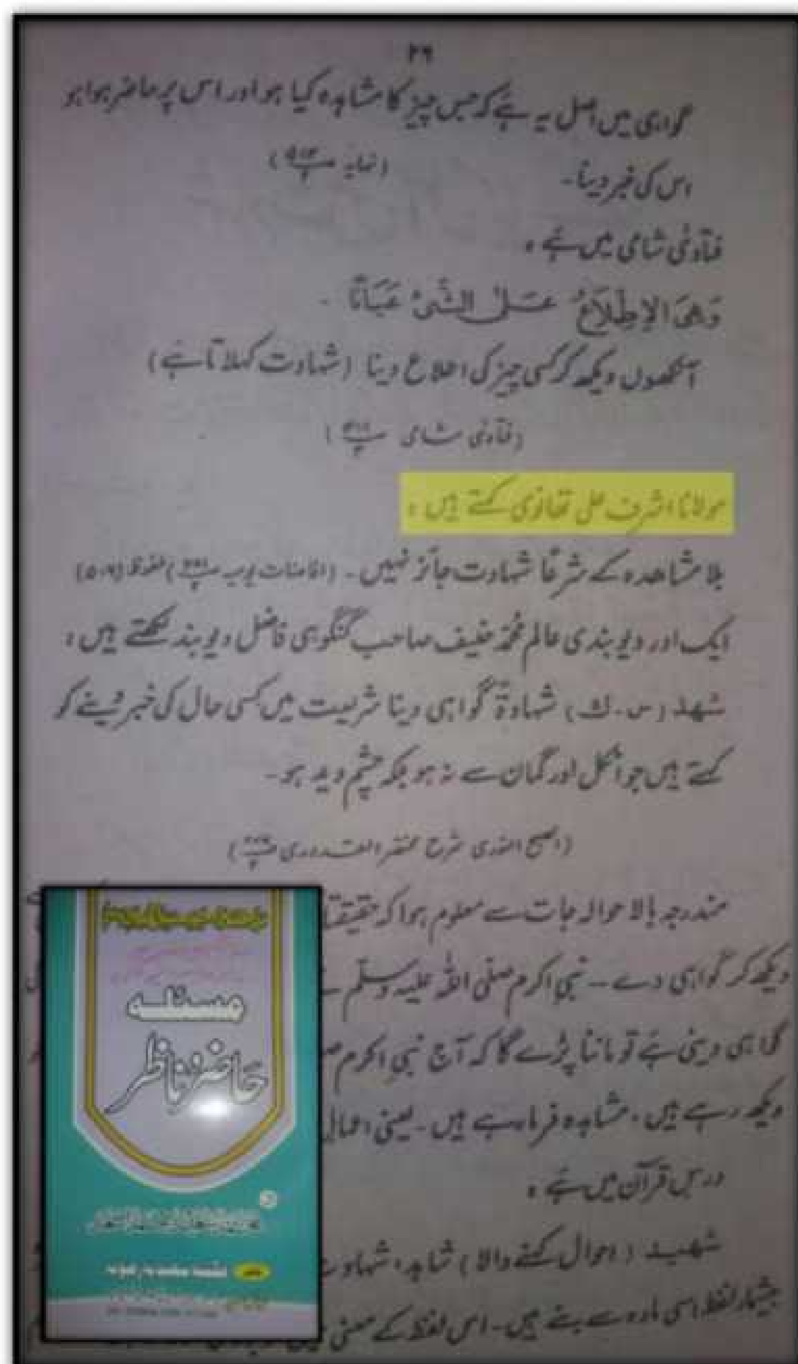
باہتمام جناب مولنا مولوی حاجی محمد حسنین رضا صاحب مدظلہ

حسنی پریس بریلی میں طبع ہوا

کفر ہے (۳) اپنے آپ کو بھی ایسا ہی کہنا اقرار کفر و کفر ہے (۴) ختم
نبوت کو مولٰنا صاحب رحمۃ اللہ علیہ لکھنا کفر ہے (۵) جس نے
سید عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی تنقیص کی ابلیس کو صفت خاص
میں خدا کا شریک ٹھہرایا مجلس میلاد مبارک کو جنم کنہیا خرافات کہا اُسے لکھنا
اور بہت معانی کا خواستگار ہوں اگر قلبا ہو کفر اور تجربی کی تہذیب پر ہے تو
اضلال عوام و سخت شنیع و حرام (۶) رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ
وسلم کا سا علم غیب ہر بچے پاگل جانور چوپائے کو ماننے والے دن بھر ایک
نبوت جیسے کو تسکین بتانے والے کو خیر اللاحقین بالمرہ السابقین کہنا اتفاقاً
کفر ہے ورنہ اضلال و حرام (۷) دیوبندی وہابی مجوز کذب خدا کہ جس
اللہ تعالےٰ کا ظالم جاہل چور شرابی ہونا تک جائز کہا مولنا صاحب لکھنا
اسلامی جلسے کا صدر مسلمانان ہند کا شیخ بنانا کفر یا کم از کم اضلال و ضلال
ہے (۸) وہابی منکر رحمۃ للعالمین کو کمری جناب مولنا صاحب السلام علیکم
لکھنا کلمۂ کفر و اضلال ہے (۹) مجتہد تبرائیان کے جلسہ تعظیم و تعزیت میں
دل سے شرکت کا اظہار اور عدم حاضری کی معذرت کم از کم اضلال و حرام
ہے (۱۰) اُس کی فاتحہ خوانی کر تو زیادہ حرام و کفر ہے اس کے جلسے سے دلی
تعلق بتانا کم از کم استحسان حرام کا اظہار ہے اگر واقعی ہے کفر ورنہ
اضلال و حرام ہے (۱۱) تبرائیان زمانہ مرتد ہیں مرتد کو مسلمان خصوصاً
معظم جاننا کفر ہے (۱۲) تا (۱۴) تبرائی کو بلا تقیہ مقتدائے مذہب کا جانے
جس کی کہنا اُس کے محاسن کا اعتراف اُس کی تعریف میں رطب اللسان

قلابازی نمبر تین

بریلویوں کے علامہ سعید اسد نے مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کو اپنی کتاب میں مولانا لکھا ہے



۲۶

گواہی میں اصل یہ ہے کہ جس چیز کا مشاہدہ کیا ہو اور اس پر حاضر ہوا ہو اس کی خبر دینا۔ (نہایہ ص)

فتاویٰ شامی میں ہے،

وَهِیَ الْإِطِّلَاعُ عَلَی الشَّیْءِ عِیَانًا۔

آنکھوں دیکھ کر کسی چیز کی اطلاع دینا (شہادت کہلاتا ہے)

(فتاویٰ شامی ص)

مولانا اشرف علی تھانوی کہتے ہیں،

بلا مشاہدہ کے شرعاً شہادت جائز نہیں۔ (الافاضات الیومیہ ص) (ملفوظ)

ایک اور دیوبندی عالم محمد حنیف صاحب گنگوہی فاضل دیوبند لکھتے ہیں،

شہد (س۔ ف) شہادۃً گواہی دینا شریعت میں کسی حال کی خبر دینے کو کہتے ہیں جو اٹکل اور گمان سے نہ ہو بلکہ چشم دید ہو۔

(مصباح اللغات شرح مختصر القدوری ص)

مندرجہ بالا حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ حقیق...

دیکھ کر گواہی دے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ...

گواہی دیتی ہے تو ماننا پڑے گا کہ آج نبی اکرم ...

دیکھ رہے ہیں، مشاہدہ فرما رہے ہیں۔ یعنی اعمال...

اور یہی قرآن میں ہے،

شہید (احوال کہنے والا) شاہد، شہادت...

بیشمار لفظ اسی مادہ سے بنتے ہیں۔ اس لفظ کے معنی ...

قلابازی نمبر چار

بریلویوں کے حافظ محمد فیض اللہ خان لکھتے ہیں کہ :
لوگ یعنی صحابہ اور صحابیات اپنے گھروں کی چھتوں پر چڑھ کر اور گلیوں میں پھیل کر یا محمد اور یا رسول اللہ پکارتے تھے

۱۸

یا رسول اللہ ﷺ پکارنے کا ثبوت

ذریعہ حضور کی ذات گرامی تک پہنچتی ہے۔

(۳) کچھ وہ ہیں جو روح نبوت کو پوری کائنات میں موج

(۴) کچھ وہ ہیں جو حضور علیہ السلام کی سماعت کو ا
سے اگر ہم حضور علیہ السلام کو مخاطب کریں تو

(۵) کچھ وہ ہیں جو صرف قبر انور کے پاس تو ان الفا
بھی کرتے ہیں مگر دور سے نہیں۔

ان تمام باتوں میں جو صورت اصل باعث نزاع
کو مخاطب کیا جائے تو کیا آپ سنتے ہیں یا نہیں۔ زیادہ تر تو
پہلے ہم وہ عبارات اور اکابرین امت کے اقوال و اعمال پیش
فراہم ہوتا ہے۔ بعد ازاں مزید بحث کریں گے۔

(۱) مسلم شریف جلد دوئم باب حدیث الہجرت

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور علیہ السلام مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو:

فصعد الرجال و النساء فوق البيوت و تفرق الغلمان والخدم في الطرق ينادون يا محمد يا رسول الله

تو عورتیں اور مرد گھروں کی چھتوں پر چڑھ گئے اور بچے اور غلام گلی کوچوں میں پھیل کر یا محمد یا رسول اللہ پکارتے تھے۔

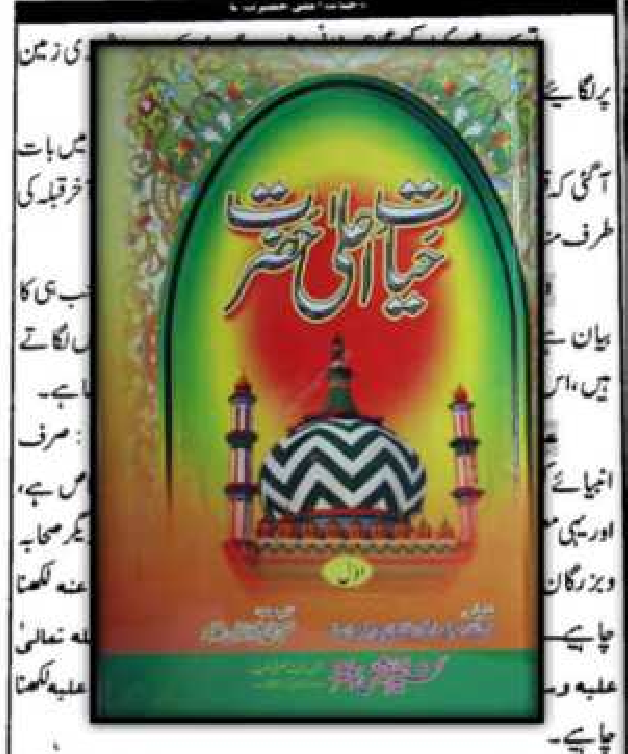
(۲) امام طبرانی معجم صغیر میں راوی ہیں

انها سمعت رسول الله ﷺ يقول في متوضئه ليلا . لبيك لبيك (ثلاثا) نصرت نصرت (ثلاثا) قلت يا رسول الله سمعتك تقول في متوضئك لبيك لبيك ثلاثا نصرت نصرت ثلاثا كانك تكلم انسانا فهل كان معك احد فقال هذا راجز بني كعب يستصرخني ويزعم ان قريشا اعانت عليهم بني بكر (الى ان قالت) قالت فاقمنا ثلاثا ثم صلى الصبح بالناس فسمعت الراجز ينشده

کہ حضرت ... آپ

قلابازی نمبر چار

اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی لکھتے ہیں کہ : نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لیکر پکارنا یعنی یا محمد کہنا حرام ہے



چاہیے۔

نعت شریف لکھنا تلوار کی دھار پر چلنا ہے : نعت شریف لکھنا بہت مشکل ہے، تلوار کی دھار پر چلنا ہے، اگر اتنا بڑھا کہ الوہیت میں پہنچا جاتا ہے تو مارا گیا۔ اور شمہ برابر تنقیص ہوئی تو مارا گیا۔

پھر فرمایا:---- 'وہ الفاظ جو معشوق مجازی کے لیے آتے ہیں جیسے 'رعنا،

دلربا 'نعت شریف میں ممنوع ہیں۔ نہ تشبیہات تانیثی جیسے لیلیٰ کا استعمال ہو۔ نیز بجائے نام اقدس (محمد ﷺ) اسمائے صفاتی ہوں تو بہتر ہے۔ خصوصاً ندا کے وقت مثلاً یا رسول اللہ، یا حبیب اللہ، ضروری ہے، نام اقدس لے کر ندا حرام ہے۔ اور غیر ندا میں بھی "ساقی کوثر، یا آفتاب رسالت، شفیع المذنبین' وغیرہ کہنا اور لکھنا چاہیے۔ اسی طرح 'یثرب، کالی کملیا، رشک قمر وغیرہ متروک ہیں۔ تخیلات خلاف واقع یا مبالغات نہ ہونا چاہیے، مثلاً حضور کے فراق میں دن رات روتا ہوں۔ دیگر انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے مراتب عالیہ ملحوظ رہیں۔ معاذ اللہ توہین نہ ہونے پائے۔

لفظ عدالت یا سرکار کا استعمال : جناب سید ایوب علی صاحب ہی کا بیان ہے کہ اعلیٰ حضرت بجائے عدالت کے کچہری کا لفظ استعمال فرمایا کرتے۔ کسی صاحب علاقہ، یا روٴسا یا امرا میں سے کسی کو کوئی سرکار کہتا، تو کبیدہ خاطر ہوتے، اور فرماتے کہ سرکار نہ کہیے۔ سرکار صرف سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔

اوپر خدا نیچے آپ کہنے کی ممانعت : دست سوال دراز کرتے وقت بعض مفلوک الحال اپنی عسرت کا اظہار کرتے کرتے، اس نواح میں ایک جملہ یہ بھی کہہ دیتے ہیں: اوپر خدا ہے، اور نیچے آپ ہیں۔ اس جملہ کو جہاں سائل نے شروع کیا، اعلیٰ حضرت فوراً روک دیا کرتے تھے۔

ناموں میں عبد چھوڑنے کی بلا : ارشاد فرمایا: یہ ایک عام بلا ہے کہ نام عبد الکریم، عبد الرحیم، عبد الرشید، عبد الجلیل، عبد القدیر ہیں۔

قلابازی نمبر پانچ

بریلویوں کے علامہ غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں کہ :
اگر کوئی شخص حضور ﷺ کے لیے علم غیب نہیں مانتا تو وہ شخص مسلمان ہے .. حضور ﷺ کے لیے علم غیب ماننا فرض ہے نہ واجب .. حضور ﷺ کے علم غیب کا انکار کرنے سے کوئی مسلمان کافر نہیں ہوتا

ہیں:

خان صاحب کا یہ دعویٰ ہے کہ روز ازل (اول وضاحت از مصنف) سے روز آخر تک کی تمام اشیاء اور ہر ہر ذرہ کا تفصیلی علم آنحضرت ﷺ کو حاصل ہے ایک نرا کفریہ دعویٰ ہے۔

(محمد سرفراز خان صفدر، اتمام البرہان ص ۴۶)

مخالف مذکور نے حضور کے لیے علم "ما کان وما یکون" (جو ہو چکا اور جو ہوگا کا علم) ثابت کرنے کو بھی کفر لکھا ہے۔ اب ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ علم "ما کان وما یکون" کا اصل مصدر کیا ہے اور مستند علماء اسلام میں سے کن کن حضرات نے حضور ﷺ کے لیے "ما کان وما یکون" کا علم ثابت کیا ہے؟

اس سے پیشتر کہ ہم علم "ما کان وما یکون" کا بیان کریں ایک بار پھر یہ تصریح کر دیتے ہیں کہ حضور ﷺ کے لیے علم کلی غیب یا "ما کان وما یکون" کا ماننا فرض ہے نہ واجب نہ اس کے انکار سے کفر لازم آتا ہے۔ اس مسئلہ میں بعض علماء نے نیک نیتی سے اختلاف بھی کیا ہے۔ لیکن صحیح بات یہی ہے کہ حضور ﷺ کے لیے یہ علم ثابت ہے اور یہی آپ کی شان کے لائق ہے۔

علم "ما کان وما یکون"

علم "ما کان وما یکون" پر درج ذیل دلائل ملاحظہ فرمائیں:

ابوزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی اور منبر پر رونق افروز ہوئے اور خطبہ دیا۔ حتی کہ ظہر کا وقت آگیا پھر منبر سے اترے ظہر پڑھائی پھر منبر پر رونق افروز ہوئے اور خطبہ دیا۔ حتی کہ عصر کا وقت آگیا پھر منبر سے اترے اور نماز پڑھی اس کے بعد پھر منبر پر رونق افروز ہو کر خطبہ دیا۔ یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا۔ آپ

...صلی بنا ... صعد المنبر ... الظهر نزل ... خطبنا حتی ... فصلی ثم ... حتی غربت ... کان وما هو ...

(امام مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری متوفی ۲۶۱ھ صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۹۰)

قلابازی نمبر پانچ

ابو محمد عبدالرشید بریلوی لکھتے ہیں کہ : جو شخص رسول اللہ ﷺ کے لیے علمِ غیب نہیں مانتا وہ پکا کافر اور منافق ہے پھر چاہے لاکھ بار کلمہ پڑھے

وہ حبیب پیارا تو عمر بھر کرے فیض وجود ہی سر بسر

ارے تجھ کو کھائے تپ سقر ترے دل میں کس سے بخار ہے

(3) لَاتَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ (پ:۱۰،ع:۱۴،آیت:۶۶)

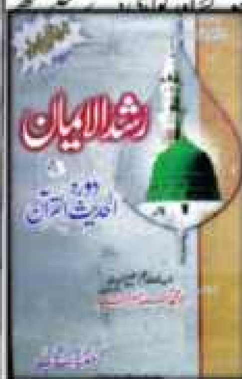
بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے مسلمان ہو کر۔ (کنزالایمان)

بعض منافقین نے نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم غیب شریف کا انکار کیا، یوں بکواس کی "وَمَا يُدْرِيْهِ بِالْغَيْبِ" وہ (حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام) غیب کیا جانیں؟ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم غیب کے منکروں کلمہ پڑھنے والوں کو کافر کہا۔ (تفسیر ابن جریر، ج:۱،ص:۱۰۵، تفسیر درمنثور، ج:۳،ص:۲۵۴)

اس سے ظاہر ہوا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں گستاخی کفر ہے جس طرح بھی ہو اس میں عذر قبول نہیں خواہ وہ لاکھ بار کلمہ پڑھے۔

(4) كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ۝ (پ:۳،ع:۱۷،آیت:۸۶)

کیونکر اللہ ایسی قوم کی ہدایت چاہے جو ایمان لا کر کافر



کہ رسول سچا ہے اور انہیں کھلی نشانیاں آ چکی تھیں اور اللہ جل جلا

معلوم ہوا کہ رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی

اور کلمہ پڑھنے کے باوجود بھی کافر ہوتا ہے۔

اُف رے منکر یہ بڑھا جوش تعصب آخر

بھیڑ میں ہاتھ سے کم

قلابازی نمبر چھ

بریلویوں کا مناظر اسلام غلام مہر علی لکھتا ہے کہ : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاضر و ناظر ماننا ضروری ہے .. اگر کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے کا منکر ہے تو وہ شخص مسلمان نہیں ہے کافر ہے .. حاضر و ناظر کے عقیدے کا منکر ایسا ہی ہے جیسے ختم نبوت کا منکر

دیوبندی مذہب

مصنفہ

مناظر اسلام حضرت مولانا غلام مہر علی صاحب
خطیب اعظم چشتیاں شریف

ناشر

مکتبہ حامدیہ گنج بخش روڈ لاہور

قلابازی نمبر چھ

بریلویوں کے مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ : اگر کوئی شخص رسول اللہ ﷺ کو حاضر و ناظر نہیں مانتا تو وہ شخص کافر نہیں ہے مسلمان ہے اور کسی مسلمان کو تکلیف دینا جائز نہیں

(سوال نمبر ۲۴۳) مسلمانوں میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر اور ہر جگہ موجود ماننے کا عقیدہ رکھتے ہیں۔

(۱) کیا یہ عقیدہ شریعت مطہرہ کے نزدیک صحیح ہے ؟

(۲) کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر نہ جاننے والا خارج از اسلام ہے ؟

(۳) کیا ایسے عقیدے کے منکر کو کسی قسم کی جانی و مالی تکلیف پہنچانا کسی مسلمان کے لئے جائز ہے ؟

از راہ کرم قرآن و حدیث کی روشنی میں مندرجہ بالا سوالات کے جوابات مرحمت فرما کر ممنون فرمائیں۔

۱۱ر جون ۱۹۶۴ء

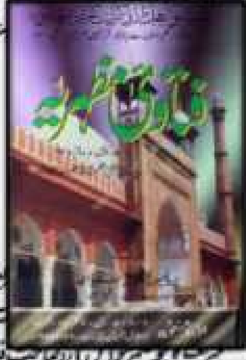
الجواب ھو الموفق للصواب

سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت قرآن کریم میں "شاھدا" کا اطلاق آیا ہے اور شاہد کہتے ہیں گواہ کو جو اپنی آنکھوں سے دیکھی شے کی گواہی دیتا ہے۔ تو حضور چونکہ روحانی قوت سے مخلوقات پر نظر رکھتے ہیں اس لئے بعض اہل سنت نے آپ کو حاضر و ناظر کہا ہے اس لئے کہ حقیقت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام مخلوقات میں ساری ہے اسی وجہ سے حکم کرتے ہیں کہ مصلی کو اس معنی سے غافل نہ ہونا چاہیے۔ بہرحال حضور کو علم کی وجہ سے حاضر کہا گیا ہے یا سریان حقیقت محمدیہ کی وجہ سے، لیکن عوام اس معنی سے غافل ہیں اور حاضر و ناظر سے سمجھتے ہیں کہ حضور بنفس نفیس حاضر ہیں اس لئے حاضر و ناظر کہنے کی ان کو اجازت نہیں دی جا سکتی۔ پس جو حضرات حضور کو بنفس نفیس موجود مانتے ہیں وہ غلطی پر ہیں اور جو علم کی بنا پر حضور کو حاضر مانتے ہیں نہ بنفس نفیس وہ حق پر ہیں، دونوں جانب تاویل ہو سکتی ہے لہٰذا کسی کو خارج از اسلام کہنا یا جانی مالی تکلیف پہنچانا جائز نہیں۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

...سے مختصر جواب دیا گیا۔ لکھا بھی نہیں جاتا۔

محمد مظہر اللہ غفرلہ (امام)
مسجد جامع فتحپوری دہلی



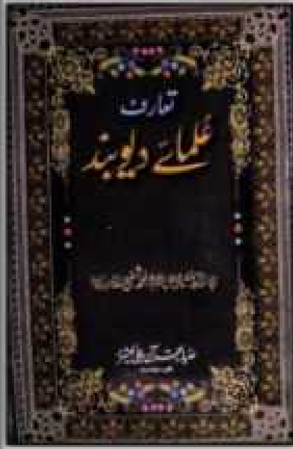
درود شریف

...یف پڑھنا درست ہے یا نہیں، زید اس کو ناجائز اور بدعت بتلاتا ہے، وہ یہ بھی ... حلقہ بیٹھ کر درود شریف کا ورد کریں تو یہ بھی ناجائز ہے، اس سلسلے میں شرع ... فرمائیں۔ بینوا و توجروا۔

قلابازی نمبر سات

شفیع اوکاڑوی بریلوی لکھتے کہ : رسول اللہ ﷺ کو عالم الغیب کہنا جائز نہیں ہے

56



دیں۔ مگر حاشا و کلا تھانوی صاحب کے معتقدین
ہیں کہ اگر ایسا کریں گے تو تھانوی صاحب کی شان
سوال کہ پھر وہی عبارت وہی الفاظ حضور اقدس صلی
گستاخی کیوں نہیں؟ کیا یہ تھانوی صاحب کے سا
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عداوت کی کھلی ہوئی دلیل نہیں
کے لئے ستعمال کیئے ہیں بعینہ وہی الفاظ تھانوی
کرنا گستاخی ہے کیا تھانوی صاحب کی شا
ہے۔ معاذ اللہ

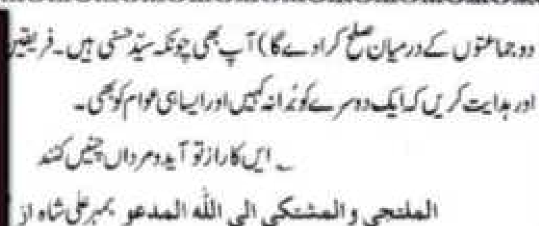
ایک مُغالطہ دیوبندی حضرات کہتے ہیں کہ تھانوی صاحب نے تو لفظ عالم الغیب کے اطلاق کے متعلق کہا ہے کہ اگر زید بعض علوم غیبیہ کی وجہ سے حضور کو عالم الغیب کہتا ہے تو بعض علم غیب اگرچہ تھوڑا سا ہو تو زید و عمرو بلکہ ہر بچہ اور ہر دیوانہ بلکہ جملہ حیوانات اور چوپایوں کو بھی حاصل ہے تو پھر زید سب کو عالم الغیب کہے؟

اس کے متعلق عرض یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو بہت سے علوم غیبیہ عطا فرمائے اور آپ بعطائے الٰہی غیب کے عالم ہیں اور آپ کی ذات میں اس لفظ کے معنی متحقق ہیں لیکن بعض الفاظ کی خصوصیت ہوتی ہے جیسے بلاشبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت رحم والے ہیں مہربان ہیں مگر آپ کو لفظی خصوصیت کی بناء پر "رحمٰن" کہنا جائز نہیں یا جیسا کہ آپ بلاشبہ عزیز و جلیل ہیں مگر آپ کو محمد عزوجل کہنا جائز نہیں۔ اسی طرح ہم بھی یہ کہتے ہیں کہ آپ کو عالم الغیب کہنا جائز نہیں مگر دیوبندی حضرات تعصب اور ضد کی پٹی آنکھوں سے اتار کر حفظ الایمان کی عبارت کے الفاظ دیکھیں

پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو۔ تھانوی صاحب

قلابازی نمبر سات

بریلویوں کے پیر مہر علی شاہ لکھتے ہیں کہ :
رسول اللہ ﷺ کو عالم الغیب کہہ سکتے ہیں



دو جماعتوں کے درمیان صلح کرا دے گا) آپ بھی چونکہ سید حسنی ہیں۔ فریقین
اور ہدایت کریں کہ ایک دوسرے کو بُرا نہ کہیں اور ایسا ہی عوام کو بھی۔

ع ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

الملتجی والمشتکی الی اللہ المدعو بمہر علی شاہ از

۳۔ آنحضرت ﷺ عالم الغیب

(آپ سے استفسار کیا گیا کہ کیا حضور ﷺ کو علم غیب عطا ہوا اور آپ ﷺ کو عالم الغیب کہا جا سکتا ہے یا نہیں؟ آپ جواب ارشاد فرماتے ہیں)

آنحضرت ﷺ کو علم غیب حسب نصوص قرآنیہ اور علم ما کان وما یکون کا از روئے احادیث نبویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام من جانب اللہ عطا ہوا ہے۔ علم غیب کلی اور بالذات علیٰ سبیل الاستمرار خاصۂ خدائی ہے۔ عزاسمہ۔ اور علم غیب علیٰ قدر الاعلام والاعطاء آنحضرت ﷺ کو عطا ہوا ہے اور آپ کو عالم الغیب بعلم عطائی وہبی کہا جا سکتا ہے۔

الملتجی الی اللہ المدعو بمہر علی شاہ بقلم خود از گولڑہ۔

۴۔ غیر نبی اور علومِ غیب

(در جواب استفسار جناب صاحبزادہ عبدالحق صاحب پسر جناب ملاں صاحب ماکی علاقہ نوشہرہ ضلع پشاور)

مہربان من جناب صاحبزادہ عبدالحق صاحب وفقکم اللہ لما تحب و ترضیٰ۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ حسب الارشاد تعمیل بعنوان سوال و جواب نمودہ مے آید (میرے مہربان جناب صاحبزادہ عبدالحق صاحب اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے محبوب اور پسندیدہ کاموں کی توفیق دے۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ! حسب الارشاد سوال جواب کے عنوان کے ساتھ تعمیل کی جاتی ہے)

قلابازی نمبر آٹھ

بریلوی عالم عبدالعزیز عرفی لکھتے ہیں کہ :
حاضر و ناظر تو اللہ تعالی ہی کی ذات ہے

۲- مسئلہ حاضر و ناظر

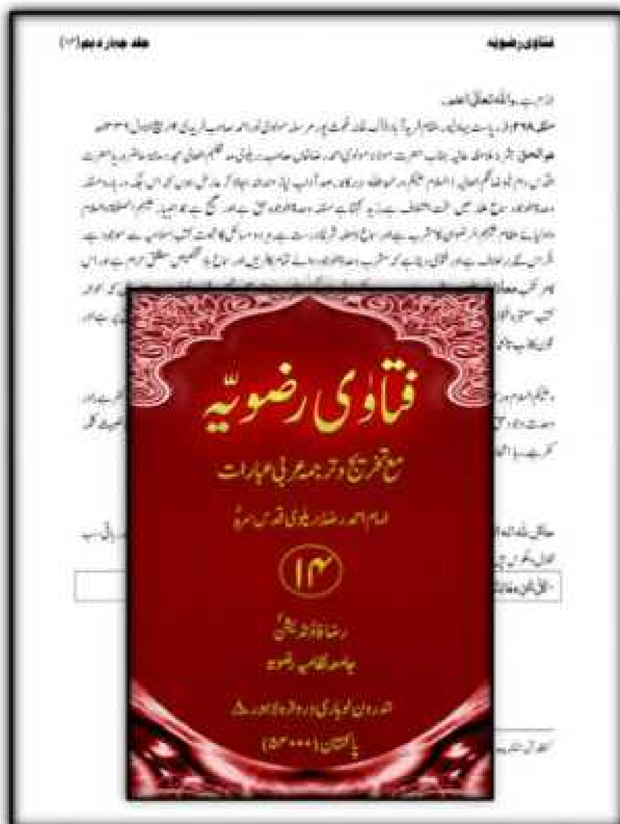
یہ مسئلہ یعنی "ختمی مرتبت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاضر و ناظر سمجھنا بڑا نازک، اہم اور توجہ طلب ہے۔ مسئلہ حیات النبی کے تحت منقول آیاتِ قرآنی اور احادیثِ نبوی سے یہ حقیقت عیاں ہوئی کہ تمام انبیاء علیہم السلام دنیوی زندگی کے بعد سے نہ صرف زندہ ہیں بلکہ ایک مقام سے دوسرے مقام کو سفر بھی کرتے ہیں جیسا کہ حضرت موسیٰ اور حضرت یونس کی ادائیگی حج سے بابت احادیث میں ذکر ہوا۔ لیکن سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ہمارا یہ ایمان وایقان بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حیاتِ بعد الموت کے علاوہ یہ مقام رفعت وعظمت بھی عطا فرمایا کہ آپ اپنی امت کے احوال پر حاضر و ناظر بھی ہیں۔

آئیے قرآن وسنت کی روشنی میں اس مسئلہ کا بھی جائزہ لیں۔

حاضر و ناظر اپنی ذات سے تو حق سبحانہ تعالی اللہ ہی ہے اور یہ بات غیر اللہ کے لئے تسلیم کرنا شرک کا سبب بن جاتی ... حاصل ہے کہ وہ اپنی صفات میں سے جسقدر جس ... وہ اپنی مخلوق میں سے کسی کو حاضر و ناظر بنانے پر بھی ... پر کسی اختلاف کی گنجائش نہیں۔ اب سوال یہ پیدا ... کے مسلک میں حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاضر ... ہے۔ اور اگر آپ کو یہ مقام حاصل ہے تو قرآن ...

قلابازی نمبر آٹھ

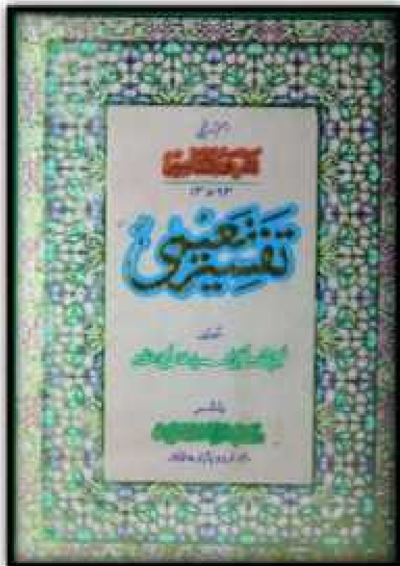
احمد رضا خان بریلوی اپنے ہی فرقے کے دوسرے عالم عبدالعزیز عرفی کی مخالفت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ : اللہ کو حاضر و ناظر نہیں کہنا چاہیے





قلابازی نمبر نو

بریلویوں کے حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی لکھتے ہیں کہ : غیر اللہ سے مدد یعنی دعا مانگنے کا حکم قرآن مجید خود دیتا ہے



تفسیر صوفیانہ : صوفیاء کرام فرماتے ہیں کہ ایک درجہ علماء سے بہلاں وہ بھی ہے کہ وہاں پہنچ کر انسان ظاہری اسباب پر بھی نظر نہیں رکھتا بلکہ بعض موقعوں پر حق تعالیٰ سے بھی اپنی زبان سے عرض حال نہیں کرتا تاکہ یہ دعائیہ الفاظ بھی آڑ نہ ہو جائیں حضرت ابراہیم علیہ السلام جب نمرودی آگ کی طرف چلے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ کچھ آپ کو حاجت ہے فرمایا تم سے کچھ نہیں حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا رب ہی سے عرض کیجئے فرمایا حسبی من سوالی علمہ بحالی یعنی وہ خود جانتا ہے اس کا جاننا کافی ہے میرا عرض کی کیا ضرورت ہے سبحان اللہ یہ وہ حالت ہے کہ جس میں دعا مانگنے سے بھی گریز ہے اس طرف اشارہ کیا جا رہا ہے و ایاک نستعین ہم تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ خیال رہے کہ اولیاء کرام کی یہ حالت ہمیشہ نہیں ہوتی۔

اگر درویش بر حالے بماندے سر دست از دو عالم برفشاندے

جب وقت آتا ہے تو وہ تمام اسباب سے ... راضی برضا ہو جاتا ہے اسی لئے امام حسین رضی اللہ عنہ کے لئے کسی نے دعا نہ کی کہ خدا یا کربلا کی مصیبت ان سے ٹل جائے اور جب حق کے اظہار کا وقت ہوا تو ہر چیز رب سے مانگی حتیٰ کہ جوتے کا تسمہ بھی اس سے مانگو کہ بندے کا کام مانگنا ہی ہے۔ "تفسیر کبیر" اور "روح البیان" شریف نے اسی مقام پر فرمایا کہ حضرت خلیل علیہ السلام نے جب ایاک نستعین پر عمل کیا تو ان پر نمرودی آگ گلزار بن گئی۔ تو جو مسلمان یہ عرض کرے تو ان شاء اللہ جہنم کی آگ اسے نقصان نہ پہنچا سکے گی بلکہ جب مومن پل صراط سے گزرے گا تو دوزخ پکارے گی کہ تیرا نور ایمان مجھے بجھاتا ہے ایک وقت جنتی مسلمان گنہگار مسلمانوں کو نکالنے کے لئے جہنم میں جائیں گے ان پر آگ اثر نہ کرسکے گی۔

دیوبندیوں کا اعتراض : جب تم نے تلاوت قرآن پاک میں رب سے یہ وعدہ کرلیا کہ ہم تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں تو نبیوں اور ولیوں سے کیوں مدد مانگتے ہو یہ شرک ہے۔ جواب: انبیاء و اولیاء سے مدد لینا حقیقت میں رب ہی سے مدد لینا ہے کیونکہ اس کی امداد دو طرح کی ہے بلا واسطہ یا بالواسطہ اللہ کے بندوں کی مدد رب کے فیضان کا واسطہ ہے۔ قرآن کریم نے غیر خدا سے امداد لینے کا خود حکم فرمایا چنانچہ ارشاد فرماتا ہے استعینوا بالصبر والصلوۃ مسلمانو مدد لو صبر و نماز سے صبر و نماز بھی غیر خدا ہیں نیز فرماتا ہے ان تنصروا اللہ ینصرکم اگر تم اللہ کے دین کی مدد کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے گا رب تعالیٰ غنی ہو کر بندوں سے مدد طلب کرتا ہے تو اگر ہم محتاج بندے کسی بندے سے مدد مانگیں تو کیا برائی ہے۔ نیز حضرت ذوالقرنین کا قول نقل فرماتا ہے اعینونی بقوۃ تم لوگ میری مدد کرو اپنی قوت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا من انصاری الی اللہ میرا مددگار کون ہے اللہ کی طرف نیز قرآن کریم نے فرمایا و تعاونوا علی البر و التقوی یعنی ایک دوسرے کی مدد کرو بھلائی اور پرہیزگاری پر غرض کہ قرآن کریم نے جگہ جگہ غیر خدا سے مدد لینے کا حکم فرمایا۔ صحابہ کرام کی ایک جماعت کا نام ہے انصار جس کے معنی ہیں مددگار۔ اگر غیر خدا سے مدد لینا شرک ہوتا تو یہ بھی مشرک ہوئے حالانکہ انہیں یہ لقب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا فرمایا۔ اور قرآن کریم نے بھی ان کو اسی لقب سے یاد فرمایا۔ عیسائیوں کو قرآن کریم نے نصاریٰ کے نام سے یاد فرمایا اس کے معنی بھی مددگار ہیں اگر احادیث اور فقہی عبارتیں جمع کی جائیں کہ جن میں غیر خدا سے مدد لینے کا حکم ہے تو اس کے لئے دفتر درکار ہیں۔ اگر اس کی زیادہ تحقیق منظور ہو تو ہماری کتاب "جاء الحق" کا مطالعہ کریں نیز خود دیوبندی اپنی ہزار ہا

قلابازی نمبر نو

خواجہ غلام فرید کے حوالے سے اُنکے مرید کہتے ہیں کہ : ایک مرتبہ خواجہ صاحب کے سامنے شیعہ اور وہابی کا ذکر ہوا تو خواجہ صاحب نے فرمایا کہ توحید میں وہابیوں کے عقائد صوفیا کرام سے ملتے جلتے ہیں وہابی کہتے ہیں کہ انبیاء اور اولیاء سے مدد مانگنا شرک ہے بیشک غیر اللہ سے مدد مانگنا شرک ہے

قلابازی نمبر دس

بریلویوں کے مفتی عبدالمنان اعظمی لکھتے ہیں کہ : مسئلہ حاضر و ناظر توحید و رسالت کی طرح کوئی قطعی اسلامی عقیدہ نہیں ہے لہٰذا اِس کا منکر کافر نہیں ہے

لکھتے اور کہتے ہیں کہ مسئلہ حاضر وناظر کے اثبات کے لیے دلیل قطعی درکار ہے۔

حضرت بحر العلوم نے پہلے چند اصول بیان فرما کر اس فریب کا پردہ چاک کر دیا ہے، آپ نے جو بیان فرمایا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ:

''مسئلہ حاضر وناظر'' توحید ورسالت کی طرح کوئی قطعی اسلامی عقیدہ نہیں، لہذا اس کا منکر کافر بھی نہیں۔ اور جب قطعی اجماعی نہیں تو پھر اگر دلائل ظنی بھی ہوں تو اس کا اثبات درست قرار دیا جائے گا۔ بلکہ یہ مسئلہ باب فضائل ومناقب سے ہے۔ جس میں دلیل ظنی بھی کافی۔ اب اگر وہابی غیر مقلدین کسی ایسی دلیل کو جو اہل سنت کے یہاں معتبر ہے اس میں کوئی دوسرا احتمال بھی نکال لیں تو بھی استدلال میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ پھر حاضر وناظر کے معنی بیان کیے ہیں، اور اس کے بعد آپ نے ان دلائل کو ذکر فرمایا ہے، جو عقیدۂ علم غیب کے سلسلہ میں اہل سنت کی طرف سے پیش کیے جاتے ہیں، اور واضح کر دیا ہے کہ مسئلہ حاضر وناظر کوئی علاحدہ چیز نہیں بلکہ یہ بھی ثبوت علم غیب کے ضمن میں خود ہی ثابت ہو جانے والا ایک مسئلہ ہے۔

آگے چل کر علم غیب اور حاضر وناظر پر جھنڈے نگری کے ان اعتراضات ومزخرفات کا جواب ہے جو انہوں نے اپنی خرد ماغی سے پیش کیے ہیں، کہ کہیں لکھا: اگر آپ ہر جگہ حاضر وناظر ہوں تو روضۂ انور خالی رہ جائے گا، اور آپ وہاں آرام کے بجائے دنیا کے دورہ میں رہ کر تنگی اور مشکل میں مبتلا ہوں گے۔ اور سب جگہ جاتے اور پھر آتے ہیں تو زندہ در گور



...نے قارئین کو یہ باور کرانے کی کوشش کی تھی کہ یہ عقیدہ بریلوی ...شریعت سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ حضرت بحر العلوم نے ...ے واضح کر دیا ہے کہ یہ مسئلہ کوئی آج کا نیا نہیں بلکہ کتابیں اٹھا ...لکھتے آئے ہیں۔

...بحث یہ اٹھائی ہے کہ رسول وفرشتہ کو نکاح کے وقت اگر گواہ بنایا ...تنہا بھی لکھ رہے ہیں۔

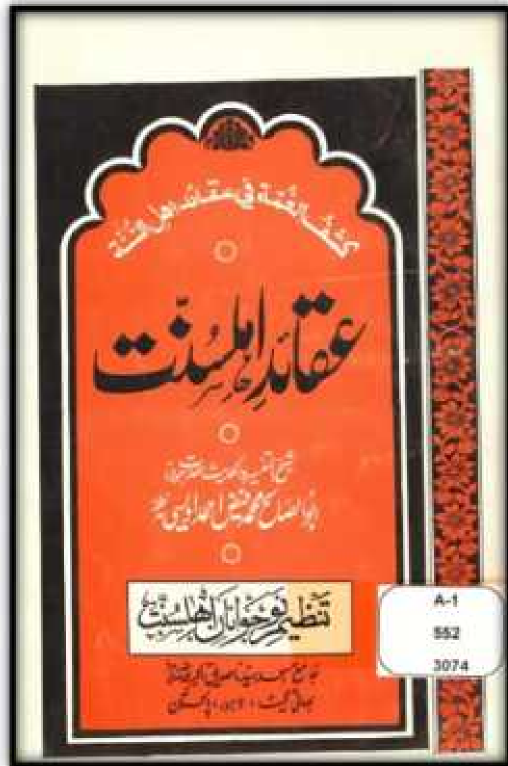
...کہ احناف کی کتابیں سمجھنے کے لیے پہلے ان کے اصول سیکھو پھر حرف زنی کرنا، ہمارے فقہا نے وضاحت کر دی ہے کہ یہ اس وقت ہے جب رسول وفرشتہ کے لے علم غ...

قلابازی نمبر دس

بریلویوں کے علامہ غلام نصیر الدین سیالوی اپنے ہی فرقے کے دوسرے مولوی مفتی عبدالمنان کی مخالفت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ : جو انسان رسول اللہ ﷺ کو حاضر و ناظر / عالم الغیب / مختارِ کل نہیں مانتا وہ کافر ہے

قلابازی نمبر گیارہ

بریلویوں کے شیخ التفسیر والحدیث فیض احمد اویسی لکھتے ہیں کہ : اولیاء اللہ سے مدد یعنی دعا مانگنا اچھا کام ہے .. اولیاء اللہ مسلمانوں کی مدد فرماتے ہیں



جانب کمالات ولایت حضرت مولا علی مشکل کشا کو' تو جملہ اولیاء مابعد نے مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے گھر سے یہ نعمت پائی ہے اور سب انہیں کے دست نگر تھے اور ہیں اور رہیں گے۔

۴۔ طریقت منافی شریعت نہیں وہ شریعت ہی کا باطنی حصہ ہے۔ بعض جاہل اور صوفی کہہ دیتے ہیں کہ شریعت اور ہے طریقت اور ہے' یہ سراسر گمراہی ہے' اس طرح خود کو شریعت سے آزاد سمجھنا کھلا ہوا کفر و الحاد ہے۔

۵۔ کوئی ولی کیسا ہی عظیم ہو' احکام شرعیہ کی پابندی سے آزاد نہیں ہو سکتا' بعض سر پھرے جو یہ کہہ دیتے ہیں کہ شریعت راستہ ہے' راستہ کی حاجت ان کو ہو جو مقصود تک نہ پہنچے' ہم تو پہنچ گئے۔

حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا جواب دیا کہ بے شک وہ پہنچے مگر کہاں؟ جہنم میں! البتہ اگر مجذوبیت کی وجہ عقل زائل ہو گئی ہو تو اور بات ہے' مگر پھر بھی مجذوب شریعت کا مقابلہ کبھی نہ کرے گا۔

۶۔ اولیاء کرام کو اللہ تعالیٰ نے بہت بڑی طاقت دی ہے' اس میں جو "اصحاب خدمت" ہیں ان کو تصرف کا اختیار دیا جاتا ہے۔ وہ سیاہ و سفید کے مختار بنا دیئے جاتے ہیں۔ یہ حضرات نبی کریم ﷺ کے سچے نائب ہوتے ہیں' ان کو سارے اختیارات و تصرفات حضور کی نیابت ہی میں ملتے ہیں' اس لیے علوم غیبیہ ان پر منکشف ہوتے ہیں' ان میں بہت سے مَا كَانَ وَمَا يَكُونُ اور تمام لوح محفوظ پر مطلع ہوتے ہیں۔

۷۔ کرامت اولیاء حق ہے۔ اس کا منکر گمراہ ہے۔

مردے زندہ کرنا' مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو شفا دینا' مشرق سے مغرب تک ساری زمین ایک قدم میں طے کر جانا' غرض تمام خوارق عادات اولیاء سے ممکن ہیں۔ سوائے معجزات کے' جن کی بابت دوسروں کے لیے ممانعت ثابت ہو چکی ہے۔

۸۔ اولیاء اللہ سے مدد مانگنا محبوب ہے' یہ مدد مانگنے والے کی مدد فرماتے ہیں' ہاں اولیاء اللہ کو فاعل حقیقی اور فاعل مستقل جاننا' یہ غلط ہے۔ مسلمان کبھی ایسا نہیں کرتا۔

۹۔ اولیاء اللہ کے مزارات پر حاضری باعث برکت و ثواب ہے۔

قلابازی نمبر گیارہ

بریلویوں کے علامہ غُلام رسول سعیدی .. علامہ آلوسی کا قول نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ : میں نے کئی لوگوں کو دیکھا جنہوں نے غیراللہ سے عزت اور دولت طلب کی اور وہ ذلیل اور فقیر ہوئے سو اللہ کے سوا کوئی اِس لائق نہیں ہے کہ اِس سے مدد طلب کی جائے اور پھر علامہ مراغی کا قول نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ : اللہ کے سِوا کسی سے مدد طلب نا کریں

قلابازی نمبر بارہ

بریلویوں کے علامہ غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں کہ : پس کوّا کھانا حرام ہے

٥٢٠



موخرالذکر دونوں قسمیں عام طور پر ح

زاغ معروف کی حرمت پر چند دلائل

١۔ کوّا ایک خبیث جانور ہے اور قرآ

ویحرم علیھم الخبائث یعنی حضو

کو حرام کر دیا ہے۔ اور کوّے کی خباثت پ

عن عائشہ ان رسول اللہ صلی ال

الدواب کلھن فاسق یقتلن فی الح

والفارۃ والکلب العقور۔ (صحیح بخار

حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ حضور فرماتے ہیں کہ پانچ جانور کل کے کل فاسق ہیں جن کو حرم میں بھی قتل کر دیا جائے گا۔ کوّا، چیل، بچھو، چوہا اور باؤلا کتا۔

اور علامہ محمد بن محمود بابرتی متوفی ٧٨٦ھ فرماتے ہیں :۔

وسمیت فواسق استعارۃ لخبثھن (عنایہ شرح ھدایہ علی ھامش فتح القدیر جلد ٢ صـ ٢٥٥) یعنی ان جانوروں کو فاسق ان کی خباثت کی بناء پر فرمایا ہے اسی طرح ملا علی قاری متوفی ١٠١٤ھ فرماتے ہیں اراد بفسقھن خبثھن (مرقاۃ المفاتیح جلد ٥ صـ ٣٨٨) اور علامہ کمال الدین محمد بن موسیٰ الدمیری متوفی ٨٠٨ھ فرماتے ہیں انہ حیوان خبیث الفعل خبیث الطعم ولذا امر صلی اللہ علیہ وسلم بقتلہ فی الحل والحرم۔ (حیوٰۃ الحیوان الکبریٰ جلد ٢ صـ ٩٣)

کوّا ایک ایسا جانور ہے جس کے افعال بھی خبیث ہیں اور اس کا ذائقہ بھی خبیث ہے اسی لیے حضور نے حرم اور غیر حرم میں اس کے قتل کا حکم فرمایا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ حدیث شریف اور تصریحات علماء کے مطابق کوّا ایک خبیث جانور ہے اور از روئے قرآن خبیث جانوروں کا کھانا حرام ہے لقولہ تعالیٰ ویحرم علیھم الخبائث — پس کوّا کھانا حرام ہوا۔

٢۔ سنن ابن ماجہ میں حدیث ہے۔

قلابازی نمبر بارہ

احمد رضا خان بریلوی اپنے ہی فرقے کے دوسرے عالم غلام رسول سعیدی کی مخالفت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ : کوّا کھانا جائز ہے

فتاوٰی رضویّہ

مع تخریج وترجمہ عربی عبارات

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ

۲۰

رضا فاؤنڈیشن

جامعہ نظامیہ رضویہ

اندرون لوہاری دروازہ لاہور

پاکستان

برجندی میں ہے:

ذکر فی المحیط ان فی الخفاش اختلاف العلماء اھ[1]۔	محیط میں مذ...

درمختار میں ہے:

وقیل الخفاش لانہ ذوناب[2]۔	بعض نے کہا...

ردالمحتار میں ہے:

قال الاتقانی وفیہ نظر لان کل ذی ناب لیس بمنھی عنہ اذاکان لایصطاد بنابہ[3] اھ	اتقانی نے کہا... حرام نہیں ہے...

برجندی میں ہے:

المراد الناب الذی ھو سلاح وذوالناب الحیوان الذی یتھب بالناب[4] اھ واللہ سبحانہ وتعالٰی اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔	ناب (کیلے)... وہ ہے جو کیلے... اعلم وعلمہ...

مسئلہ ۱۵۵: از در قصیل کچھا ضلع نینی تال مرسلہ عبدالعزیز خاں ۱۰ رجب ۱۳۱۵ھ

جو کوا کہ دانہ کھاتا ہے اور رنگ میں بالکل سیاہ ہوتا ہے اس کا کیا حکم ہے؟ اور جو کوا کہ دانہ اور نجاست دونوں کھاتا ہے اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب:

دانہ خور کوا کہ صرف دانہ کھاتا، نجاست کے پاس نہیں جاتا جسے غراب الزرع یعنی کھیتی کا کوا کہتے ہیں، چھوٹا سا سیاہ رنگ ہوتا ہے، اور چونچ اور پنجے قدرے سرخ، وہ بالاتفاق جائز ہے اور مردار خور کوا جسے غراب ابقع بھی کہتے ہیں کہ اس کے رنگ میں سپیدی بھی سیاہی کے ساتھ ہوتی ہے بالاتفاق ناجائز ہے۔

---

[1] شرح النقایہ للبرجندی کتاب الذبائح نولکشور لکھنؤ ۳ /۱۹۳

[2] درمختار کتاب الذبائح مطبع مجتبائی دہلی ۲ /۲۲۹

[3] ردالمحتار کتاب الذبائح داراحیاء التراث العربی بیروت ۵ /۱۹۳

[4] شرح النقایہ للبرجندی کتاب الذبائح نولکشور لکھنؤ ۳ /۱۹۳

قلابازی نمبر تیرہ

احمد رضا خان بریلوی اولیاء اللہ کی پہچان بتاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ : اولیاء اللہ وہ ہیں جنہیں دیکھنے سے خدا یاد آجائے

ارشاد: روزے کے لیے افطار "رکن" کیا معنی! ضروری بھی نہیں،

ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ۚ

(پ ۲، البقرۃ: ۱۸۷)

رات آئی اور روزہ پورا ہوگیا۔ بخلاف نماز کے کہ اس میں خروج بفعلہ

فعل ایسا کرنا ضروری ہے جس سے معلوم ہو کہ نماز ختم ہوگئی اور روزہ

اور کف فعل ہے قلب کا۔ نماز صرف نیت سے بغیر افعال جوارح (

نہیں صرف نیت ہے کسی فعل کی ضرورت نہیں۔ قلب نے جیسے سمجھا

اب افطار کرے یا نہیں روزہ ختم ہوگیا۔

اِفطار میں تاخیر کرنا مکروہ ہے

پھر فرمایا: مسئلہ ہے کہ "تاخیر افطار مکروہ ہے، مگر کسی کے پاس اگر کھانے کو نہ ہو تو کیا کھائے؟ افطار ان کے واسطے رکھا گیا ہے جو بشریت میں پھنسے ہوئے ہیں، قوتِ مَلَکِیَّہ (یعنی فرشتوں جیسی طاقت) ان میں نہیں اور خضر و الیاس علیہم الصلوٰۃ والسلام کو اعلیٰ درجے کی ملکوتی قوت حاصل ہے۔

اولیاء اللہ کی پہچان

عرض: اولیائے الٰہی کی کیا پہچان ہے؟

ارشاد: حدیث میں ارشاد فرمایا:

اَوْلِيَاءُ اللهِ الَّذِيْنَ اِذَا رُؤُوْا ذُكِرَ الله — اولیاء اللہ وہ لوگ ہیں جن کے دیکھنے سے خدا یاد آئے۔

(کنز العمال، کتاب الاذکار، الحدیث ۱۷۷۹، ج ۱، ص ۲۱۴)

ا: جو مصنف کبھی آستانہ قدسیہ حضور پرنور رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حاضر ہو کر زیارت سے مشرف ہوا اسے بے شک ضرور خدا یاد آیا۔ ۱۲ فقیر عبید الرضا غفرلہ

قلابازی نمبر تیرہ

بریلویوں کے مناظر محمد اللہ دتا صاحب احمد رضا خان بریلوی کی مخالفت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ : ولی کامل وہ ہے جو عورت کی شرمگاہ کے بارے میں سب کچھ جانتا ہے

اعتراض :- ایک اور شوریدہ سر اٹھتا ہے اور وہ ولی اور نبی کے کمال کی یہ شرط لکھتا ہے کہ:

لَا تَسْتَقِرُّ نُطْفَةٌ فِي فَرْجِ أُنْثَى إِلَّا يَنْظُرُهُ ذَالِكَ الرَّجُلُ إِلَيْهَا۔

ترجمہ :- کسی مادہ کی شرمگاہ میں کوئی نطفہ نہیں قرار پکڑتا مگر وہ کامل اس کو دیکھتا ہے۔[1]

جواب :- خان صاحب کی یہ بات کبھی کوئی دشوار نہیں کہ شوریدہ سر کا تمغہ عبارت کے قائل کو دیا گیا ہے یا اصل قائل کو۔ بہر حال ایسی باتیں کرنا یا لکھنا خان صاحب کے نزدیک شوریدہ سروں کا ہی کام ہے۔ طائفہ وہابیہ
...یا ہے۔ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جناب
...کے بجز میں ایمان جانا۔ تو اولیاء کرام کی گستاخی
...نہیں رکھتی۔ ماہم ما کان و ما یکون
...ٹھیک فرمایا ہے کہ اِذَا فَاتَكَ الْحَيَاءُ
...ہے جو جی چاہے کہو اور کرو۔ تسویۃ النواظر
...یا پر کافی ثبوت ہیں کہ ہر جگہ اولیاء کرام کے
...ین کرام کے اقوال کو خیالات مردودہ قرار
...راہ باطل قرار دیتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے
بذات خود ہماری راہنمائی ان بزرگوں کی طرف فرمائی ہے قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے۔

لہ :- تسویۃ النواظر ص۔

قلابازی نمبر چودہ

بریلویوں کے محقق العصر مفتی محمد خان قادری لکھتے ہیں کہ : صحابہ کرام یا محمد اور یا رسول اللہ کے نعرے لگاتے تھے

23

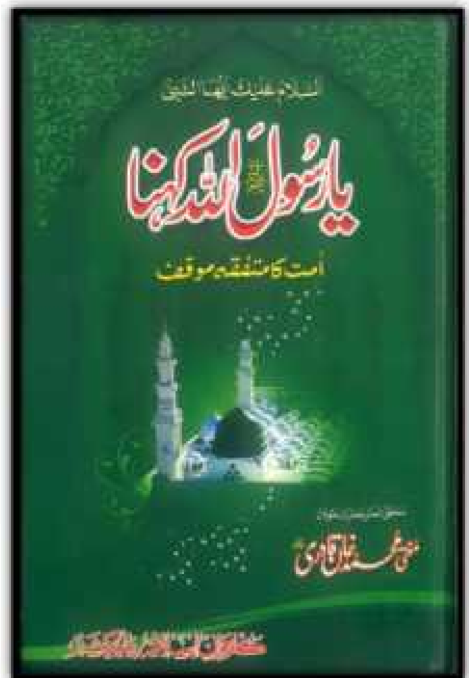
بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

کتاب وسنت کی تعلیمات کے مطابق اُمت مسلمہ ہمیشہ سے بطور محبت واستغاثہ یا رسول اللہ ﷺ کہتی چلی آرہی ہے اُمت حبیب خدا ﷺ کو کبھی تو "اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہِ --- کبھی "قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِكَ یَا رَسُوْلَ اللہِ -- کبھی یَا رَسُوْلَ اللہِ اُنْظُرْ حَالَنَا --- کبھی یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰی رَبِّیْ --- اور کبھی اَغِثْنَا یَا رَسُوْلَ اللہِ -- اور خصوصاً نماز میں "اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ --- کے مبارک الفاظ سے پکارتی رہی --- یاد کرتی رہی --- استمداد کرتی رہی اور ایسے استغاثہ کے ذریعے فیض پاتی رہی۔

محراب ومنبر سے لے کر میدانوں تک یَا مُحَمَّدُ یَا رَسُوْلَ اللہِ --- کا نعرہ ہمیشہ گونجتا رہا --- شہر مدینہ میں استقبال نبوی ﷺ کا روح پرور منظر ہو یا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی قیادت وسیادت میں صحابہ کی جماعت دشمنان اسلام سے صف آرا ہو ہر جگہ --- یَا مُحَمَّدُ یَا رَسُوْلَ اللہِ ---- کے مردی نعرے کی گونج سنائی دیتی ہے --- اور صحابہ اس معمول کے ساتھ صف بصف دکھائی دیتے ہیں --- وہ اسی وظیفہ کی برکت سے اپنے ایمان کو جلا بخشتے --- اور اپنی مشکلات کے حوالے سے استغاثہ عرض کرتے --- ان کی مشکلات کا ازالہ ہو جاتا اور وہ فتح یاب ہو جاتے۔

آئمہ دین نے اس موضوع پر مستقل کتابیں لکھی ہیں --- (جن کا تعارف وتذکرہ اسی کتاب میں آپ کو تفصیل کے ساتھ ملے گا) جن میں صحابہ سے لے کر ان مصنفین کے دور تک حضور ﷺ کی بارگاہ عالی جناب میں استغاثہ کے واقعات کی تفصیلات موجود ہیں --- ان واقعات کا بیان واظہار ان بزرگوں کے ہاں ایمان کا حصہ رہا اور وہ اہتمام کے ساتھ انہیں بیان فرماتے رہے اور پوری اُمت کو اس سے آگاہ رکھنے کی سعی کرتے رہے --- تا کہ مشکل اوقات میں ایسے وظائف کے ذریعے مخلوق، اللہ تعالیٰ



قلابازی نمبر چودہ

احمد رضا خان بریلوی لکھتے ہیں کہ : رسول اللہ ﷺ کا نام پکارنا یعنی یا محمد کہنا ہمارے نزدیک بھی ناجائز ہے

۲۲۵

تنبیہ اول اقول: بعض مسائل میں اہل بدعت اور بعض اہل سنت متفق ہوتے ہیں ... صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک لے کر ندا کرنی ہمارے نزدیک بھی ناجائز ہے

لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا۔

روحوں کی دنیا

تصنیف لطیف

اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی

فرید بک سٹال ۳۸ اردو بازار لاہور

قلابازی نمبر پندرہ

بریلویوں کے علامہ محمد عبدالحامد بدایونی لکھتے ہیں کہ : محدثین و متقدمین علماء کرام کے نزدیک حضور ﷺ عالم الغیب تھے یعنی غیب کی تمام چیزوں کو جاننے والے تھے

۴۹

تصحیح العقائد

علامہ قسطلانی مواہب میں بروایت حضرت عبد اللہ بن

إن الله قد رفع لي الدنيا فأنا أنظر إليها وإلى ما هو كائن فيها إلى يوم القيامة كأنما أنظر إلى كفي هذه۔

(مواہب اللدنیہ جلد ۲ — ۱۹۲)

عینی شرح بخاری میں ایک صحابی رضی اللہ عنہ کے قص
جس کا ایک شعر یہ بھی ہے،

وأشهد أن الله لا رب غيره
وأنك مأمون على كل غائب

میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ بھی شہادت دیتا ہوں کہ آپ ہر غیب کے امر پر مامون ہیں۔

ان اشعار کو سن کر حضور نے تبسم فرمایا اور محظوظ ہوئے۔ مقام غور ہے کہ حیات شریفہ جنت الٰہی ہو کیا یہ ممکن تھا کہ آپ کے سامنے کوئی غلط بات کہی جائے اور آپ خوش ہو جائیں اور اپنے خادم کو اس سے منع نہ فرمائیں۔ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین عام و خاص طور پر حضور کو عالم غیب جانتے تھے یہی سبب تھا کہ مالک بن عوف نے جو اشعار پڑھے ان میں کا ایک مصرعہ یہ بھی تھا۔

وَمَتَى تَشَأْ يُخْبِرْكَ عَمَّا فِي غَدٍ۔

غرض محدثین و متقدمین علمائے کرام کے نزدیک حضور عالم غیب تھے اور یہ مسئلہ ہر طرح دلائل سے ثابت ہو چکا ہے۔

شاہ عبد العزیز صاحب اور علم غیب

شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی تفسیر عزیزی سورۂ بقرہ میں :

قلابازی نمبر پندرہ

بریلویوں کے علامہ فیض احمد اویسی اپنے ہی فرقے کے دوسرے مولوی عبدالحامد بدایونی پر شرک کا فتویٰ لگاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ : نبی ﷺ کے لیے علم غیب ثابت کرنا شرک ہے

قلابازی نمبر سولہ

بریلویوں کے حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی ملا علی قاری کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ : رسول اللہ ﷺ کی روح مبارک مسلمانوں کے گھروں میں حاضر و ناظر ہے یعنی کہ رسول اللہ ﷺ روحانی طور پر صرف مسلمانوں کے گھروں میں حاضر و ناظر ہیں .. مسلمانوں کے گھروں کے علاوہ کہیں اور حاضر و ناظر نہیں ہیں

جاء الحق

مرقات باب مَا يُقَالُ عِنْدَ مَنْ حَضَرَهُ الْمَوْتُ کے آخر میں ہے۔

وَلَا تَبَاعُدَ عَنِ الْأَوْلِيَاءِ حَيْثُ طُوِيَتْ لَهُمُ الْأَرْضُ وَحَصَلَ لَهُمْ اَبْدَانٌ مُكْتَسَبَةٌ مُتَعَدِّدَةٌ وَجَدُوهَا فِي اَمَاكِنَ مُخْتَلِفَةٍ فِي اٰنٍ وَّاحِدٍ۔

"یعنی اولیاء اللہ ایک آن میں چند جگہ ہو سکتے ہیں اور ان کے بیک وقت چند اجسام ہو سکتے ہیں۔"

شفا میں ہے:

اِنْ لَّمْ يَكُنْ فِي الْبَيْتِ اَحَدٌ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

"جب گھر میں کوئی نہ ہو تو تم کہو کہ اے نبی تم پر سلام اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔"

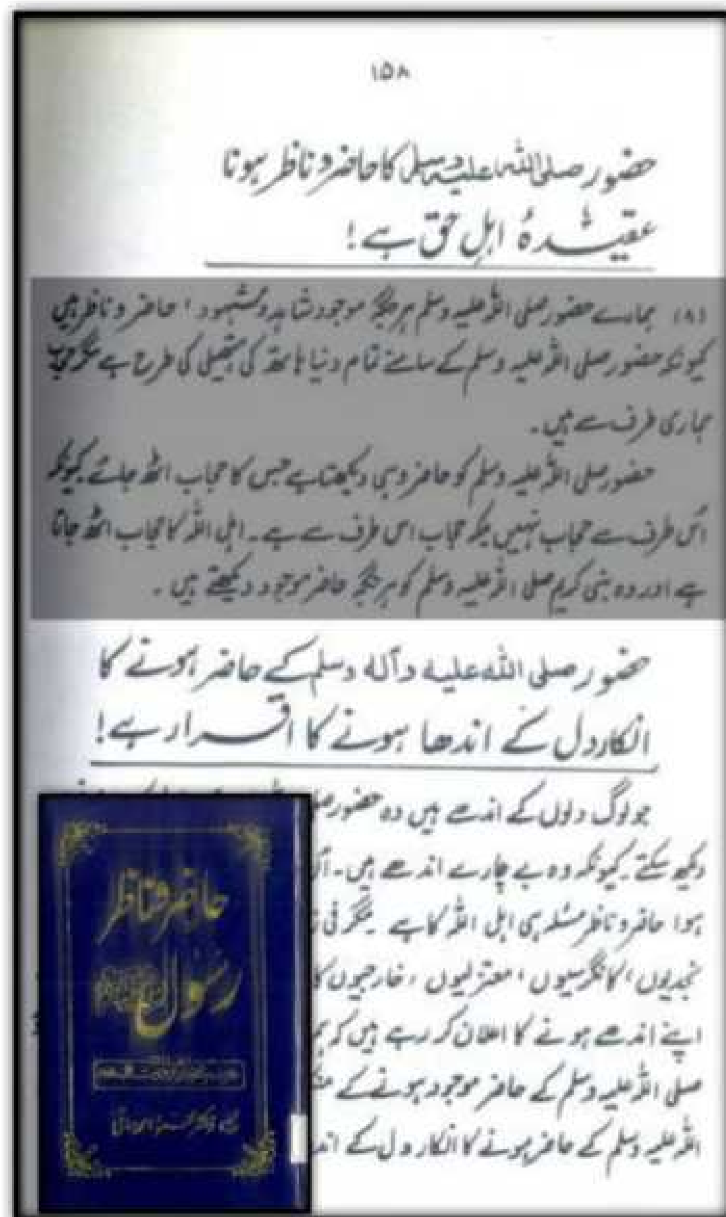
اس کے ماتحت ملا علی قاری شرح شفا میں فرماتے ہیں۔

لِاَنَّ رُوْحَ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَاضِرٌ فِي بُيُوْتِ اَهْلِ الْاِسْلَامِ۔

"کیونکہ نبی علیہ السلام کی روح مبارک مسلمانوں کے گھروں میں حاضر ہے۔"

قلابازی نمبر سولہ

بریلویوں کے ڈاکٹر مسعود احمد ساقی اپنے ہی فرقے کے حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی کی مخالفت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ : رسول اللہ ﷺ اپنی قبر مبارک میں رہ کر اپنی ہتھیلی کی طرح تمام کائنات کو دیکھتے ہیں



۱۵۸

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حاضر و ناظر ہونا
عقیدۂ اہل حق ہے!

(۸) ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر جگہ موجود شاہد و مشہود، حاضر و ناظر ہیں کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تمام دنیا ہاتھ کی ہتھیلی کی طرح ہے مگر حجاب ہماری طرف سے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر وہی دیکھتا ہے جس کا حجاب اٹھ جائے کیونکہ اس طرف سے حجاب نہیں بلکہ حجاب اس طرف سے ہے۔ اہل اللہ کا حجاب اٹھ جاتا ہے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر جگہ حاضر موجود دیکھتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاضر ہونے کا
انکار دل کے اندھا ہونے کا اقرار ہے!

جو لوگ دلوں کے اندھے ہیں وہ حضور
دیکھ سکتے۔ کیونکہ وہ بے چارے اندھے ہیں۔
ہوا حاضر و ناظر مسئلہ ہی اہل اللہ کا ہے۔ مگر
نجدیوں، کانگریسیوں، معتزلیوں، خارجیوں
اپنے اندھے ہونے کا اعلان کر رہے ہیں کہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر موجود ہونے کے
اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہونے کا انکار دل کے

قلابازی نمبر سولہ

بریلویوں کے علامہ عبدالسمیع انصاری اپنے ہی فرقے کے دونوں مولویوں مفتی احمد یار خان نعیمی اور مسعود احمد ساقی کی مخالفت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ : شیطان اور موت کا فرشتہ رسول اللہ ﷺ سے زیادہ مقامات پر حاضر و ناظر ہے

٣٥٩

دیکھئے ابوالحسن شاذلی وغیرہ اولیاء، فر…
بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے چھپ…
دیجاتیں انتہیٰ۔

اور ہونا روح انبیاء علیہم السلام کا علیین…
تفسیر عزیزی کے بیان علیین میں دیکھو لیکن باوجود…
کو قبر شریف سے بھی اتصال قوی ہے ہر زائر کو جا…
سب کو سلام کا جواب دیتے ہیں قبر میں جسم مبارک…
کما ان نبینا بالرفیق الاعلیٰ وبدنہ فی…
حل من یسلم علیہ۔
(جیسے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم رفیق اعلیٰ…
میں ہے پھر بھی سلام کرنے والے کو سلام کا جواب دیتے ہیں)

اب غور کرنا چاہئے جب چاند سورج ہر جگہ موجود اور ہر جگہ زمین پر شیطان موجود ہے اور ملک الموت ہر جگہ موجود ہے تو یہ صفت خاص خدا کی کہاں ہوئی جس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شریک کرنے سے مشرک اور کافر ہو جاتیں معاذ اللہ اور تماشہ یہ کہ اصحاب محفل میلاد، تو زمین کی تمام جگہ پاک ناپاک مجالس مذہبی و غیر مذہبی میں حاضر ہونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نہیں دعویٰ کرتے ملک الموت اور ابلیس کا حاضر ہونا اس سے بھی زیادہ تر مقامات پاک ناپاک کفر غیر کفر میں پایا جاتا ہے۔

ارواح انبیاء و اولیاء چلتی پھرتی ہیں، تصرف کرتی ہیں

یہ تحقیق ہوچکی ہے سیر ارواح کے واضح ہوکر ارواح انبیاء کا چلنا پھرنا فقہ اور حدیث سے ثابت ہے۔ معراج کی حدیثوں میں ہے کہ آپ ارشاد فرماتے ہیں،

قلابازی نمبر سترہ

بریلویوں کے مناظر عمر اچھروی لکھتے ہیں کہ : رسول اللہ ﷺ اُس وقت بھی حاضر و ناظر ہوتے ہیں جب میاں بیوی آپس میں ہمبستری کرتے ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

[illegible]

مقیاسُ الحنفیّت

مُجدّدِ زمان پیرِ طریقت مناظرِ اعظم
ابوعبدالوہاب مولانا محمد عمر صدیقی علیہ الرحمہ

المقیاس پبلشرز
۴- دربار مارکیٹ لاہور

ثابت ہوا کہ حضور ﷺ زوجین کے جفت ہونے کے وقت بھی حاضر و ناظر ہوتے ہیں۔ یہ علیحدہ امر ہے کہ آپ مثل کراماً کاتبین ایسے اوقات سے اپنی نظر کو محفوظ فرمالیں۔

(۷) ابوداؤد {۱/۱۳۹-۱۴۲} عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے۔ کہ نبی ﷺ نے نماز میں تشہد کے وقت ان کلمات پڑھنے کا ارشاد فرمایا۔ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ہمیں ایسے تشہد سکھاتے تھے۔ جیسے قرآن کی سورۃ اور تشہد کے لفظ کو ہی نبی ﷺ نے اس جملہ کے واسطے مقرر فرمایا۔ کہ اس جملہ میں نبی ﷺ کے حاضر و ناظر ہونے پر واضح دلیل ہے۔ اسی مطابقت کی وجہ سے ان کلمات کا نام تشہد رکھا گیا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ جب نبی کریم ﷺ اللہ کے روبرو حاضر ہوئے تو یہ کلمات آپ کی حضوری کے اللہ تعالیٰ نے استعمال فرمائے۔ اور وہی کلمات آپ کی حضوری والے آپ نے اپنی امت کو ارشاد فرمائے وہ کلمات یہ ہیں مذکورہ بالا صفحہ پر اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ جب نمازی تشہد کے وقت بیٹھتا ہے تو اس کی حالت کچھ اور ہوتی ہے۔ یعنی باوضو ہوتا۔ قبلہ رخ ہوتا نماز الٰہی میں مشغول ہوتا اور گھٹنوں کے بل بیٹھ کر مؤدبانہ انداز سے کہے۔ کہ اے نبی ﷺ آپ کی ذات پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ اب نمازی کا اس نماز کی حالت میں ہر وقت کی تبدیلی پر یعنی ہر نماز میں اور ہر دو رکعت کے بعد نبی ﷺ کے حاضر و ناظر ہونے کا اقرار کرنا پڑتا ہے۔ اور سلام ندائیہ کہنا پڑتا ہے سلام سے فارغ ہونے کے

قلابازی نمبر سترہ

بریلویوں کے مناظرِ اسلام محمد نظام الدین قادری لکھتے ہیں کہ : انبیاء اور اولیاء کو ہر وقت و ہر لحظہ میں حاضر و ناظر نہ سمجھا جائے کیونکہ ہر وقت حاضر و ناظر ہونا خداوند کریم کا خاصہ ہے

نیز حدیث شریف دیکھو اغناہ اللہ و رسولہ (رواہ البخاری عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ) یعنی ان جس کو غنی کر دیا اللہ اور اس کے رسول نے۔ ایضاً فان اللہ ھو مولاہ و جبریل و صالح المؤمنین یعنی بے شک اللہ ہے اپنے نبی کا مددگار اور جبرائیل و نیک مسلمان۔ اور حدیث صحیح ہے کہ فرمایا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں خزانہ دیا گیا ہوں اور تقسیم کرتا ہوں اور پہنچاتا ہوں ہر ایک کو حصہ جو لکھا گیا ہے واسطے اس کے۔ اور حدیث کے یہ الفاظ ہیں اللہ یعطی وانا قاسم و کان یوصل علی کل احد نصیبہ الذی کتب لہ وانہ اعطی مفاتیح الخزائن اور ترمذی و حاکم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس طرح ذکر کیا ہے الا بدال فی امتی ثلثون بھم تقوم الارض و بھم تمطرون و بھم تنصرون (رواہ طبرانی فی الکبیر) یعنی میری امت میں تیس ۳۰ ابدال ہیں انہی کی برکت سے مدد دیئے جاتے ہو۔ انبیاء و اولیاء و صالحین کو ہر وقت و ہر لحظہ میں حاضر ناظر نہ سمجھا جائے کیونکہ ہر وقت حاضر ناظر ہونا خداوند کریم کا خاصہ ہے۔ اور انبیاء و اولیاء حاضر بحکم خداوند کریم ہو سکتے ہیں کیونکہ ان کو بندش نہیں جہاں چاہتے ہیں سیر کرتے ہیں۔

کتب فقہ مثل درمختار و نہر الفائق شرح کنز الدقائق و مراقی الفلاح شرح نور الایضاح و شامی و امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب احیاء العلوم وغیرہم میں اسطور لکھا ہے کہ بوقت تشہد السلام علیک ایھا النبی کے پڑھنے کے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی ذات بابرکات کو حاضر سمجھا جائے اور اس کلمہ کو بطور حکایت کے ہرگز نہ پڑھا جائے واحضر فی قلبک النبی صلی اللہ علیہ وسلم و شخصہ ... النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ و لیصدق املک فی انہ

...نے کے بارے میں فقہاء کرام نے لکھا ہے کہ صحیح نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کو
...ظ آئے ہیں مگر ان کی موجودگی کے معنی میں تاویل کی گئی ہے کیونکہ حاضر
...معنوں کے اعتبار سے اس قابل نہیں کہ ان کا اللہ تعالیٰ پر اطلاق ہو ہاں وہ
...انبیاء و اولیاء یا فرشتے اپنے اجسام مثالیہ کے ساتھ بیک وقت متعدد جگہ پر
...ان کے درجہ کے مطابق بخشا ہے قادری

سلطان الفقہ
فتاویٰ نظامیہ

قلابازی نمبر اٹھارہ

احمد رضا خان تکفیری کھلم کھلا زنا کی دعوت دیتا تھا !!

(ویسے ملفوظات پر اعتراض نہیں بنتا .. لیکن بریلوی مولوی علماء دیوبند کے ملفوظات پر اعتراض کرتے رہتے ہیں .. اسلیئے ہم نے بھی یہاں بریلوی مولویوں کو الزامی جواب دینے کے لیے احمد رضا خان بریلوی کا ملفوظ نقل کردیا)



قلابازی نمبر اٹھارہ

بریلویوں کے مفسر اقتدار احمد خان نعیمی اپنے ہی فرقے کے تکفیری امام احمد رضا خان بریلوی پر مجرم ہونے کہ فتویٰ لگاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ : شرک کے بعد سب سے بڑا جرم زنا ہے



وانعزام کی وجہ سے ۔ ہر قسم کی جائز پابندی بیوی پر لگانے کے اختیار ہونے کی وجہ سے۔ حضرت یوسف کے پیچھے کر
نکل بھاگنے کی تیغ حسرت کے بعد ایک دم خاوند کو دیکھ کر گھبرا گئی اور سمجھی کہ شاید یوسف میری شکایت لگا دے پہل
کرتے ہوئے فوراً بولی مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَھْلِكَ سُوْٓءًا اے میرے پیارے خاوند اس کی کیا سزا ہے جو تیری بیوی اہل خانہ
تیرے گھر کی رونق سے برائی کا ارادہ کرے اس کلام میں زلیخا نے تین طرح خود کو بری قرار دیا ۔ مَنْ اَرَادَ یعنی صرف ارادہ
کیا ارتکاب نہ ہوا کیونکہ ارتکاب بغیر عورت کی رضا کے نہیں ہو سکتا ۔ اَرَادَ کو باب افعال بولا جس میں صرف ایک طرف سے
ارادے کا اظہار ہوتا ہے نہ کہ رَاوَدَ و باب مفاعلہ کا کیونکہ اس میں دو طرف ارادہ ثابت ہوتا ہے ۔ بخلاف اس لفظ سے
خاوند کا غصہ ٹھنڈا کرنا اور اپنی محبت ظاہر کرنا مقصود تھی کہ میں تیری محبت والی بیوی ہوں آج تک ہزاروں حسین دیکھے مگر
مجھے خیانت کا داغ مجھ میں نظر نہ آیا تو آج بھی اس نے ہی مجھ کو ورغلانے کی کوشش کی ہے نہ کہ میں نے۔ زلیخا کو یہ گھبراہٹ
خوف کی نہ تھی بلکہ ندامت و شرمندگی کی تھی کیونکہ عزیز مصر اپنی بیوی سے عشق کی حد تک محبت کرتا تھا اور دیکھا گیا ہے
جو لوگ نامرد ہوتے ہیں یا ہو جاتے ہیں وہ اپنی بیوی سے زیادہ محبت کرتے ہیں اسی لئے بوڑھے کو اپنی بڑھیا سے زیادہ
محبت ہوتی ہے۔ سوء کے معنی زنا ہیں اور زنا سب شریعتوں میں حرام رہا اس لئے کہ زنا سے پندرہ خرابیاں لازم آتی ہیں ۔
شرک کے بعد سب سے بڑا جرم زنا ہے اس کے بعد والدین کی ایذا رسانی ۔ دین کا نقصان ۔ عقل کا نقصان ۔ نقصان
علم کہ اس سے نسیان پیدا ہوتا ہے ۔ نقصان عمر ۔ نقصان رزق ۔ غضب الٰہی کا سبب ۔ مفلسی کا سبب ۔ چہرے کی
بدصورتی ۔ اچھے لوگ عداوت کرنے لگتے ہیں ۔ مروت کی بے اطمینانی ۔ عبادت کی توفیق نہیں ملتی اگر کچھ کرتا ہے
تو قبول نہیں ہوتی ۔ خدا کی دشمنی اور دوری ۔ موت خراب ہوتی ہے ۔ کسی کی نیکی اور نماز جنازہ بھی نہیں پہنچتا یعنی اس
کے لئے کوئی دعا فائدہ مند نہیں (امام غزالی) یہ کہہ کر ... یوسف پر نظر پڑی

قلابازی نمبر انیس

بریلویوں کے شیخ الحدیث پیر غلام رسول قاسمی لکھتے ہیں کہ : حضور ﷺ کے لیے علم غیب کا عقیدہ رکھنا ضروری نہیں ہے

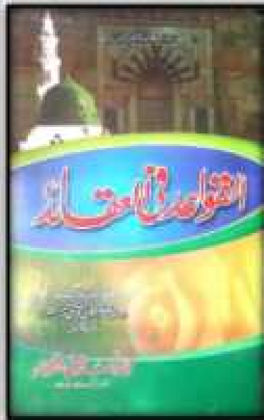
4

افضل سمجھنا اور ختنین سے محبت کرنا، موزوں پر مسح کو جائز سمجھنا، تمام صحابہ و اہل بیت علیہم الرضوان کا ادب، اجماع امت کی حجیت کو تسلیم کرنا، ہمیشہ جماعت کا ساتھ دینا اور شذوذ سے بچنا۔

(iii)۔ثابتات محکمہ :۔ یہ ایسے عقائد ہیں جو ظنی دلائل سے ثابت ہوں۔ یہ دلائل اس قدر وزنی ہوتے ہیں کہ جانب خلاف کو پچھاڑ کر رکھ دیتے ہیں۔ جیسے صحیح خبر واحد اور قول جمہور۔ ان کا خلاف بھی کوئی معمولی آفت نہیں، اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے ید اللہ علی الجماعۃ ۔ مثلاً گستاخ رسول کی توبہ کا عدم قبول، انبیاء کی فرشتوں پر افضلیت، حضرت عثمان غنی ؓ کی سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم پر افضلیت۔

(iv)۔ظنیات محتملہ :۔ یہ نظریات ایسی ظنی دلیل سے ثابت ہوتے ہیں جو محض راجح ہو اور جانب خلاف کے لیے گنجائش بھی موجود ہو۔ مثلاً محبوب کریم ﷺ کو عالم ما کان وما یکون سمجھنا، حاضر ناظر سمجھنا، مختار کل سمجھنا، آپ ﷺ کی نورانیت حسی، یا رسول اللہ کہنے کا جواز، حضور ﷺ کا سایہ نہ ہونا، علماء و شہداء کے شفیع بننے کا عقیدہ، مزارات کی زیارت اور صاحب مزار سے توسل، بخاری شریف کو اصح الکتب بعد کتاب اللہ سمجھنا۔

بعض کام ایسے ہیں جن کا تعلق عقیدے سے نہیں بلکہ عمل سے ہے اور عصر حاضر میں اختلافی ہونے کی وجہ سے انہیں عقائد کے ساتھ منسلک کر دیا جاتا ہے۔ مثلاً ایصال ثواب کے لیے دن مقرر کرنا، میلاد شریف منانا، کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام پڑھنا، محبوب کریم ﷺ کے اسم گرامی پر انگوٹھے چومنا، جنازہ کے بعد دعا مانگنا، ایصال ثواب کی مختلف صورتیں مثلاً سوئم چالیسواں عرس وغیرہ۔ یہ سب باتیں مستحب ہیں، ان کا کرنا ثواب ہے، لیکن ان کے ترک سے



ایک محقق کو معلوم ہونا چاہیے کہ کونسی دلیل سے کیا

دلیل درکار ہوتی ہے۔ آج کچھ لوگ ایسے ہیں جو قطعی باتوں کے

ہیں جو ظنیات محتملہ اور مستحبات پر شرک کا فتویٰ داغ رہے ہیں

اپنے پسندیدہ احتمال پر مصر ہوتا ہے اور اس احتمال کے منکر کو کافر کہ

قول مختار ہوتا ہے۔ چور الٹا کوتوال کو ڈانٹتا ہے۔ نہ صرف ڈانٹتا ہے

کا اصل سبب جہلا کی فتویٰ بازی اور فاروقی ڈنڈے کا فقدان ہے۔

ہر سخن وقتے و ہر نکتہ مقامے دارد گر فرق

قلابازی نمبر انیس

بریلویوں کے علامہ ابولبشیر محمد صالح نقشبندی لکھتے ہیں کہ : حضور ﷺ کا علم غیب قرآن مجید کی آیات سے ثابت ہے .. حضور ﷺ کے لئے علم غیب کا عقیدہ رکھنا ضروری ہے .. جو شخص حضور ﷺ کے لئے علم غیب نہیں مانتا وہ کافر ہے



کافر مطلق ہے، مرتد ہے، ملعون ہے وہ
جو رسالت کی رسول پاک کا قائل نہیں

الغرض حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واسطے صفت علم غیب بالا تحقیق نص قطعی قرآنی ثابت ہے اس منکر منصوص نص قرآن مجید کا مکذّب کافر ہے، نیز حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان کا منکر منتقص ہے، اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان کا منتقص کافر ہے، ہاں اگر کوئی جاہل شخص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واسطے علم غیب بالاستقلال بغیر بتلائے علام الغیوب کے ثابت کرے تو وہ البتہ کافر ہو سکتا ہے، کیوں کہ علم غیب بالاستقلال خاص ذات باری کے واسطے مختص ہے، میری دانست میں ایسا تو کوئی شخص بھی نہیں ہے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت ایسا عقیدہ رکھتا ہو بلکہ جاہل سے جاہل کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے ہی علم غیب مرحمت فرمایا ہے، نہ صرف غیب بلکہ ہر ایک طاقت اور قوت جس کے سمجھنے کے لئے انسانی عقل قاصر ہے، آپ کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے، جو اہل علم پر پوشیدہ نہیں ہے۔

نہ کوئی عرش سے تا فرش مجھ…
نہ نوری میں وہاں پیدا نہ خا…

علم غیب الرسل

محققین علماء و فضلاء اور صوفیائے کرام…
اولیاء کو علم غیب عطا کیا ہوا ہے، مگر فرقہ غیر مقلد…
اس سے نہ صرف انکار کرتے ہیں بلکہ اس کے…
ان کی مستند اور مسلمہ کتابوں میں بتفصیل ذیل…

قلابازی نمبر بیس

محمد عبدالحامد بدایونی بریلوی لکھتے ہیں کہ : محدثین و متقدمین علماء کرام کے نزدیک حضور ﷺ عالم الغیب تھے

تصحیح العقائد

دوسری

علامہ قسطلانی مواہب میں بروایت حضرت عبداللہ بن

۷- اِنَّ اللّٰهَ قَدْ رَفَعَ لِیَ الدُّنْیَا فَاَنَا اَنْظُرُ اِلَیْهَا وَاِلٰی مَا هُوَ کَائِنٌ فِیْهَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ کَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰی کَفِّیْ هٰذِهٖ۔

(شرح مواہب اللدنیہ جلد ۷ ص ۲۰۴)

۷- یعنی

اور میں

اور جو

اطراف

جیسے

عینی شرح بخاری میں ایک صحابی رضی اللہ عنہ کے قصیدہ

جس کا ایک شعر یہ بھی ہے۔

وَاَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ لَا رَبَّ غَیْرُهٗ
وَاَنَّكَ مَاْمُوْنٌ عَلٰی کُلِّ غَائِبٖ

۸- میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ بھی شہادت دیتا ہوں کہ آپ ہر غیب کے امر پر مامور ہیں۔

ان اشعار کو سن کر حضور نے تبسم فرمایا اور محظوظ ہوئے۔ مقام غور ہے کہ حجیات شرعیہ حجت الٰہی ہو کیا یہ ممکن تھا کہ آپ کے سامنے کوئی غلط بات کہی جائے اور آپ خوش ہو جائیں اور اپنے خادم کو اس سے منع نہ فرمائیں۔ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین عام و خاص طور پر حضور کو عالم غیب جانتے تھے یہی سبب تھا کہ مالک بن عوف نے جو اشعار پڑھے ان میں کا ایک مصرعہ یہ بھی تھا۔

وَمَتٰی تَشَا یُخْبِرْكَ عَمَّا فِیْ غَدٍ۔

غرض محدثین و متقدمین علمائے کرام کے نزدیک حضور عالم غیب تھے اور یہ مسئلہ ہر طرح مدلل ہو کر ثابت ہو چکا ہے۔

شاہ عبدالعزیز صاحب اور علم غیب

شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی تفسیر عزیزی سورۂ بقرہ میں :

قلابازی نمبر بیس

غلام رسول سعیدی بریلوی لکھتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی کے نزدیک رسول اللہ ﷺ عالم الغیب نہیں ہیں .. عالم الغیب صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے .. رسول اللہ ﷺ کو عالم الغیب کہنا جائز نہیں ہے

علم تمام مخلوق کے علوم سے بہت زیادہ ہیں اعلیٰ حضرت کی عبارات ملاحظہ فرمائیں:

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ کے نزدیک رسول اللہ ﷺ کو عالم الغیب کہنا جائز نہیں

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ العزیز تحریر فرماتے ہیں:

علم غیب عطا ہونا اور لفظ عالم الغیب کا اطلاق اور بعض اجلہ اکابر کے کلام میں اگرچہ بندہ مومن کی نسبت صریح لفظ "یعلم الغیب" وارد ہے" کما فی مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح للملا علی القاری " بلکہ خود حدیث سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما میں سیدنا خضر علیہ الصلوۃ والسلام کی نسبت ارشاد ہے: "کان یعلم علم الغیب" مگر ہماری تحقیق میں لفظ عالم الغیب کا اطلاق حضرت عزت عز جلالہ کے ساتھ خاص ہے کہ اس سے عرفاً علم بالذات متبادر ہے۔ کشاف میں ہے: "المراد به الخفي الذي لا ينفذ فيه ابتداء الا علم اللطيف الخبير ولهذا لا يجوز ان يطلق فيقال فلان يعلم الغيب" (غیب سے مراد وہ پوشیدہ چیز ہے جس میں ابتداءً صرف اللہ تعالیٰ کا علم نافذ ہوتا ہے اس لیے مطلقاً یہ کہنا جائز نہیں ہے کہ فلاں شخص غیب جانتا ہے)۔

اور اس سے انکار معنی لازم نہیں آتا۔ حضور اقدس ﷺ قطعاً بے شمار غیوب و ما کان و ما یکون کے عالم ہیں مگر عالم الغیب صرف اللہ عزوجل کو کہا جائے گا جس طرح حضور اقدس ﷺ قطعاً عزت و جلالت والے ہیں تمام عالم میں ان سے زیادہ کوئی عزیز جلیل نہ ہے نہ ہو سکتا ہے مگر محمد عزوجل کہنا جائز نہیں بلکہ اللہ عزوجل و محمد ﷺ۔ غرض صدق و صورت معنی و جواز اطلاق لفظ لازم نہیں نہ منع اطلاق لفظ کو نفی صحت معنی۔ امام ابن المنیر اسکندری "کتاب الانتصاف" میں فرماتے ہیں: "کم من معتقد لا يطلق القول به خشية ايهام غيره مما لا يجوز اعتقاده فلا ربط بين الاعتقاد والاطلاق" کتنے عقائد ایسے ہیں جن کا مطلقاً قول نہیں کیا جاتا مبادا ان کے غیر کا وہم کیا جائے جس کا اعتقاد جائز نہیں ہے اس لیے کسی چیز کا اعتقاد رکھنے اور اس کا اطلاق کرنے میں کوئی تلازم نہیں ہے۔ یہ سب اس صورت میں ہے کہ مقید بقید اطلاق کیا جائے یا بلا قید علی الاطلاق مثلاً عالم الغیب یا عالم الغیب علی الاطلاق اور اگر ایسا نہ ہو بلکہ بالواسطہ یا بالعطاء کی تصریح کر دی جائے تو وہ محذور نہیں کہ ایہام زائل اور مراد حاصل۔ علامہ سید شریف قدس سرہ "حواشی کشاف" میں فرماتے ہیں: "وانما لم يجز الاطلاق في غيره تعالى لانه يتبادر منه تعلق علمه به ابتداء فيكون مناقضا واما اذا قيد وقيل اعلمه الله تعالى الغيب او اطلعه عليه فلا محذور فيه" اللہ تعالیٰ کے غیر کے لیے علم غیب کا اطلاق کرنا اس لیے جائز نہیں ہے کیونکہ اس سے متبادر یہ ہوتا ہے کہ اس کے ساتھ علم کا تعلق ابتداءً ہے تو یہ قرآن مجید کے خلاف ہو جائے گا لیکن جب اس کو مقید کیا جائے اور یوں کہا جائے کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے غیب کی خبر دی ہے یا اس کو غیب پر مطلع فرمایا ہے تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔"

(حاشیہ کشاف [illegible])

نیز اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فرماتے ہیں:

علم ما فی الغد (کل کا علم) کے بارہ میں ام المؤمنین کا قول ہے کہ جو یہ کہے کہ حضور کو علم ما فی الغد تھا (کل کا علم) اس نے [illegible] مطلق علم کا انکار [illegible] محض جہالت ہے علم جب کہ مطلق بولا جائے خصوصاً جب کہ غیب کی خبر کی طرف [illegible] مراد علم ذاتی ہوتا ہے۔ اس کی تصریح "حاشیہ کشاف" پر میر سید شریف رحمۃ اللہ علیہ نے کر دی ہے اور یہ یقیناً حق [illegible] اطلاق کے لیے ایک [illegible] علم ذاتی مانے یقیناً کافر ہے۔ ([illegible])

قلابازی نمبر اکیس

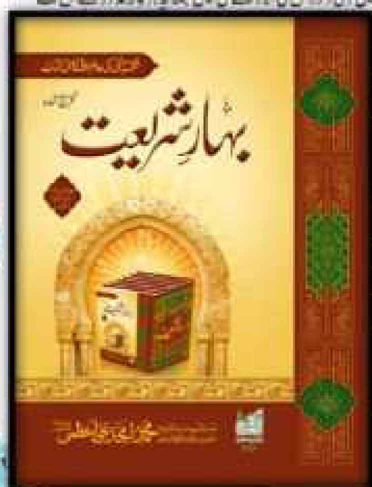
بریلویوں کے علامہ امجد علی اعظمی لکھتے ہیں کہ :
علمِ غیب انبیاء کرام ہی کی شایانِ شان ہے

ہوا اور علم عطائی اللہ عزوجل کے لیے محال ہے، کہ اس کی کوئی صفت، کوئی کمال کسی کا دیا ہوا نہیں ہوسکتا، بلکہ ذاتی ہے۔ (1) جو لوگ انبیا بلکہ سید الانبیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم سے مطلق علم غیب کی نفی کرتے ہیں، وہ قرآن عظیم کی اس آیت کے مصداق ہیں:

﴿ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ﴾ (2)

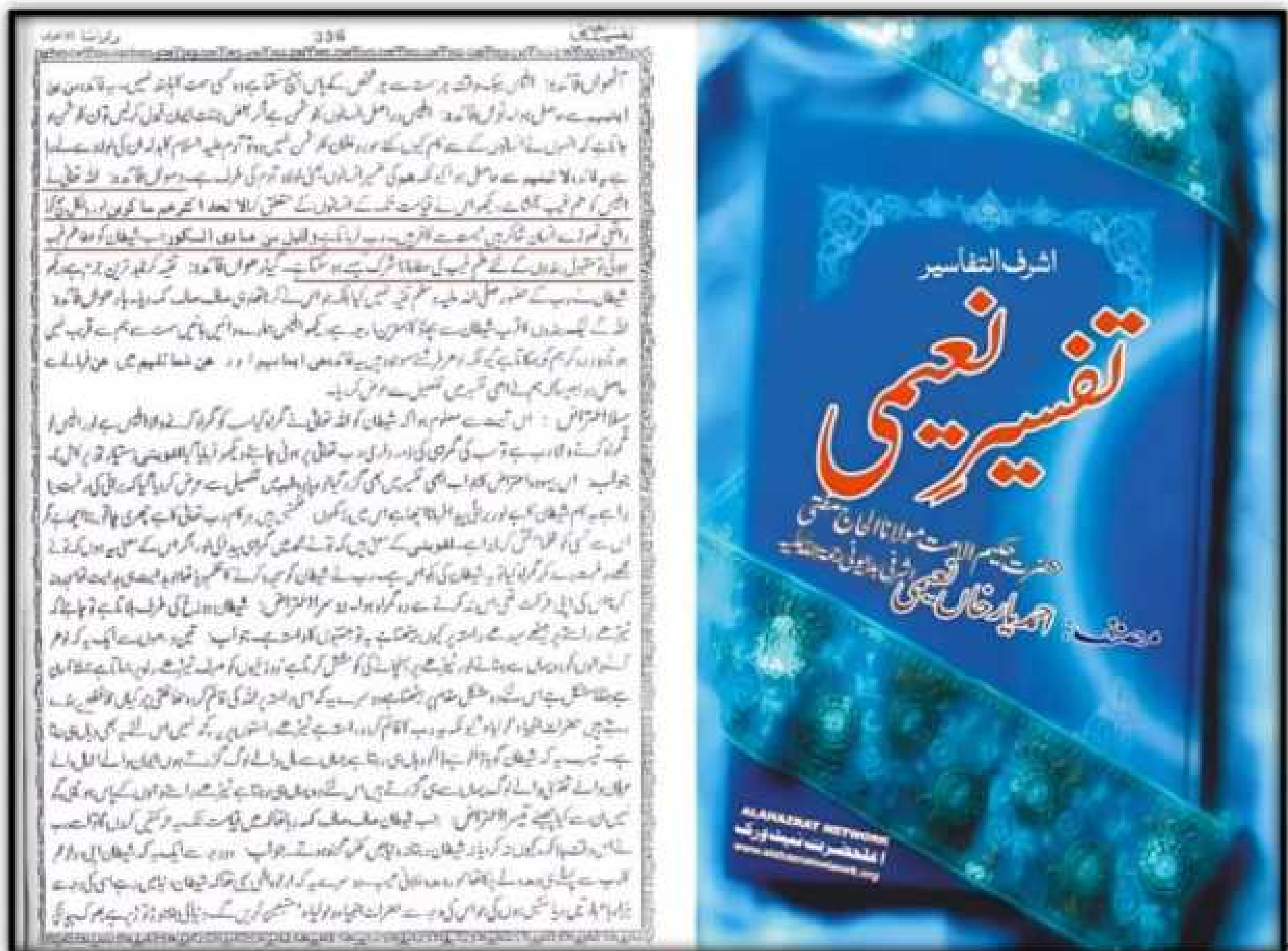
یعنی: ''قرآن عظیم کی بعض باتیں مانتے ہیں اور بعض کے ساتھ کفر کرتے ہیں۔''

کہ آیتِ نفی دیکھتے ہیں اور ان آیتوں سے جن میں انبیا علیہم السلام کو علوم غیب عطا کیا جانا بیان کیا گیا ہے، انکار کرتے ہیں، حالانکہ نفی و اثبات دونوں حق ہیں، کہ نفی علم ذاتی کی ہے کہ یہ خاصۂ الوہیت ہے، اثبات عطائی کا ہے کہ یہ انبیا ہی کی شایانِ شان ہے



قلابازی نمبر اکیس

بریلوی قبر پجاریوں کے مریض الامت مفتی احمد یار خان نعیمی شیطان سے اپنی محبّت کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ : اللہ نے شیطان کو بھی علم غیب عطا فرمایا ہے



قلابازی نمبر بائیس

بریلویوں کے مولانا نعیم الدین مراد آبادی لکھتے ہیں کہ :
احمد رضا خان بریلوی کی کتاب حسام الحرمین میں کوئی شک نہیں ہے .. حسام الحرمین پر عمل کرنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے

۶۴

(۹۶) زہے کتاب مبارک حسام الحرمین ست کہ مزین بتصدیقات علمائے حرمین طیبین ست۔ ودان لغو و دروغ بنظر نمی آید مگر کسے راکہ قائل کذب خدائے قدوس باشد و صف حقانیت او از من مپرس بر حقیت او گواہ عادل کلام اہل حرم را بہ بینید۔

محمد عطاء الرحمٰن المتخلص بعطا عفی عنہ مدرس دوم مدرسہ نور الہدیٰ پوکھریرا۔

(۹۷) حسام المومنین کتاب لاریب فیہ ھدی للمتقین قہر رب العالمین علی المرتدین من الوھابین والنجدیین والقادیین خذ لھم اللہ انی یوفکون۔

محمد ولی الرحمٰن غفرلہ المنان قادری رشیدی علیمی مدرس اول مدرسہ نور الہدیٰ پوکھریرا۔

(۹۸) صدق المجیب محمد شفاء الرحمٰن قادری رضوی کان اللہ لہ مدرس سوم مدرسہ نور الہدیٰ پوکھریرا۔

(۹۹) الجواب حق والمجیب محق شرف الدین مدرس اول مدرسہ نور العلوم واقع کوہان۔

(۱۰۰) کتاب حسام الحرمین کے ہر مسئلہ پر مسلمان کو عمل کرنا ضروری ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

محمد رحیم بخش قادری رضوی عفی عنہ

(۱۰۱) فتاوے حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً تعظیماً کا ہر فتویٰ ... رجعہ مخالفین لہم فی الدنیا خزی ولہم فی الآخرۃ عذاب عظیم ...

محمد حبیب الرحمٰن مدرس چہارم مدرسہ نور الہدیٰ پوکھریرا

(۱۰۲) مجیب محقق کا جواب لاجواب ہے۔

فقیر عبد الکریم بلیاوی

(۱۰۳) حسام الحرمین صارم ہندی بر گردن بدمذہبی ہے۔

فقیر عبد الحفیظ در بھنگوی غفرلہٗ

(۱۰۴) الجواب لاریب فیہ فقیر ابو الحسن مظفر پوری عفی عنہ



قلابازی نمبر بائیس

بریلویوں کے مولانا خلیل احمد قادری برکاتی اپنے ہی فرقے کے دوسرے مولوی نعیم الدین مرادآبادی کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ : حسام الحرمین نامی کتاب میں مولوی احمد رضا خان بریلوی نے علماء دیوبند کی بعض عبارات کا سیاق و سباق بگاڑ کر اُن پر کُفر کا فتویٰ دیا



۲۱

... کے لیے مرزا قادیانی کو پیدا کیا گیا، اس نے سب سے پہلے یہ فتویٰ دیا کہ مسلمانوں پر جہاد حرام ہو چکا ہے، یہی فتویٰ کچھ عرصہ بعد مولوی احمد رضا بریلوی نے دیا، بلاشبہ انگریز نے ان فتاویٰ کو علماء ہند کی تحریک آزادی کو کچلنے کے لیے حربے کے طور پر استعمال کیا، ادھر ہندوستان کے علماء کی وہ جماعت جو خاندان ولی اللہی کے زیر سایہ تھی، دیوبند کی بستی میں ایک مدرسہ قائم کرنے میں کامیاب ہوگئی، حضرت مولانا قاسم نانوتوی نے مدرسہ کی بنیاد رکھنے کے بعد اس کا اولین مقصد انگریزی حکومت کا خاتمہ قرار دیا، جونہی دیوبندی علماء نے تحریک آزادی کا علم اٹھایا، مولوی احمد رضا خاں نے ان کی بعض کتابوں کی عبارات کا سیاق و سباق بگاڑ کر ان پر کفر کا فتویٰ صادر کر دیا، یہ ایسا موقع تھا کہ آزادی کے علمبرداروں کے خلاف خود مسلمانوں کے اندر ایک گروہ کی آواز سے انگریز کو ناقابل بیان حد تک فائدہ پہنچا، غلامی کی زنجیر طویل ہوتی چلی گئی، دوسری طرف فتویٰ تکفیر کی آڑ میں مذکورہ علماء حق کو وہابی، گستاخ رسول اور اولیاء کرام کا دشمن قرار دے کر مسلمانوں کے اندر فرقہ واریت کی بنیاد رکھ دی گئی۔ آ…

… ماننے والوں نے جوں کا توں ہی مشن سنبھال رکھا … کو ہدایت عطا کرے، اور فرقہ واریت کی جڑوں کو …

دوسری طرف مولانا احمد رضا خاں اور ان … پیشوا سمجھتے ہیں علماء دیوبند کے بارے میں ان کی آرا …

قطب الاقطاب حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر …

"جو صاحب اس فقیر سے محبت رکھیں وہ مولو … جو تمام کمالات کے جامع ہیں میری جگہ بلکہ … اس زمانہ میں نایاب ہیں"

ضیاء القلوب …

انکشاف حق

مصنف

قلابازی نمبر تیئس

بریلویوں کے مولانا امجد علی اعظمی نبوت سے متعلق عقائد بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ : نبی اُس بشر کو کہتے ہیں جسے اللہ نے ہدایت کے لیے وحی بھیجی ہو .. اور پھر مزید لکھتے ہیں کہ تمام انبیاء بشر تھے

عقائد متعلقۂ نبوت

مسلمان کے لیے جس طرح ذات و صفات کا جاننا ضروری ہے، کہ کسی ضروری کا انکار یا محال کا اثبات اسے کافر نہ کردے، اسی طرح یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ نبی کے لیے کیا جائز ہے اور کیا واجب اور کیا محال، کہ واجب کا انکار اور محال کا اقرار موجب کفر ہے اور بہت ممکن ہے کہ آدمی نادانی سے خلاف عقیدہ رکھے یا خلاف بات زبان سے نکالے اور ہلاک ہو جائے۔

عقیدہ ۱: نبی اُس بشر کو کہتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے ہدایت کے لیے وحی بھیجی ہو[1] اور رسول بشر ہی کے ساتھ خاص نہیں بلکہ ملائکہ میں بھی رسول ہیں۔[2]

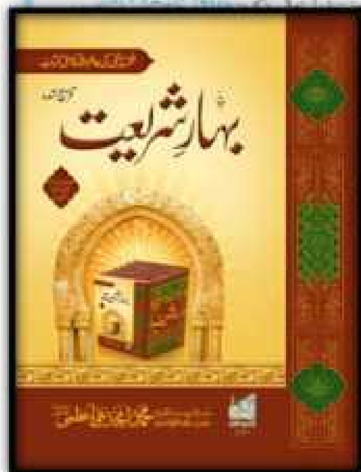
عقیدہ ۲: انبیا سب بشر تھے اور مرد، نہ کوئی جن نبی ہوا نہ عورت۔[3]

عقیدہ ۳: اللہ عزوجل پر نبی کا بھیجنا واجب نہیں، اُس نے اپنے فضل و کرم سے لوگوں کی ہدایت کے لیے انبیا بھیجے۔[4]

---

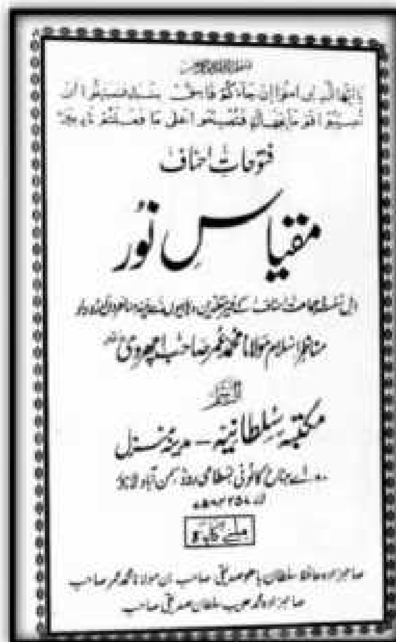
1 — في "شرح المقاصد"، المبحث الأول في تعريف النبي والرسول، (النبي إنسان بعثه الله لتبليغ ما أوحي إليه) ج۳، ص۲۶۸. وفي "المعتقد المنتقد"، الباب الثاني في النبوات، ص۱۰۶: (والمشهور: أن النبي من أوحي إليه بشرع، وإن أمر بالتبليغ أيضا فرسول).

2 — ﴿ وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ إِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا ﴾ پ۱۲، ھود: ۶۹.



قلابازی نمبر تیئس

بریلویوں کا مناظر عمر اچھروی اپنے ہی فرقے کے دوسرے مولوی امجد علی اعظمی پر کفر کا فتویٰ لگاتے ہوئے لکھتا ہے کہ : انبیاء کرام کو بشر کہنا کفار کا طریقہ ہے


فتوحات احناف

مقیاس نور

مکتبہ سلطانیہ

۲۰۲

محمد عمر: ایک وجہ تو تمہیں پہلے بتا چکا ہوں کہ نبی اللہ کو بشر کہنا سنتِ ابلیسی ہے دوسری وجہ یہ کہ قرآن مجید میں جہاں بھی کسی امتی نے بشر کہا تو کفار نے اپنے انبیاء علیہم السلام کو بشر کہا۔ کسی مومن نے نہیں کہا۔

دس ہزار روپیہ انعام

انشاء اللہ اس شخص کو نقد دوں گا جو قرآن کریم سے ایک آیت دکھا دے کہ کسی امتی نے اپنے نبی اللہ کو بشر کہا ہو۔ یا فقیر قرآن کریم سے دکھا دیتا ہے کہ منکرین انبیاء علیہم السلام نے اپنے نبی اللہ کو بشر سے خطاب کیا۔ جیسا کہ پہلے ابلیس کا خطاب بیان کر چکا ہوں کہ حضرت آدم علیہ السلام کو بشر کہا۔ بعد ازاں

کفار اپنے انبیاء علیہم السلام کو بشر کہتے تھے

نوح علیہ السلام کو کفار نے بشر کہا

(۱) ہود ۱۲/۳ — فَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَوْمِهِ مَا نَرَاكَ إِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرَاكَ اتَّبَعَكَ إِلَّا الَّذِينَ هُمْ أَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّأْيِ وَمَا نَرَىٰ لَكُمْ عَلَيْنَا مِن فَضْلٍ بَلْ نَظُنُّكُمْ كَاذِبِينَ۔ تو حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے کافروں نے کہا۔ نہیں دیکھتے ہم تجھے مگر ہماری مثل بشر اور نہیں دیکھتے ہم تیرے متبعین مگر جو ہم سے ذلیل ہیں کم عقل ہیں اور نہ ہی ہم پر تمہاری کوئی فضیلت ہے۔ بلکہ ہم تمہیں جھوٹا گمان کرتے ہیں۔

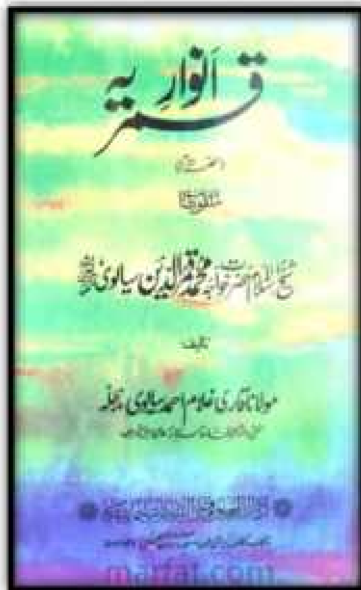
اس آیت کریمہ میں رب العزت نے نوح علیہ السلام کی قوم کے کفار کی چار باتیں نقل کی ہیں۔

نوح علیہ السلام کی قوم کفار کے کلمات کفریہ

(۱) تو ہماری مثل بشر ہی تو ہمیں نظر آتا ہے۔

قلابازی نمبر چوبیس

بریلویوں کے شیخ الاسلام قمر الدین سیالوی لکھتے ہیں کہ : ذاتِ باری تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے



لہذا شیخ کامل کی خواب میں زیارت صحیح اور فرمان بھی صحیح قابل عمل ہوتا ہے۔

آپ نے جنات کے اثر کو ختم کرنے کے لئے فرمایا آیۃ الکرسی سات بار پڑھیں ہر بار دم کرنا اور وَلَا يَؤُدُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ کو سات سات بار دوہرانا اور آیۃ الکرسی کو خَالِدُوْنَ ○ تک پڑھنا۔ ۲۶ ربیع الاول شریف ۱۳۹۰ھ

یارسول کہنا جائز ہے

۱۵ رمضان المبارک بروز چہار شنبہ بعد از نماز ظہر حضور غریب نواز نے فرمایا کہ شاہ جیونہ میں شیعہ لوگوں کی سرکوبی میں ایک عظیم الشان اجلاس مقرر ہوا جس میں اہل السنت والجماعت علماء کرام اور دیوبندی بھی موجود تھے دیوبندی دوست محمد قریشی اور عبدالستار تونسوی نے اہل السنت والجماعت مسلمانوں کے خلاف بھی اپنا باطن کا زہر اگلا اور جناب غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے خلاف آپ کے اسم گرامی کو یا غوث کر کے پکارنے پر شرکیہ فتویٰ کے طور پر کہا۔ دور سے غیر اللہ کو پکارنا شرک ہے، دور سے اللہ تعالیٰ سنتا ہے اللہ تعالیٰ کے سوا دوسروں کو دور سے نہیں پکارنا چاہئے وغیرہ وغیرہ۔

فرمایا جب آخر میں میرا بیان ہوا تو دیابنہ کی سرکوبی بھی خوب کی سامعین سے خطاب کیا اور دریافت کرتے ہوئے کہا کہ صاحبان اللہ کو قریب جانتے مانتے ہو یا دور سب نے کہا کہ اللہ تعالیٰ ہماری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے انہیں نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ کا مطلب بتایا تو پھر میں نے کہا جو لوگ اسے دور سمجھیں اور دور سے پکارنا خصوصی طور پر شرک قرار دیں ان کے نزدیک بجائے قریب کے دور سے سننا اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہوا حالانکہ یہ ذات باری تعالیٰ کے شایان شان نہیں کیونکہ اس ذات اقدس سے تو کوئی بھی دور نہیں وہ ہر جگہ موجود ہے اسے دور سمجھنا اور اس کے لئے دوری ثابت کرنا سراسر گستاخی ہے ہم لوگ ایک دوسرے کے قریب ہوں یا بعید اور دور ہوں یہ قرب و بعد انسان کے لئے ہے ہم قریبوں کو بلاتے ہیں ایک دوسرے سے سنتے ہیں اللہ تعالیٰ بھی ہمارے بلانے کو سنتا ہے

قلابازی نمبر چوبیس

دعوت شیطانی والے مولوی الیاس قادری صاحب اپنے ہی فرقے کے شیخ الاسلام قمر الدین سیالوی پر کفر کا فتویٰ لگاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ : اللہ کو ہر جگہ کہنا کفر ہے

ہے، مندر میں بھی ہے اور گرجا میں بھی ہے" کہنے والے کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: کہنے والے پر لزومِ کفر کا حکم ہے کیوں کہ اس میں اللہ عزوجل کے لئے مکان ثابت کیا گیا ہے۔ اس طرح کے کلمات حمدیہ کلام میں بعض نعت خوان پڑھتے ہیں، ان کو توبہ و تجدیدِ ایمان و تجدیدِ نکاح کرنا چاہئے۔

"اللہ مکان سے پاک ہے" اس کی وضاحت

سوال: آج کل عموماً عوام یہ کہتے سنائی دیتے ہیں کہ اللہ عزوجل اوپر رہتا ہے، اس کا آسمان پر مکان ہے۔ بے شمار لوگ یوں بھی بولتے ہیں کہ اللہ عزوجل ہر جگہ ہے۔ حالانکہ اسلامی عقیدہ یہ ہے کہ خدائے رحمٰن عزوجل جگہ و مکان سے پاک ہے۔ مہربانی کرکے اس کی وضاحت کر دیجئے۔

جواب: بے شک اللہ الرحمٰن عزوجل جگہ و مکان سے پاک ہے۔ دراصل فلمیں ڈرامے دیکھ دیکھ کر اور بیہودہ غزلیں اور فلمی گانے سن سن کر بیک ... سے لوگوں کے ذہنوں کے اندر سوال میں مذکورہ

جواب

کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب

محمد الیاس عطار قادری رضوی

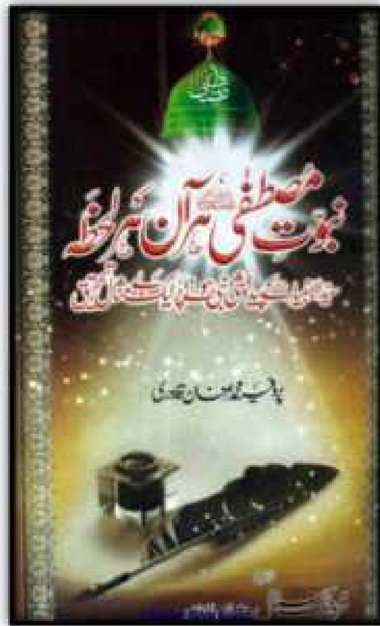
... سے روکیں گے۔ (فتاوی فیض الرسول ج ۱ ص ۴)

"اللہ مسجد، مندر ہر جگہ ہے" کہنا

سوال: کسی نے کہا: اللہ عزوجل ہر جگہ ہے، کعبہ میں بھی ہے، مسجد میں بھی

قلابازی نمبر پچیس

بریلویوں کے پروفیسر محمد عرفان قادری لکھتے ہیں کہ : جاہل بریلوی اور باقی بریلوی علماء نے وضاحت فرمائی ہے کہ نبی کریم ﷺ کا علم غیب قرآن مجید کے ساتھ مکمل ہوا



''یعنی اس نور سے جو اللہ تعالیٰ کی ذات ہے، یہ مقصد نہیں کہ وہ کوئی مادہ ہے جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور پیدا ہوا بلکہ مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارادہ آپ کے نور سے بلا کسی واسطہ فی الوجود کے متعلق ہوا۔''

لہذا ہمارے حضور عین النور صلی اللہ علیہ وسلم جن کو اللہ تعالیٰ نے یہ ذات خود بلا واسطہ تخلیق فرمایا، ان کی طاقت وقوت کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔

چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں
کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا
انبیاء اجزاء ہیں تو بالکل ہے جملہ نور کا
اس علاقے سے ہے ان پر نام سچا نور کا

پھر مولانا اپنے مضمون کے صفحہ ۳ پر حضرت آدم علیہ السلام کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جزی فضیلت ثابت کرنے کے لیے لکھتے ہیں:

اسی طرح حضرت آدم علیہ السلام کو علم الاسماء والمسمیات ایک بار سکھا دیا گیا اور نبی مکرم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں فاضل بریلوی وغیرہ علماء رحمھم اللہ نے وضاحت فرمائی ہے کہ آپ کو بتدریج علم عطا کیا گیا اور آپ کا علم قرآن مجید کے ساتھ مکمل ہوا۔

الجواب: اس ضمن میں بھی درج ذیل امور قابل غور ہیں۔

اولاً: اس عبارت سے یہ بات پھر ثابت ہوتی ہے کہ علم کی کسی ایک نوع یا انواع کثیرہ کے بارے میں عدم علم، عدم نبوت کا ثبوت نہیں چہ جائیکہ محض کسی چیز یا حکم کی تفصیلات سے ناواقفی، نبوت کے منافی ہو جیسا کہ مولانا نے ما کنت تدری الخ ...... آیت سے استدلال کیا ہے۔

ثانیاً: یہاں مولانا علم الاسماء والمسمیات جو کہ علم کی کثیر انواع میں سے ایک نوع ہے، کا موازنہ

قلابازی نمبر پچیس

بریلویوں کے مریض الامت میرا مطلب ہے کہ حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی لکھتے ہیں کہ : حضور ﷺ اپنی پیدائش سے پہلے ہی سب کچھ دیکھتے اور سنتے تھے یعنی کہ حضور ﷺ اپنی پیدائش سے پہلے ہی حاضر و ناظر اور عالم الغیب تھے



معاف فرمادیا گیا ہو چکیں ہم اور علماء محبوب بیان نہ فرمائیں وہ معافی میں ہیں رب نے ان کی معافی دے دی اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا بھی ہے مہربان بھی۔ تم کو معلوم ہے کہ تم سے پہلے قوم صالح قوم موسیٰ قوم عیسیٰ علیہم السلام نے اپنے رسول سے ایسے بیہودہ سوالات اور مطالبات کئے پھر ان کے منکر ہو گئے۔ جس سے ان پر عذاب الٰہی آگئے تم ایسے خطرناک کام کرتے ہو لہٰذا تم اس سے باز رہو۔

نوٹ : حضرات صحابہ کرام کے سوالات حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے تین قسم کے ہوئے ایک وہ جن کے جوابات قرآن کریم نے بغیر ترمیم و تبدیلی دیئے جیسے **یسئلونک عن المحیض** لوگ آپ سے حیض کے احکام پوچھتے ہیں **قل هو اذى فاعتزلوا النساء** تم فرمادو کہ وہ گندگی ہے ایسی حالت میں بیویوں سے الگ رہو یا **ویسئلونک عن الانفال قل الانفال لله** الخ وغیرہ سوالات بہت ضروری تھے جن کے جوابات بعینہٖ دیئے گئے۔ دوسرے وہ سوالات جن کے جوابات کچھ ترمیم سے دیئے گئے کہ اصل سوال زیادہ مفید تھے جیسے **یسئلونک عن الاهلة قل هي مواقيت للناس** حضرات صحابہ نے چاند کے گھٹنے بڑھنے کی وجہ پوچھی تھی کہ یہ سورج کی طرح ہمیشہ پورا کیوں نہیں رہتا اس کی وجہ بیان فرمانے کی بجائے اس کی حکمت اس کے فائدے بیان کئے گئے یا جیسے سوال کیا کہ ہم کیا مال اللہ کی راہ میں خرچ کریں تو اس کے جواب میں فرمایا گیا کہ فلاں فلاں مصرف میں خرچ کرو تیسرے وہ سوالات جن کے جوابات دینے کی بجائے ان سے روک دیا گیا۔ یہاں ان تیسری قسم کے سوالات کا ذکر ہے کیونکہ یہ سوالات مضر تھے۔

فائدے : اس آیت کریمہ سے چند فائدے حاصل ہوئے۔ پہلا فائدہ : اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو ازل تا ابد بتا دیا اور دکھا دیا سمجھا دیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم عالم علم لدنی ہیں کون کس کا بیٹا ہے یہ لڑکا ہے کون دوزخ میں جاوے گا کون جنت میں یہ انتہا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سب کی خبر ہے ہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم صاحب اسرار ہیں اس لئے ان کا اظہار نہیں فرماتے یہ فائدہ اس آیت کریمہ کے پہلے شان نزول سے حاصل ہوا۔

ایک ... گورا سا ہان   نیچی نظریں کل کی خبریں

حضور کے صدقے سے بعض اولیاء اللہ کو حق تعالیٰ یہ علوم بخشتا ہے۔ مولانا فرماتے ہیں۔

بلکہ قبل از خلق تو سالہا   ی ... چیزہا دانستہا
سر ہر کس در چشم خاک اولیاء   تا بنی ز ابتداء تا انتہا

دیکھو اصحاب فیل کا واقعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے پچاس دن پہلے ہوا اور قوم عاد یعنی ہود علیہ السلام کی کافر قوم حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے قریباً چھ ہزار سال پہلے ہوئی مگر ان واقعات کے متعلق ارشاد ہوا **الم تر کیف فعل ربک باصحاب الفیل** اور فرماتا ہے **الم تر کیف فعل ربک بعاد**۔ کیا تم نے نہ دیکھا کہ رب نے اصحاب فیل و قوم عاد سے کیا کیا معلوم ہوا کہ یہ واقعات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ میں ہیں جو ذات کریم اپنی ولادت سے پہلے دنیا کے ذرہ ذرہ کو دیکھ رہی ہو وہ اپنی وفات کے بعد بھی عالم کے ذرہ ذرہ کو دیکھ رہے ہیں۔ دوسرا فائدہ : اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو احکام شرعیہ اور احکام تکوینیہ کا مالک بنادیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں خزانہ میں سب کچھ ہے حضور صلی اللہ علیہ

قلابازی نمبر پچیس

بریلویوں کے قاضی فضل احمد صاحب لکھتے ہیں کہ :

رسول اللہ ﷺ کے حلق مبارک میں معراج کی رات قطرہ ٹپکایا گیا جِس کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے جان لیا جو کچھ ہوا تھا اور جو کچھ آئندہ ہوگا .. یعنی کہ قاضی فضل احمد کے مطابق رسول اللہ ﷺ معراج کی رات حاضر و ناظر اور عالم الغیب بنے تھے

انوار آفتاب صداقت

دوم: علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واولیائے کرام علیہم الرحمۃ

(۱) ... قال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیلۃ المعراج قطرت فی حلقی قطرۃ فعلمت ما کان وما سیکون ...

وفی قصیدۃ البردۃ

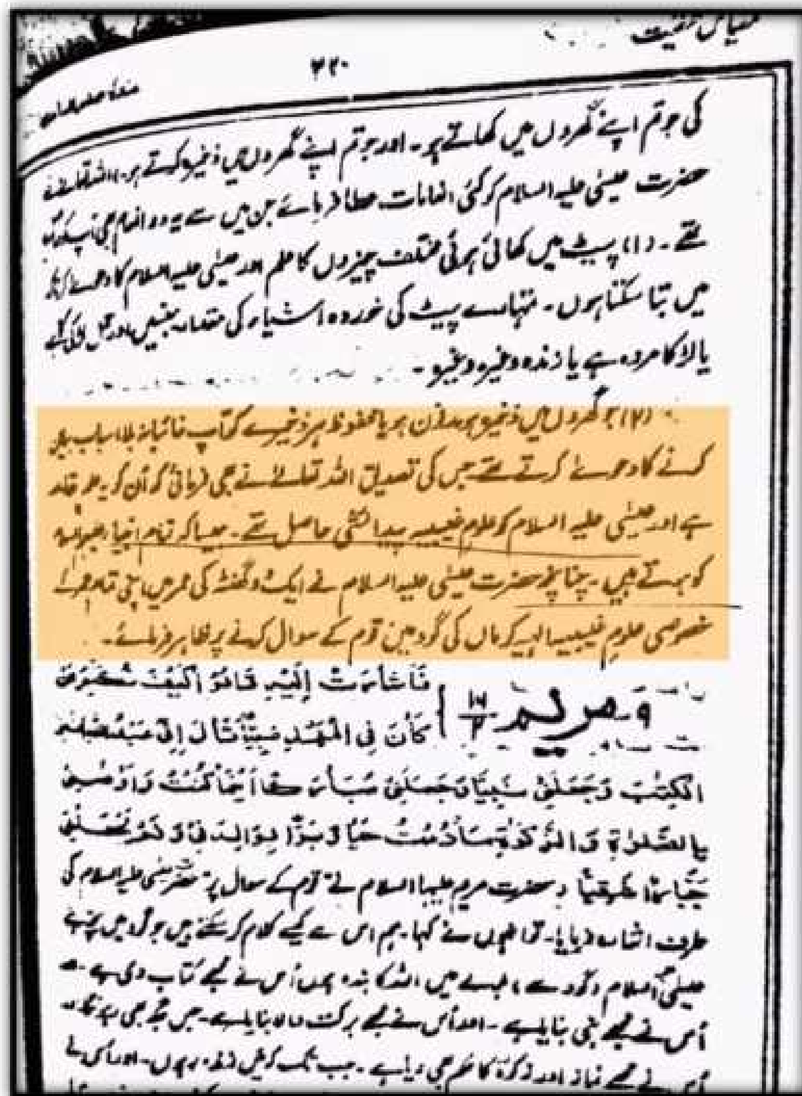
وکلھم من رسول اللہ ملتمس   غرفا من البحر او رشفا من الدیم

وواقفون لدیہ عند حدھم   من نقطۃ العلم او من شکلۃ الحکم

حاصلہ ان علوم الکائنات وان کثرت بالنسبۃ الی علم اللہ تعالی بمنزلۃ نقطۃ او شکلۃ

قلابازی نمبر پچیس

بریلویوں کا مناظر عمر اچھروی لکھتا ہے کہ : حضرت عیسیٰ کو علومِ غیبیہ پیدائشی حاصل تھے جیسا کہ تمام انبیاء کو ہوتے ہیں .. بریلوی مناظر عمر اچھروی کے نزدیک انبیاء کرام علیہم السلام پیدائش کے وقت سے ہی حاضر و ناظر اور عالم الغیب بن گئے تھے


مقیاس حنفیت

۳۲۰

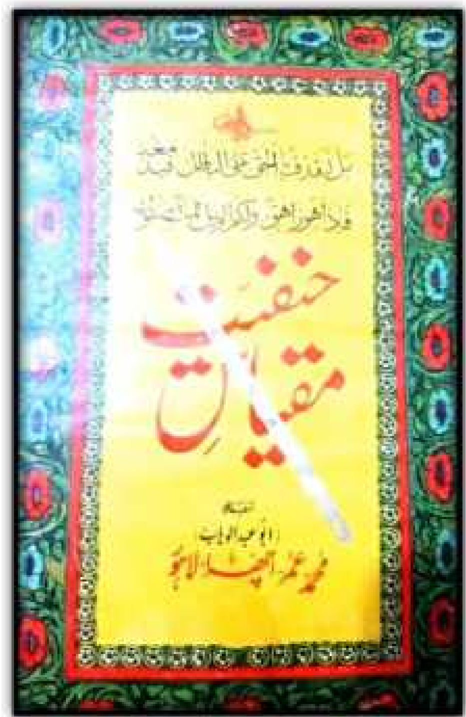
کی جو تم اپنے گھروں میں کھاتے ہو۔ اور جو تم اپنے گھروں میں ذخیرہ کرتے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کئی انعامات عطا فرمائے جن میں سے یہ دو انعام بھی آپ کو حاصل تھے۔ (۱) پیٹ میں کھائی ہوئی مختلف چیزوں کا علم اور عیسیٰ علیہ السلام کا دعوےٰ کہ میں بتا سکتا ہوں۔ تمہارے پیٹ کی خوردہ اشیاء کی مقدار جنین مادہ میں لڑکی ہے یا لڑکا مردہ ہے یا زندہ وغیرہ وغیرہ۔

(۲) جو گھروں میں ذخیرہ ہو مخفی ہو یا محفوظ ہو ذخیرے کا آپ غائبانہ بلا اسباب بیان کرنے کا دعوےٰ کرتے تھے جس کی تصدیق اللہ تعالیٰ نے بھی فرمائی کہ ان کا یہ علم قطعی ہے اور عیسیٰ علیہ السلام کو علوم غیبیہ پیدائشی حاصل تھے۔ جیسا کہ تمام انبیاء علیہم السلام کو ہوتے ہیں۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک دن گھنٹہ کی عمر میں اپنی تمام خصوصی علوم غیبیہ ایک ماں کی گود میں قوم کے سوال کرنے پر ظاہر فرمائے۔

فاشارت الیہ قالوا کیف نکلم من کان فی المھد صبیا قال انی عبد اللہ اتانی الکتب وجعلنی نبیا وجعلنی مبارکا این ما کنت واوصنی بالصلوۃ والزکوۃ ما دمت حیا وبرا بوالدتی ولم یجعلنی جبارا شقیا

مریم ۳۲

حضرت مریم علیہا السلام نے قوم کے سوال پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف اشارہ فرمایا۔ تو انہوں نے کہا ہم اس سے کیسے کلام کر سکتے ہیں جو گود میں بچہ ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام گویا ہوئے۔ میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب دی ہے۔ اس نے مجھے نبی بنایا ہے۔ اور اس نے مجھے برکت والا بنایا ہے۔ جہاں بھی میں ہوں گا۔ اس نے مجھے نماز اور زکوٰۃ کا حکم بھی دیا ہے۔ جب تک کہ میں زندہ رہوں۔ اور اس نے



قلابازی نمبر چھبیس

بریلویوں کے مناظر سعید اسد لکھتے ہیں کہ : ہم بریلوی رسول اللہ ﷺ کے لیے علم غیب کا دعویٰ قرآن مجید کی آخری آیت نازل ہونے کے بعد کا کرتے ہیں اُس سے پہلے کا نہیں



13

کی طرف نہ ہو۔

آپ نے اگر ان اصولی باتوں کو ذہن نشین فرما لیا ہے تو آپ پر یہ بات بھی خود بخود واضح ہو گئی ہو گی کہ قرآن حکیم کا نزول مکمل ہونے سے پہلے کی کوئی بات بھی علم مصطفےٰ علیہ السلام کی نفی میں ہمارے سامنے پیش نہیں کی جا سکتی۔ کیونکہ علم کل، علم ماکان وما یکون کا دعویٰ قرآن حکیم کی آخری آیت مبارکہ کے نزول کے بعد کا ہے پہلے کا نہیں۔

اب اس واقعہ کے متعلق ہماری گزارشات کو توجہ سے ملاحظہ فرمائیں ان شاء اللہ العزیز آپ کو اس بات کا یقین ہو جائے گا کہ سرکار دو عالم ﷺ کو اس ماجرا کی بھی پہلے ہی خبر تھی۔

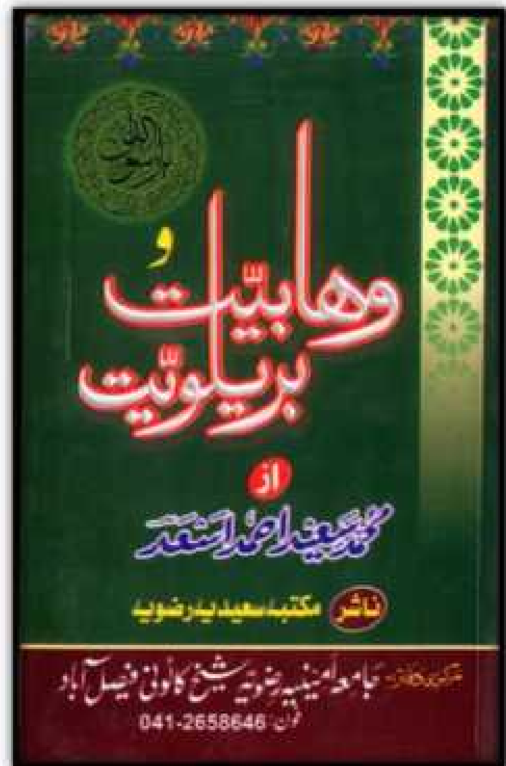
ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو روانہ کرنے سے پہلے سرکار دو عالم ﷺ کا "اِنِّی اَخْشٰی اَهْلَ نَجْدٍ عَلَیْهِمْ" کہ ان صحابہ پر مجھے نجدی ٹولہ کا خوف اور اندیشہ ہے" اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کو علم تھا۔

رہا یہ شبہ کہ اگر پہلے ہی علم تھا تو اس قتل کے ذمہ دار نبی کریم ﷺ ٹھہریں گے، مندرجہ ذیل وجوہات کی بنا پر زائل ہو جاتا ہے:

1۔ نبی اکرم ﷺ کے متعلق اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی پ ۲۷ النجم ۳،۴

نبی اکرم ﷺ تو اپنی مرضی سے کلام تک نہیں فرماتے۔



قلابازی نمبر چھبیس

بریلویوں کے قاضی فضل احمد صاحب لکھتے ہیں کہ : نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ماں کے پیٹ میں ہی علم غیب حاصل ہوگیا تھا

سے ثابت ہے۔ یعنی حضرت عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاند آپ کے ساتھ معاملہ کرتا تھا۔ اور آپ ان دنوں میں چہل روزہ تھے۔ آپ نے فرمایا کہ مادر مشفقہ نے ہاتھ میرا مضبوط باندھ دیا تھا اس اذیت سے مجھے رونا آتا تھا۔ اور چاند منع کرتا تھا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: آپ ان دنوں چہل روزہ تھے حال کیونکر معلوم ہوا۔ فرمایا کہ لوح محفوظ پر قلم چلتا تھا۔ اور میں سنتا تھا۔ حالانکہ شکم مادر میں تھا۔ اور فرشتے عرش کے نیچے کی تسبیح کرتے تھے۔ اور ان کی آواز سنتا تھا۔ حالانکہ میں شکم مادر میں تھا۔ بلفظہ۔ اس سے ظاہر ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ابتداء الخلق سے علم غیب حاصل ہے۔ لوح محفوظ ان کے روبرو لکھی گئی۔ شکم مادر میں ہی علم غیب حاصل تھا۔

فصل پنجم

کتب سیر وغیرہ سے علم غیب کا ثبوت

(۱) مناقب النبوت ترجمہ اردو مدارج النبوت شیخ عبدالحق علیہ الرحمۃ محدث دہلوی جلد اول، صفحہ ۱۲۔ یعنی چھ طرفیں یعنی ۱۔ فوق، ۲۔ تحت، ۳۔ یمین، ۴۔ شمال، ۵۔ قدام، ۶۔ خلف کہتے ہیں ان طرفوں کو حضرت کے حضور میں ایک جہت کی مانند گردانا ہے۔ قطعہ

اے برگزیدہ حق عالی ہے تیرا پایا
خالق نے شش جہت کو تیرے لیے بنایا
تیرا مقام والا ہے شش جہت سے اعلیٰ
سوئے نشیب و بالا چاروں طرف کو سایا
پیش نظر ہے تجھ کو افضال ایزدی سے
تو ہے محیط سب پر یا اشرف البرایا

دیکھیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۱۔ آگے، ۲۔ پیچھے، ۳۔ نیچے، ۴۔ اوپر، ۵۔ دائیں، ۶۔ بائیں، ۔ چھے اطراف کو یکساں دیکھتے تھے۔ گویا حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کے فضل سے تمام اطراف پر محیط ہیں۔ اور سب کچھ ان کی نظر کے سامنے ہے۔

(۲) مناقب النبوت ترجمہ مدارج النبوت، جلد اول، صفحہ ۱۲۔ ایک بار ناقہ سرور عالم کا گم ہوا تھا۔ منافقوں نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آسمان کی خبریں دیتے ہیں اور نہیں پا سکتے کہ ناقہ ان کا کہاں ہے۔ جب یہ بات منافقوں کی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچی۔ فرمایا میں نہیں جانتا اور نہیں پاتا۔ مگر وہ جو کچھ بتلا دے۔ اور معلوم کرا دے۔ مجھے پروردگار میرا اور پہ بھی فرمایا۔ یعنی اسی وقت کہ تحقیق رہنمائی کی مجھے پروردگار نے اوپر اس ناقہ کے کہ وہ ایک جگہ میں ہے۔ اگلی ہے مہار اس کی

تقاریظ مستند مشائخ، صوفیائے کرام و علمائے عظام
انوار آفتاب صداقت
قاضی فضل احمد

قلابازی نمبر ستائیس

بریلویوں کے علامہ فیض احمد اویسی لکھتے ہیں کہ :
حضور ﷺ کے علم غیب کا منکر منافق اور کافر ہے

(۳) منافق آپ کے اس دعویٰ پر طعنہ زن ہوئے کہ اگر آپ سب کے ایمان وکفر پر مطلع ہیں تو ہمارا اتفاق کیوں آپ سے مخفی ہے؟

(۴) نبی ﷺ نے مکرر دعویٰ فرمایا کہ اب سے قیامت تک کی جو بات چاہو پوچھو۔

(۵) نبی ﷺ اپنے علم پر طعنہ زنی سے ناراض ہوئے۔

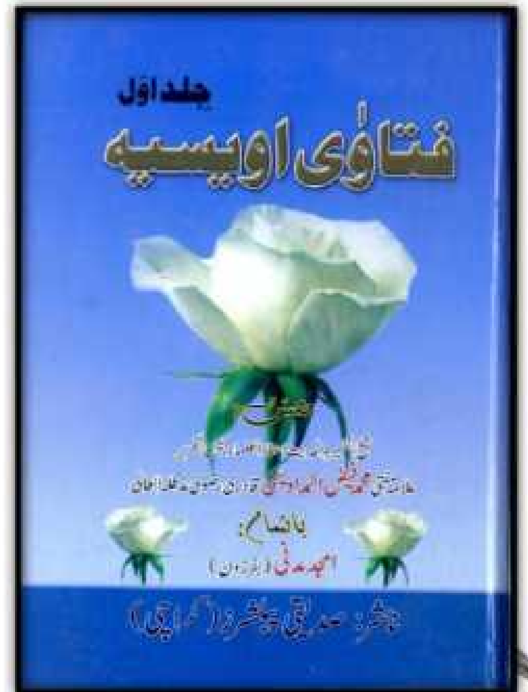
(۶) حضرت عمر اور عبداللہ ابن حذافہ رضی اللہ عنہما آپ کی وسعت علمی پر ایمان لا رہے تھے۔

انتباہ: اس روایت سے صاف ظاہر ہے کہ علم غیب کا صرف انکار نہیں بلکہ اس پر طعن وتشنیع بھی ہے یہ کس نے کی منافقین نے اور اسی علم غیب کا اقرار بلکہ تصدیق اور اظہار ایمان کس نے کیا؟ اہل ایمان نے فیصلہ فرمایئے کہ آج کے دور میں علم غیب کا انکار کس فرقہ نے کیا اور اقرار وتصدیق کرنے والے کون ہیں؟

علم غیب کے انکار پر ربانی فتوی: حضور علیہ السلام نے منافقوں کو اپنے علم غیب کا کہا تو وہ انکار کر گئے اللہ نے فرمایا تم اے منافقو! کافر ہو گئے چنانچہ ابن جریر طبرانی حضرت سید المفسرین عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس آیت میں روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ایک کرنجی آنکھوں والے سے فرمایا کہ تم اور تمہارے ساتھی کس بات پر مری شان میں گستاخی کرتے ہیں وہ گیا اور اپنے ساتھیوں کو بلا لایا سب نے آکر قسمیں کھائیں کہ ہم نے کوئی کلمہ حضور ﷺ کی شان میں بے ادبی کا نہ کہا۔ اس پر اللہ عزوجل نے مذکورہ بالا آیت نازل فرمائی کہ خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے گستاخی نہ کی اور بیشک ضرور وہ یہ کفر کا کلمہ بولے اور میرے رسول کی شان میں بے ادبی کر کے اسلام کے بعد کافر ہو گئے۔

فائدہ: معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کی شان میں بے ادبی کا لفظ بولنا کفر ہے اگرچہ لاکھ مسلمانی کا دعوے کرے اسلام ومسلمین کی دینی وملی خدمت بھی کرے۔ کروڑ بار کلمہ بھی پڑھے عبادات وریاضت میں دن رات منہمک رہے جب تک اس کلمہ گستاخی سے توبہ نہ کرے کافر ہی رہتا ہے۔

اونٹنی: ابن جریر وابن ابی شیبہ وابن المنذر وابن ابی حاتم اور امام مجاہد شاگرد سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ کسی شخص کی اونٹنی گم ہو گئی اس کی تلاش کی جا رہی تھی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اونٹنی فلاں جنگل میں فلاں جگہ موجود ہے حضور ﷺ کے اس فرمان پر ایک منافق بولا کہ محمد ﷺ بتاتے ہیں کہ اونٹنی فلاں جگہ ہے محمد غیب کیا جانیں؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے سورۃ توبہ کی یہ آیت نازل فرمائی جس



قلابازی نمبر ستائیس

بریلویوں کے علامہ سید محمود احمد رضوی اپنے ہی فرقے کے دوسرے مولوی فیض احمد اویسی کی مخالفت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ : جو لوگ حضور ﷺ سے بُغض و عناد کی بنا پر حضور ﷺ کے علمِ غیب کا انکار کرتے ہیں ہم بریلوی اُنکو کافر و گمراہ تو دور کی بات فاسق بھی نہیں کہتے

بصیرت

حصہ اول

علامہ سید محمود احمد رضوی مدیر رضوان کے تحریر کردہ تفسیری فقہی مذہبی اخلاقی اصلاحی مضامین کا ایمان افروز

مکتبہ رضوان گنج بخش روڈ لاہور

قلابازی نمبر اٹھائیس

احمد رضا خان بریلوی لکھتے ہیں کہ : حضور ﷺ کے علمِ غیب کا منکر کافر نہیں ہے مسلمان ہے

۶۱۵

علم اقدس سے ہرگز مستثنیٰ نہیں۔

(۴) یہ علم اللہ عزوجل کی صفت خاصہ ہے جس میں اُس کے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شریک کرنا بھی شرک ہو وہ ہرگز [illegible] نہیں ہو سکتا جو ایسا مانے قطعاً مشرک کافر ملعون بندۂ ابلیس ہے۔

(۵) زید و عمرو ہر بچے پاگل چوپائے کو علمِ غیب میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مماثل کہنا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صریح توہین اور کھلا کفر ہے، یہ سب مسائل ضروریات دین سے ہیں اور ان کا منکر ان میں ادنیٰ شک کرنے والا قطعاً کافر۔

یہ قسم اول ہوئی۔

(۶) اولیائے کرام نفعنا اللہ تعالیٰ ببرکاتہم فی الدارین کو بھی کچھ علومِ غیب ملتے ہیں مگر بواسطت رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام، معتزلہ خذلہم اللہ تعالیٰ کہ مرتضیٰ رسولوں کیلئے اطلاعِ غیب مانتے اور اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو علومِ غیب کا اصلاً حصہ نہیں مانتے گمراہ و بد مذہب ہیں۔

(۷) اللہ عزوجل نے اپنے محبوبوں بالخصوص سید المحبوبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم کو غیوب خمسہ سے بہت جزئیات کا علم بخشا جو ان کے [illegible] سے کسی فرد کا علم کسی کو نہ ملنے کا ہزار ہا احادیث متواتر المعنی کے سبب منکر گمراہ بد مذہب ہے، یہ قسم دوم ہوئی۔

(۸) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تعیینِ وقتِ قیامت کا بھی علم ہے۔

(۹) حضور کو [illegible] جزئیاتِ خمس کا علم ہے۔

(۱۰) جملہ مکنونات قلم و مکتوبات لوح بالجملہ روزِ اول سے روزِ آخر تک تمام ماکان و مایکون [illegible] اور اس سے بہت زائد کا علم ہے جس میں ماورا [illegible] اور [illegible] تک ثابت ہوا [illegible] وقت بھی [illegible] ہے اس سے بھی شامل [illegible] احتمال حاصل۔

(۱۱) حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حقیقتِ روح کا بھی علم ہے۔

(۱۲) جملہ متشابہات قرآنیہ کا بھی علم ہے۔ یہ پانچوں مسائل قسم سوم سے ہیں کہ ان میں [illegible] اکابر اہلسنت مختلف رہے ہیں جس کا بیان بعونہٖ تعالیٰ [illegible] کسی پر معاذ اللہ کفر کیا معنی ضلال یا فسق کا بھی حکم نہیں ہو سکتا بلکہ پہلے سات مسئلوں پر ایمان

العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ

مع تخریج و ترجمہ عربی عبارات

جلد ۲۹

امام احمد رضا بریلوی

رضا فاؤنڈیشن، جامعہ نظامیہ رضویہ

قلابازی نمبر اٹھائیس

حشمت علی برکاتی رضوی اپنے ہی فرقے کے تکفیری امام احمد رضا خان بریلوی کی مخالفت کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ : حضور ﷺ کے علم غیب کا منکر حضور ﷺ کی رسالت کا منکر ہے .. حضور ﷺ کے علم غیب کا منکر کافر مرتد اور زندیق ہے

اور اللہ جل جلالہٗ فرماتا ہے۔ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ ۔ یعنی اور میرا رسول غیب کا علم عطا فرمانے پر بخیل نہیں ـــــ جو شخص کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو علم غیب نہیں تھا وہ اللہ عزوجل کو جھٹلا رہا ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی نبوت و رسالت کی بھی تکذیب کر رہا ہے۔ لہٰذا بحکم شریعت مطہرہ شخص مذکور فی السوال قطعاً کافر مرتد کلمہ منافق زندیق ہے۔ ایسے شخص کو اس کے حالات مذکورہ پر مطلع ہوتے ہوئے نماز میں امام بنانا حرام بلکہ کفر ہے۔ اس سے اپنے بچوں کو تعلیم دلوانا حرام ہے۔ اس کے ساتھ کھانا پینا اٹھنا بیٹھنا حرام ہے۔ اس کے ساتھ بیاہ شادی کے تعلقات قائم کرنا حرام ہے۔ وہ راستے گلی میں ملے تو اسکو سلام کرنا حرام ہے۔ وہ

بیمار پڑے تو اس کو دیکھنے جانا حرام ہے۔ وہ مر جائے تو اس کے جنازے پر حاضر ہونا حرام ہے۔ اس سے علاحدہ رہنا اس سے اپنے کو دور رکھنا شرعاً فرض ہے۔ قال اللہ تعالیٰ وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وقال اللہ تعالیٰ وَإِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرَى مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۔ وقال اللہ تعالیٰ وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ ۔ شخص مذکور کے حالات پر مطلع ہو کر جو لوگ اس کا ساتھ دیں اسکی حمایت کریں ان سے بھی مقاطعہ شرعیہ کر لینا مسلمانوں پر بحکم خدا و رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرض ہے۔

العطايا الرضوية في الفتاوى الحشمتية

قلابازی نمبر اُنیتس

احمد رضا خان بریلوی لکھتا ہے کہ :
خنزیر کی منی پاک ہے

ابوجعفر الطحاوی وفی شرح معانی الآثار۔	کچھ روک رکھنا جائز نہ تھا پس اس (قتل) کے منسوخ ہونے سے یہ بھی منسوخ ہوگیا جیسا کہ امام ابوجعفر طحاوی نے شرح معانی الآثار میں اس کی تحقیق فرمائی ہے۔ (ت)

ثامناً: اگر دلائل میں تعارض بھی ہو تو مرجع اصل ہے۔

کما نصوا علیه فی الاصول وتشبثوا به فی مسائل الاسرار بالتأمین وترك رفع الیدین وغیرهما۔	جیسا کہ انہوں نے اسے اصول میں بیان کیا اور آہستہ آمین کہنے اور ترک رفع یدین جیسے مسائل میں اس کو اختیار کیا۔ (ت)

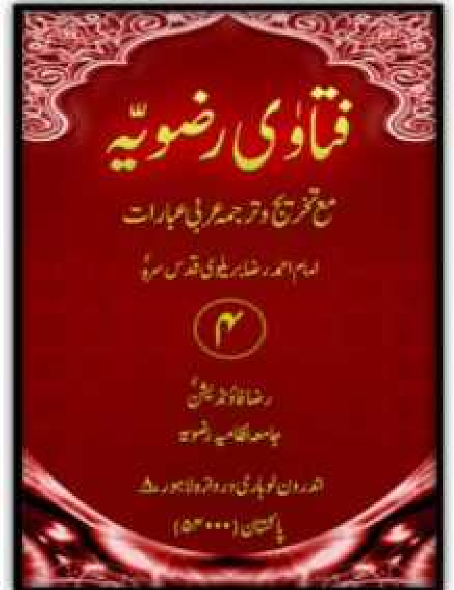
اور اصل تمام اشیاء میں طہارت ہے۔

حتی الخنزیر فانه من المنی والمنی من الدم والدم من الغذاء والغذاء من العناصر والعناصر طاهرة حتی لولم یرد الشرع بتنجیس عینه بقی علی اصله فی المیزان الاصل فی الاشیاء الطهارة وانما النجاسة عارضة فانها صادرة عن تکوین الله تعالی القدوس الطاهر[1] الخ۔ وفی الطریقة والحدیقة من ان الطهارة فی الاشیاء اصل لان الله تعالی لم یخلق شیئاً نجساً من اصل خلقته وفی الناس النجاسة عارضة فان اصل البول ماء طاهر وکذلك الدم والمنی والخمر عصیر طاهر ثم عرضت النجاسة[2] اھ ملتقطا۔ ولذا قال فی الغنیة فهنا والاصل عدمها[3] ای عدم النجاسة کما مر۔	حتی کہ خنزیر بھی، کیونکہ وہ منی سے ہے، منی خون سے، خون غذا سے اور غذا عناصر سے اور عناصر پاک ہیں حتی کہ اگر شریعت اس کی عین کی نجاست کا حکم نہ دیتی تو وہ اپنی اصل پر باقی رہتا۔ میزان میں ہے اشیاء میں اصل طہارت ہے اور نجاست لاحق ہوتی ہے کیونکہ اللہ تعالٰی پاک ذات کے حکم سے صادر ہوتی ہے الخ۔ الطریقۃ المحمدیہ اور الحدیقۃ الندیہ میں ہے (متن) اشیاء میں اصل طہارت ہے (شرح) کیونکہ اللہ تعالٰی نے اصل تخلیق میں کسی شے کو نجس پیدا نہیں کیا (متن) نجاست عارضی ہے (شرح) جیسے پیشاب کا اصل پاک پانی ہے اسی طرح خون، منی اور شراب پاک رس ہے پھر نجاست لاحق ہوئی اھ ملخصاً۔ اسی لئے غنیہ میں اس مقام پر فرمایا اور اصل عدم نجاست ہے جیسا کہ گزر گیا۔ (ت)

[1] المیزان الکبری باب النجاسۃ مطبوعہ مصطفی البابی مصر [illegible]

[2] الحدیقۃ الندیہ [illegible]

[3] غنیۃ المستملی [illegible]



قلابازی نمبر اُنتیس

امجد علی اعظمی اپنے فرقے کے مجدد احمد رضا خان بریلوی کی مخالفت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ : منی ناپاک ہے کیونکہ امجد علی اعظمی نے منی کا ذکر نجاستوں کے بیان والے باب میں کیا ہے

نجاستوں کا بیان

حدیث ۱ صحیح بخاری و مسلم میں اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ ایک عورت نے عرض کی یارسول اللہ! ہم میں جب کسی کے کپڑے کو حیض کا خون لگ جائے تو کیا کرے؟ فرمایا: ''جب تم میں کسی کا کپڑا حیض کے خون سے آلودہ ہو جائے تو اسے کھرچے، پھر پانی سے دھوئے تب اُس میں نماز پڑھے۔''(1)

حدیث ۲ صحیحین میں ہے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو میں دھوتی، پھر حضور نماز کو تشریف لے جاتے اور دھونے کا نشان اس میں ہوتا۔(2)

حدیث ۳ صحیح مسلم میں ہے فرماتی ہیں، کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو مَل ڈالتی، پھر حضور اس میں نماز پڑھتے۔(3)

حدیث ۴ صحیح مسلم میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''چمڑا جب پکا لیا جائے، پاک ہو جائے گا۔''(4)

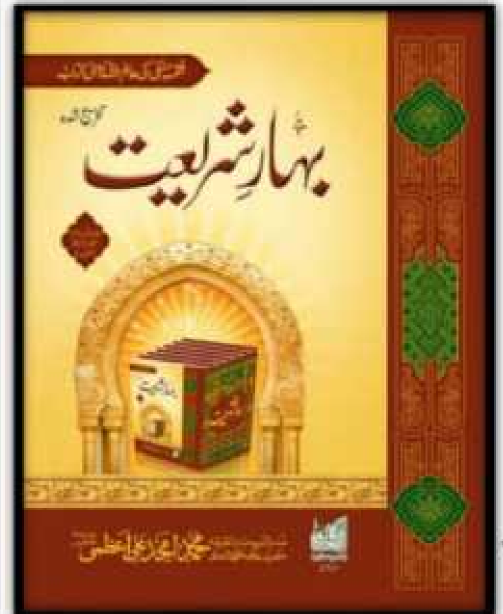
حدیث ۵ امام مالک ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا: ''کہ مُردار کی کھالیں جب پکا لی جائیں تو انھیں کام میں لایا جائے۔''(5)

حدیث ۶ امام احمد و ابو داود و نسائی نے روایت کی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے درندوں کی کھال سے منع فرمایا۔(6)

حدیث ۷ دوسری روایت میں ہے ان کے پہننے اور ان پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔(7)

---

1. "صحیح البخاري"، کتاب الحیض، باب غسل دم المحیض، الحدیث: ۳۰۷، ج۱، ص۱۲۵.
2. "صحیح البخاري"، کتاب الوضوء، باب غسل المني... إلخ، الحدیث: ۲۳۰، ج۱، ص۹۹.
3. "صحیح مسلم"، کتاب الطهارة، باب حکم المني، الحدیث: ۲۸۸، ص۱۶۶.
4. "صحیح مسلم"، کتاب الحیض، باب طهارة جلود المیتة بالدباغ، الحدیث: ۳۶۶، ص۱۹٤.
5. "الموطأ" للإمام مالك، کتاب الصید، باب ماجاء في جلود المیتة، الحدیث: ۱۱۰۷، ج۲، ص٥٤.
6. "سنن أبي داود"، کتاب اللباس، باب في جلود النمور والسباع، الحدیث: ٤۱۳۲، ج٤، ص۹۳.
7. "سنن أبي داود"، کتاب اللباس، باب في جلود النمور والسباع، الحدیث: ٤۱۳۱، ج٤، ص۹۳.



قلابازی نمبر تیس

بریلویوں کے قاضی فضل احمد صاحب شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ سے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہوئے یوں لکھتے ہیں : مرغوب القلوب ترجمہ جذب القلوب الی دیارا لمحبوب شیخ عبدالحق محدث دہلوی

(۲) مرغوب القلوب ترجمہ جذب القلوب الی دیار المحبوب شیخ عبدالحق علیہ الرحمۃ محدث دہلوی

انوار آفتاب صداقت

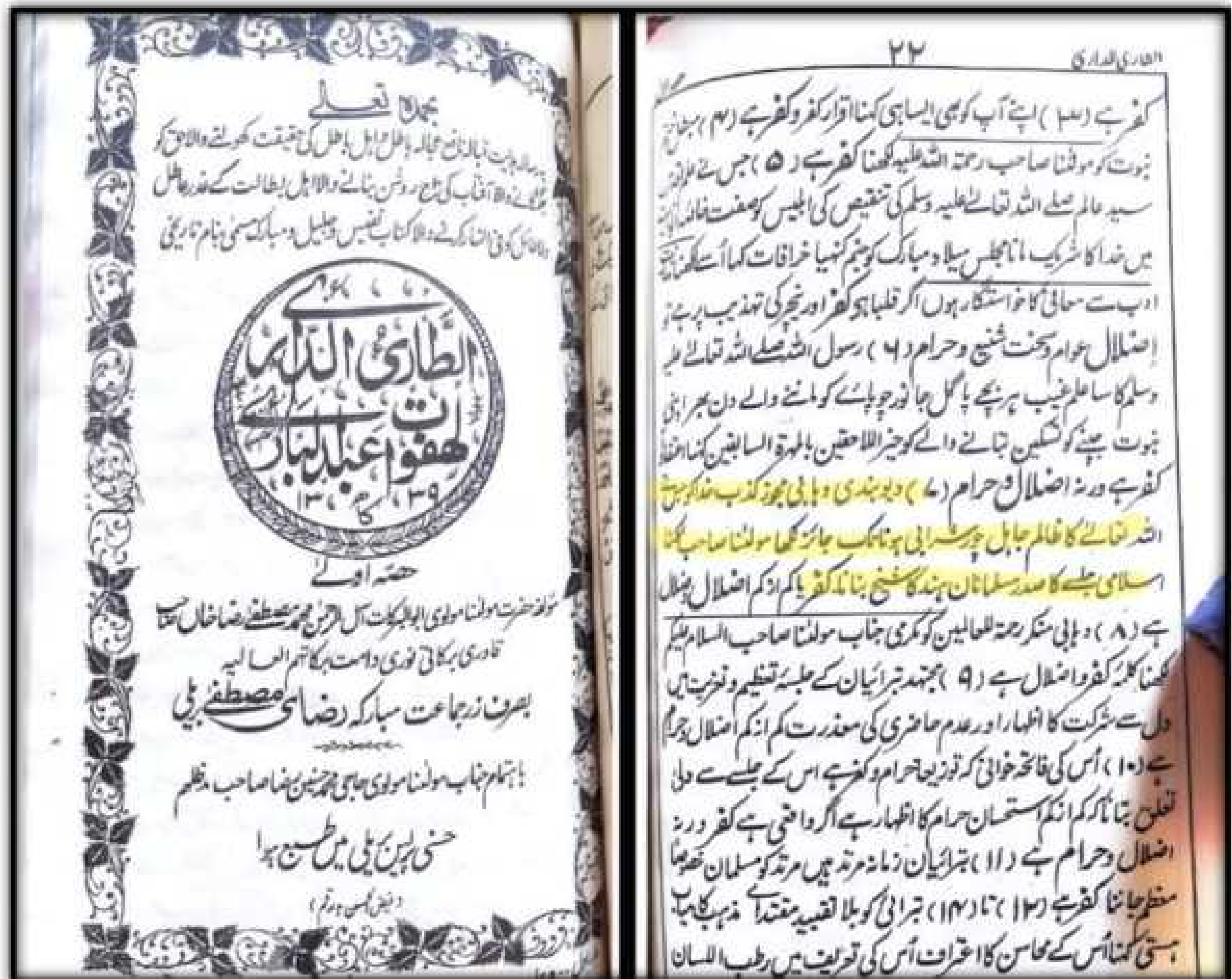
قلابازی نمبر تیس

بریلویوں کا مفتی اقتدار احمد خان نعیمی .. شاہ ولی اللہ محدث دہلوی .. شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اور خواجہ حسن نظامی کی توہین کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ .. شاہ ولی اللہ محدث دہلوی .. شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اور خواجہ حسن نظامی .. کبھی شیعوں کی تائید کرکے شیعہ بن جاتے ہیں تو کبھی وہابیوں کی تائید کرکے وہابی بن جاتے اور کبھی سنّیوں کی تائید کرکے سُنّی بن جاتے ہیں .. یہ تینوں اہلِ سنت کے نزدیک قابلِ اعتماد نہیں ہیں



قلابازی نمبر اکتیس

اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی کے بیٹے حسنین رضا خان بریلوی لکھتے ہیں کہ : کسی وہابی / دیوبندی کو مولانا کہنا یا لکھنا کفر ہے یا پھر کم از کم گمراہی ہے



بحمدہ تعالیٰ

[illegible]

الطاری الداری لهفوات عبد الباری

۱۳۳۹ھ

حصہ اول

مؤلفہ حضرت مولانا مولوی ابو البرکات آل الرحمن محمد مصطفیٰ رضا خاں صاحب قادری برکاتی نوری دامت برکاتہم العالیہ

بصرف زر جماعت مبارکہ رضائے مصطفیٰ بریلی

باہتمام جناب مولانا مولوی حاجی محمد حسنین رضا صاحب ناظم

حسنی پریس بریلی میں طبع ہوا

کفر ہے (۳) اپنے آپ کو بھی ایسا ہی کہنا اقرار کفر و کفر ہے (۴) مدعی نبوت کو مولانا صاحب رحمۃ اللہ علیہ لکھنا کفر ہے (۵) جس نے علم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تنقیص کی ابلیس کو صفت خاصہ [illegible] میں خدا کا شریک مانا مجلس میلاد مبارک کو جنم کنہیا خرافات کہا اُسے [illegible] ادب سے معافی کا خواستگار ہوں اگر قلبًا ہو کفر اور نیچری تہذیب پر ہے تو اضلال عوام و سخت شنیع و حرام (۶) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سا علم غیب ہر بچے پاگل جانور چوپائے کو ماننے والے دن بھر اپنی نبوت بیچنے کو تسکین بتانے والے کو خیر اللاحقین بالمہرۃ السابقین کہنا اقلًا کفر ہے ورنہ اضلال و حرام (۷) دیوبندی وہابی مجوز کذب خدا کو جس اللہ تعالیٰ کا عالم جاہل چور شرابی ہونا ممکن جائز لکھا مولانا صاحب لکھنا اسلامی جلسے کا صدر مسلمانان ہند کا شیخ بنانا کفر یا کم از کم اضلال و ضلال ہے (۸) وہابی منکر رحمۃ للعالمین کو مکرمی جناب مولانا صاحب السلام علیکم لکھنا کلمۂ کفر و اضلال ہے (۹) مجتہد تبرائیان کے جلسۂ تنظیم و تعزیت میں دل سے شرکت کا اظہار اور عدم حاضری کی معذرت کم از کم اضلال و حرام ہے (۱۰) اُس کی فاتحہ خوانی کر تو یہ حرام و کفر ہے اس کے جلسے سے دلی تعلق بتانا کم از کم استحسان حرام کا اظہار ہے اگر واقعی ہے کفر ورنہ اضلال و حرام ہے (۱۱) تبرائیان زمانہ مرتد ہیں مرتد کو مسلمان خصوصًا معظم جاننا کفر ہے (۱۲) تا (۱۴) تبرائی کو بلا تقیہ مقتدائے مذہب کا بہت بڑا ہستی کہنا اُس کے محاسن کا اعتراف اُس کی تعریف میں رطب اللسان

قلابازی نمبر اکتیس

بریلویوں کے علامہ فیض احمد اویسی نے مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ کو مولانا لکھا ہے

علامہ سمہودی اور علامہ سبکی رحمۃ اللہ علیہما سے توسل کا ثبوت

"قلت کیف لایستشفع ولایتوسل بمن له هذا المقام والجاه عند مولاه بل یجوز التوسل بسائر الصالحین کماقاله السبکی" اھ

(وفاء الوفاء ص۱۳۷۹ جلد۴)

یعنی نبی ﷺ کے عند اللہ جاہ وعلومقام پر نظر کرتے ہوئے آپ کو شفیع بنانا اور آپ کو وسیلہ بنانا تو بھلا کیسے جائز نہ ہوگا، بلکہ آپ تو آپ ہی ہیں تمام صالحین کو وسیلہ بنانا جائز ہے۔

شاہ محمد اسحٰق دہلوی سے توسل کا ثبوت

دعا بایں طور "کہ الٰہی بحرمتِ نبی وولی حاجت مرا رواکن" ۔ جائز است۔

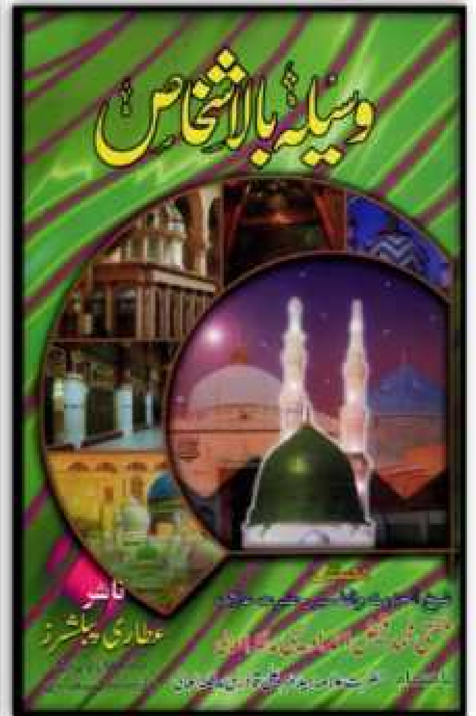
(مأتہ مسائل ص۳۱)

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی سے توسل کا ثبوت

الجواب: چونکہ اب بندہ سے سوال کیا گیا ہے تو مختصر لکھنا ضرور ہوا۔ استغاثہ (توسل) کے تین معنی ہیں۔ ایک یہ کہ حق تعالےٰ سے دعاء کرے کہ بحرمتِ فلاں میرا کام کردے یہ باتفاق جائز ہے۔ خواہ عند القبر ہو خواہ دوسری جگہ اس میں کسی کو کلام نہیں۔ دوسرے یہ کہ صاحب قبر سے کہے (خدا کا نام چھوڑ کر) تم میرا کام کردو یہ شرک ہے۔ خواہ قبر کے پاس کہے خواہ دور کہے۔ اھ

(۳) تیسرے یہ کہ قبر کے پاس جا کر کہے کہ اے فلاں تم میرے واسطے دعا کرو کہ حق تعالےٰ میرا کام کردیویں۔

اس میں اختلاف علماء کا ہے مجوزین سماع موتی اس کے جواز کے مقر ہیں۔ اور مانعین سماع موتی منع کرتے ہیں۔ سو اس کا فیصلہ کرنا اب کرنا محال ہے۔ اِ



قلابازی نمبر اکتیس

بریلویوں کے علامہ فیض احمد اویسی نے مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمہ اللہ کو مولانا لکھا ہے

الوسیلہ بالا شخاص

جواب: عندنا وعند مشائخنا یجوز التوسل فی الدعوات بالانبیاء والصلحین من الاولیاء والشهداء والصدیقین فی حیاتهم وبعد وفاتهم بان یقول فی دعائه اللهم انی اتوسل الیک بفلان ان تجیب دعوتی وتقضی حاجتی الی غیر ذالک کما صرح به شیخنا ومولانا محمد اسحق الدهلوی ثم المهاجر المکی ثم بینه فی فتاواه شیخنا ومولانا رشید احمد گنگوهی رحمة الله علیهما وفی هذا الزمان شائعة مستفیضة بایدی الناس وهذه المسئلة مذکورة علی صفحة ۹۳ من الجلد الاول منها فلیراجع الیها من شاء۔

(المہند علی المفند ص۱۲و۱۳)

یہ فتویٰ حضرت مولانا خلیل احمد صاحب محدث سہارنپوری ثم المہاجر المدنی رحمۃ اللہ علیہ کا لکھا ہوا ہے۔ اس کی تصدیق میں اکابر علماء دیوبند کے (۲۳) دستخط ہیں۔ بعد ازاں علماء مکہ معظمہ، علماء مدینہ طیبہ، علماء جامعہ ازہر مصر علماء دمشق شام کے (۴۷) تصدیقی دستخط ہیں۔ الغرض جواز توسل کا مسئلہ تمام علماء دیوبند کے نزدیک متفق علیہ ہے کسی ایک کا بھی اس میں اختلاف نہیں۔

(۳) مذکورہ بالا تحریرات سے یہ بات واضح ہوگئی کہ پنجاب کے مدعیان علم جو توسل ۱ بالذوات یا توسل بالاموات مطلقاً انکار کرتے ہیں بلکہ اس کو حرام یا شرک کہتے ہیں وہ ہرگز ہرگز دیوبندی المسلک نہیں۔ بلکہ دیوبندی مسلک کے لئے بدنام کنندہ ہیں۔

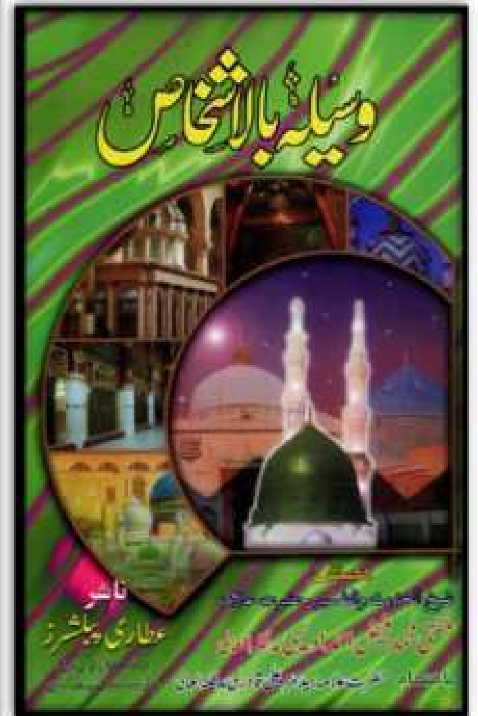
واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم۔

تنبیہ: علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک عبارت مولوی عبدالعزیز صاحب شجاعبادی ۲

---

۱ غلام خاں اور اسکی پارٹی۔ ۲ یہ مولوی بعد کو غلام خاں کا دامن چھوڑ کر دوسرے ڈالڈے دیوبندیوں سے آملا۔ اویسی غفرلہ

14



قلابازی نمبر اکتیس

بریلویوں کے علامہ فیض احمد اویسی نے مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کو مولانا لکھا ہے

خانی جتھہ مراد ہے ورنہ ان کے بڑے بڑے وسیلہ بالاشخاص کے قائل ہیں چنانچہ مولوی خیر محمد جالندھری ثم ملتانی کا فتویٰ ملاحظہ ہو۔ جو ماہنامہ خیر البلاد خیر پور ضلع بہاول پور سے شائع ہوا بعنوان آپ نے پوچھا ہے توسل بالانبیاء والاولیاء کے بارے میں مفصل ومدلل فتویٰ۔

سوال (۱): مسائل ذیل میں توسل بالانبیاء والاولیاء کی حقیقت کیا ہے۔

(۲) انبیاء علیہم السلام اور اولیاء عظام اور صلحاء کرام کے توسل سے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنا کیسا ہے۔ خواہ وہ اس دنیا میں زندہ ہوں یا فوت ہو چکے ہوں۔ خواہ ان کی ذوات سے توسل کیا جائے یا ان کے اعمال سے ایسا توسل جائز ہے یا حرام یا شرک۔

(۳) علماء حنفیہ خصوصاً اکابر علمائے دیوبند کا مسلک توسل کے متعلق کیا ہے۔

(۴) پنجاب کے بعض مدعیان علم دیوبندی کہلا کر اس قسم کے توسل کا سرے سے انکار کرتے ہیں بلکہ اس کو شرک کہتے ہیں وہ صحیح معنی کو دیوبندی ہیں یا نہیں؟ مستفتی قاضی احسان احمد شجاع آبادی

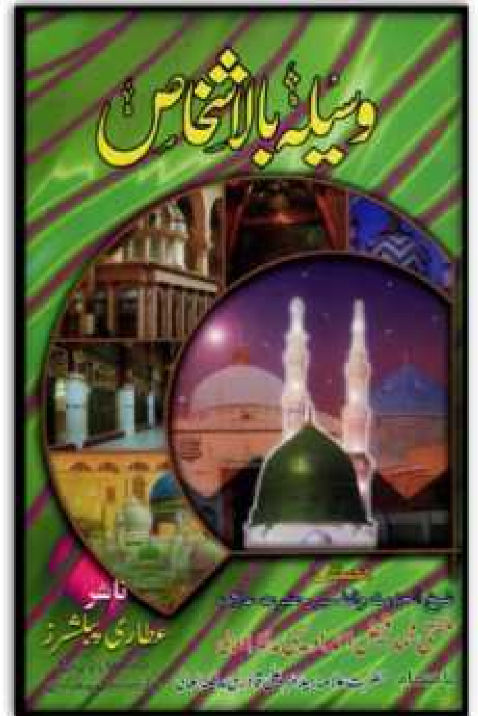
نوٹ: آنے والا جواب ہے مولوی خیر محمد جالندھری کا ہے جو فرقہ دیوبندیہ کا ایک ستون ہے۔

الجواب: وباللہ التوفیق

توسل کی حقیقت

مجدد الملت حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی چشتی حنفی قدس سرہ العزیز جائز توسل کی حقیقت کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں۔

(الف): کسی شخص کا جو جاہ ہوتا ہے اللہ کے نزدیک اس جاہ کی قدر اس پر رحمت متوجہ ہوتی ہے۔ توسل کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اے اللہ جتنی رحمت اس پر متوجہ ہے اور جتنا قرب اس کا آپ کے نزدیک ہے اس کی برکت سے مجھ کو فلاں چیز عطا فرما۔ کیوں کہ



قلابازی نمبر بتیس

بریلویوں کے علامہ فیض احمد اویسی لکھتے ہیں کہ :
حضور ﷺ بے مثل بشر ہیں .. دوستوں فیض احمد اویسی نے حضور ﷺ کو بشر تسلیم کیا ہے

13

۹۔ انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ علیہم الرحمۃ' اللہ تعالیٰ کے اذن اور اجازت سے مخلوق کے مددگار' فریاد رس' حاجت روا اور وسیلہ ہیں۔

۱۰۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنا خلیفہ بنایا اور تمام چیزوں کے اسماء کا علم عطا فرمایا۔

۱۱۔ حضرت آدم علیہ السلام سب سے پہلے نبی ہیں اور تمام انسانوں کے باپ ہیں' خدا تعالیٰ نے ان کو بغیر ماں باپ کے پیدا فرمایا۔

۱۲۔ انبیاء کرام و اولیاء عظام علیہم السلام ہماری آوازوں کو سنتے ہیں اور ہمارے حالات سے باخبر ہیں' موت نے ان کی نبوت کے کمالات سماع اور علم مٹایا نہیں' بلکہ بڑھایا ہے۔

۱۳۔ کسی نبی (علیہ السلام) کی ادنیٰ توہین و گستاخی کفر ہے۔

عقائد دربارۂ رسالت مآب (ﷺ)

۱۔ آقائے نامدار مدنی تاجدار' حضور پرنور محمد مصطفیٰ ﷺ تمام رسولوں کے سردار ہیں۔

۲۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سراپا نور اور بے مثل بشر ہیں۔

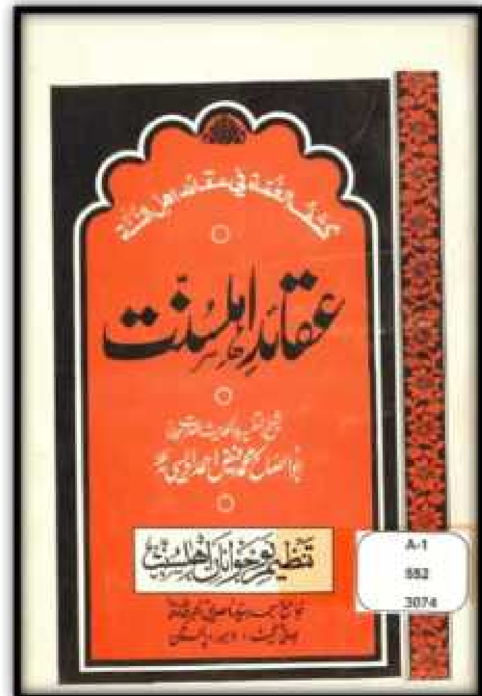
۳۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے اپنے نور مبارک سے پیدا فرمایا۔

۴۔ حضور نبی پاک ﷺ اللہ تعالیٰ کے نائب مطلق اور خلیفۂ اعظم ہیں (دیگر انبیاء علیہم السلام آپ کے واسطے سے اللہ تعالیٰ کے نائب ہیں)

۵۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اگر پیدا نہ ہوتے' تو خدا تعالیٰ دنیا میں کوئی شے پیدا نہ فرماتا (جیسا کہ حدیث لولاک سے ثابت ہے)

۶۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے اذن سے اپنی گنہگار امت کی شفاعت کریں گے' شفاعت کا منکر گمراہ اور بے دین ہے۔

۷۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حیوانات ملائکہ' حور و غلمان' جن و انس' بلکہ تمام کائنات کے لیے رحمت ہیں' جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ



قلابازی نمبر بتیس

بریلویوں کے مناظر عمر اچھروی اپنے ہی فرقے کے دوسرے مولوی فیض احمد اویسی پر شیطان ہونے کا فتویٰ لگاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ : انبیاء کرام کو بشر یعنی انسان کہنا ابلیس کا طریقہ ہے

۴۰۲

محمد عمر: ایک وجہ تو تمہیں پہلے بتا چکا ہوں کہ نبی اللہ کو بشر کہنا سنتِ ابلیس ہے دوسری وجہ یہ کہ قرآن مجید میں جہاں بھی کسی امتی نے بشر کہا تو کفار نے اپنے انبیاء علیہم السلام کو بشر کہا کسی مومن نے نہیں کہا۔

دس ہزار روپیہ انعام

انشاء اللہ اس شخص کو نقد دوں گا جو قرآن کریم سے ایک آیت دکھائے کہ کسی امتی نے اپنے نبی اللہ کو بشر کہا ہو۔ یا فقیر قرآن کریم سے دکھا دیتا ہے کہ منکرین انبیاء علیہم السلام نے اپنے نبی اللہ کو بشر سے خطاب کیا جیسا کہ پہلے ابلیس کا خطاب بیان کر چکا ہوں کہ حضرت آدم علیہ السلام کو بشر کہا، بعد ازاں

کفار اپنے انبیاء علیہم السلام کو بشر کہتے تھے

نوح علیہ السلام کو کفار نے بشر کہا

(ا) ہود ۱۲/۳ فَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَوْمِهِ مَا نَرَاكَ إِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرَاكَ اتَّبَعَكَ إِلَّا الَّذِينَ هُمْ أَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّأْيِ وَمَا نَرَىٰ لَكُمْ عَلَيْنَا مِن فَضْلٍ بَلْ نَظُنُّكُمْ كَاذِبِينَ۔ تو حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے کافروں نے کہا نہیں دیکھتے ہم تجھے مگر ہماری مثل بشر اور نہیں دیکھتے ہم تیرے متبعین مگر جو ہم سے ذلیل ہیں کم عقل ہیں اور نہ ہی ہم پر تمہاری کوئی فضیلت ہے۔ بلکہ ہم تمہیں جھوٹا گمان کرتے ہیں۔

اس آیت کریمہ میں رب العزت نے نوح علیہ السلام کی قوم کے کفار کی چار باتیں نقل کی ہیں۔

نوح علیہ السلام کی قوم کفار کے کلمات کفریہ

(۱) تو ہماری مثل بشر ہی تو ہمیں نظر آتا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَن تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ

فتوحات احناف

مقیاس نور

مناظر اسلام مولانا محمد عمر صاحب اچھروی

ناشر

مکتبہ سلطانیہ — مدینہ منزل

قلابازی نمبر تینتیس

بریلویوں کے مولانا نعیم اللہ خاں قادری ایک اُصول بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ : گالیاں دینا قادیانیوں کا آبائی پیشہ ہے مسلمانوں کو اِنکی گالیاں سن کر پریشان نہیں ہونا چاہیے .. یعنی کہ تُم جِس انسان کو بھی دیکھو کہ وہ مسلمانوں کو گالیاں دیتا ہے مسلمانوں کو بُرا بھلا کہتا ہے تو سمجھ جاؤ کہ وہ انسان مسلمان نہیں رہا بلکہ قادیانی بن چُکا ہے





قلابازی نمبر تینتیس

بریلویوں کے صدر الافاضل نعیم الدین مرادآبادی کہتے ہیں کہ : اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی کی کتابوں کو لوگ اُٹھا کر پھینک دیا کرتے ہیں کیونکہ اعلیٰ حضرت کی کتابوں میں گالیاں بھری ہوتی ہیں .. دوستوں نعیم اللہ خاں قادری کے اُصول سے اعلیٰ حیضرت احمد رضا خان بریلوی قادیانی بنتے ہیں یا نہیں ؟؟ فیصلہ آپ لوگ خود کرلیں

قلابازی نمبر چونتیس

بریلویوں کے مولانا محمد نور بخش توکلی قرآن مجید کی ایک آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ :

اللہ ہنسی کرتا ہے اُن سے

یسعیاہ - باب ۳۴ - آیہ ۴ میں ہے :-

اور آسمان کاغذ کے تاؤ کی مانند لپیٹے جائیں گے "

مکاشفات - باب ۶ - آیہ ۱۴ میں ہے :-

اور آسمان طومار کی طرح جب آپ سے لپیٹا جائے دو حصے ہو گیا "

۹ - اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ ؕ (بقرہ - ع ۳۴)	جیتا ہے سب کا تھامنے والا نہیں پکڑتی ہے اس کو اونگھ اور نہ نیند "

زبور ۱۲۱ - آیہ ۴ میں ہے :-

" دیکھ وہ جو اسرائیل کا محافظ ہے ہرگز نہ اونگھے گا اور نہ سوئے گا "

۱۰ - اَللّٰهُ یَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَیَمُدُّهُمْ فِیْ طُغْیَانِهِمْ یَعْمَهُوْنَ (بقرہ ع ۲)	اللہ ہنسی کرتا ہے اُن سے - اور بڑھاتا ہے ان کو ان کی شرارت میں بھٹکے ہوئے "

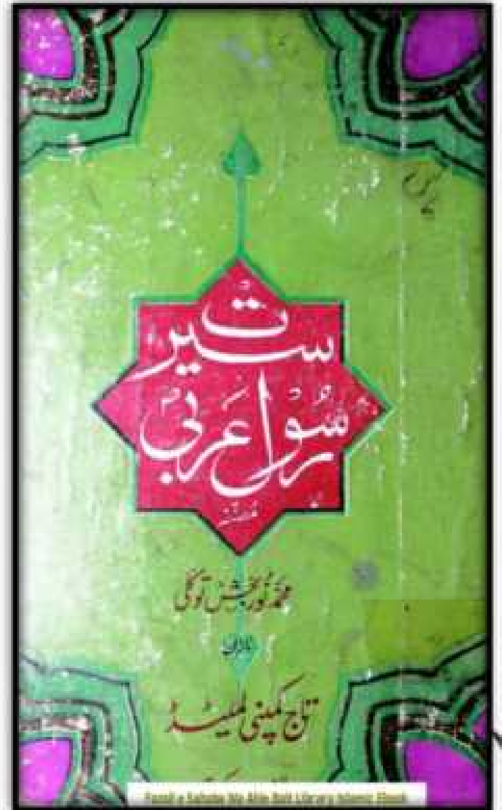
زبور ۲ - آیہ ۴ میں ہے -

وہ جو آسمان پر تخت نشین ہے ہنسے گا - اور خداوند انہیں ٹھٹھوں میں اڑا دے گا "

اسی طرح زبور ۵۹ - آیہ ۸ میں ہے :-

" پر تو اے خداوند ان پر ہنسے گا - تو ساری قوموں کو ٹھٹھوں میں اڑا دے گا "

ناظرین! آپ امثلہ بالا سے بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں - کہ قرآن و دیگر کتب الہامیہ میں بلحاظ محاورہ کس قدر مطابقت ہے - آپ کو معلوم ہے - کہ نزول قرآن اور نزول کتب سابقہ میں کتنا عرصہ دراز گزرا ہے - اور آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ کتب سابقہ میں تحریف معنوی اور تحریف لفظی اس کثرت سے ہوئی ہے - کہ کتابوں تک کا پتہ نہیں چلتا - بایں ہمہ قرآن و کتب سابقہ موجودہ میں محاورہ کی ایسی مطابقت کا پایا جانا صاف بتا رہا ہے - کہ دونوں صورتوں میں متکلم ایک ہی ہے - وہ خدائے علیم جس نے تورات حضرت موسیٰ پر - زبور حضرت داؤد پر - انجیل حضرت عیسیٰ پر اور دیگر صحیفے دوسرے نبیوں پر بھیجے - اُسی نے قرآن مجید اپنے پیارے نبی امی (روحی فداہ) پر نازل فرمایا - برخلاف دیگر کتب کے ہدایت میں بھی معجزہ ہے - اور مکمل ہے کہ اس کی موجودگی میں کتب سابقہ جو اپنے اپنے وقت میں مکمل و کافی تھیں نامکمل و منسوخ ہو گئیں "



قلابازی نمبر چونتیس

بریلویوں کے مولانا خادم رضا اپنے ہی فرقے کے دوسرے مولوی نور بخش توکلی کی مخالفت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: اگر ان ترجمہ کرنے والے لوگوں کو ذرا بھی اللہ کی عظمت کا خیال ہوتا تو وہ ایسا ترجمہ ہرگز نہ کرتے

(۱) ارشاد قرآنی ہے "اللہ یستھزئ بھم" اس آیت کا ترجمہ مختلف مترجمین یہ کرتے ہیں۔

"اللہ ان سے ٹھٹھا کرتا ہے" (سرسید)

"اللہ ان کو بناتا ہے" (ڈپٹی نذیر احمد)

"ان منافقوں سے خدا ہنسی کرتا ہے" (فتح محمد جالندھری)

"اللہ ہنسی اڑاتا ہے ان کی" (مرزا حیرت)

"اللہ ہنسی کرتا ہے ان سے" (شیخ دیوبند محمود حسن)

"اللہ جل شانہ ان سے دل لگی کرتا ہے" (نواب وحید الزماں)

دیکھئے اگر ان مترجمین کو تائید ربانی حاصل ہوتی اور ان کے قلوب میں اللہ تعالیٰ کی عظمت وجلال کا سچا تصور ہوتا تو وہ اس سبوح وقدوس کے حق میں دل لگی کرنا، ٹھٹھا کرنا، بناتا، ہنسی اڑانا وغیرہ بازاری محاورے ہرگز استعمال نہ کرتے۔ یہ جانتا کہ رب العزۃ جلالہ کی بارگاہ عظمت ٹھٹھا کرنے ہنسی اڑانے وغیرہ عیوب سے پاک ہے صرف مرد مومن مؤید من اللہ ہی کا کام ہے۔ ان ترجموں کو دیکھنے کے بعد کیا کسی ایسے کے ترجمے کی ضرورت نہیں محسوس ہوتی جو تعارف قرآن کا راز داں ہو؟ عظمت وجلال الٰہی کے آگے سر جھکانے والو جواب دو۔

(۲) ارشاد ربانی ہے وما جعلنا القبلۃ التی کنت علیہا الا لنعلم من یتبع الرسول ممن ینقلب علی عقبیہ۔ اس کے ترجمے یہ کیے گئے ہیں

"اور جس سمت قبلہ پر آپ رہ چکے ہیں (یعنی بیت المقدس) وہ تو محض اس کیلئے تھا کہ ہم کو (یعنی اللہ کو) معلوم ہو جائے کہ کون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع اختیار کرتا ہے اور کون پیچھے ہٹا جاتا ہے" (مولوی اشرف علی تھانوی)

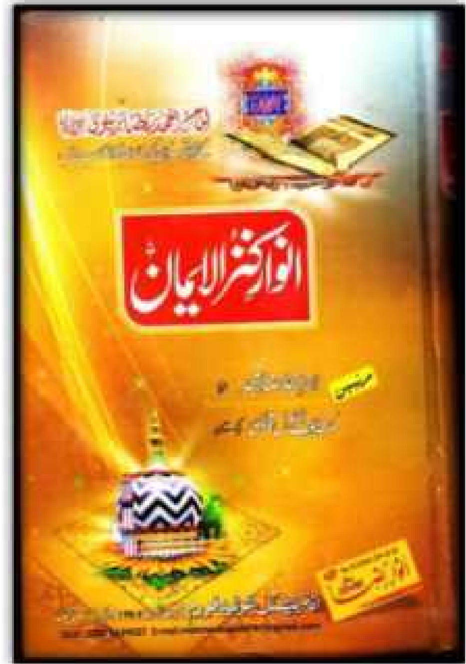
آیت مذکورہ بالا میں لنعلم کا ترجمہ دیگر مترجمین نے یہ کیا ہے

"ہم جان لیں" (سرسید علی گڑھی)۔ (اخلاق حسین قاسمی ماہنامہ دار العلوم فروری ۱۹۷۰ء)

"ہم معلوم کر لیں" (ڈپٹی نذیر احمد)

"ہمیں معلوم ہو جائے" (مرزا حیرت)

دیکھئے ان مترجمین نے عربی اردو ڈکشنری میں العلم کا ترجمہ جاننا پڑھا تھا اس کے مطابق آیت میں لنعلم کا ترجمہ "ہم کو یعنی اللہ کو معلوم ہو جائے" لکھ دیا لیکن بصیرت ایمانی سے محرومی کے باعث اتنا نہ سوچ سکے کہ "معلوم ہو جائے" کا محاورہ اس کیلئے استعمال کیا جائے گا جس کو پہلے معلوم نہ ہو اور اللہ تعالیٰ تو ہر چیز کا ازلی وابدی طور پر عالم ہے تو پھر اس کے حق میں معلوم ہو جائے



قلابازی نمبر چونتیس

بریلویوں کے مفتی شاہ ابو الظفر قادری برکاتی رضوی اپنے ہی فرقے کے دوسرے مولوی نور بخش توکلی پر مجسمہ کا فتویٰ لگاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ : اللہ تعالیٰ کے لیے ہنسی مذاق کا ترجمہ کرنا مجسمہ ہونے کی نشانی ہے

۱۲

سب طرف پھیلنے والا ہے جاننے والا۔ ص۱۹۳ اور پارہ دوم رکوع اول ص۴۵ ہے۔ بجز اس کے کہ ہم جان لیں اس شخص کو جو پیروی کرتا ہے رسول کی ... کے ص۴۸ میں ہے کہ۔ جنت و نار کی جو چیزیں بیان ہوئی ہیں وہ سب ... ہیں نہ حقیقتیں۔" یہ ہیں وہابی غیر مقلدوں خارجیوں نیچریوں کے گندے ... کرجو ان کو درست مان لے تو ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ معاذ اللہ

تھانوی جی کی کتربیونت

دیوبند کے بے سند فاضل جناب اشرفعلی تھانوی جن کو سارے کے سارے ... وہابی دیوبندی حکیم الامۃ اور مجدد الملۃ الدیوبندیہ مانتے ہیں جنکو ... چھ سو روپے ماہواری دیتے تھے۔ اور تھانوی جی برابر ماہواری لیتے رہے۔ ... ترجمہ ملاحظہ ہو۔ اَللّٰہُ یَسۡتَہۡزِئُ بِہِمۡ "اللہ تعالیٰ بھی استہزا کر رہے ... اُن کے ساتھ۔" تھانوی جی نے عربی کا ترجمہ عربی ہی لکھا یعنی استہزا اور ... معنی ہیں ٹھٹھا کرنا۔ ہنسی کرنا۔ ٹھٹول کرنا۔ مذاق کرنا۔ مسخرہ پن کرنا۔ تو ... جی بھی اللہ تعالیٰ کے لیے ہنسی ٹھٹھا مانتے ہیں۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ اور ... پارہ اول سورۂ بقرہ۔ تم لوگ جس طرف بھی منہ کرو ادھر اللہ تعالیٰ کا رخ ... اور پ۲ سورۂ بقرہ "کہ ہم کو معلوم ہو جائے کہ کون تو رسول اللہ صلی ... علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا اتباع اختیار کرتا ہے۔" اور پ۸ سورہ اعراف "پھر عرش پر قائم ہوا۔" اور پ۱۱ سورۂ یونس "پھر عرش یعنی تخت شاہی پر قائم ہوا۔" ... تھانوی جی خدا تعالیٰ کو مجسم مان رہے ہیں۔ معاذ اللہ۔



مجموعۂ رسائل

النجوم الشہابیۃ علیٰ مآل تراجم الوہابیۃ

عرفِ تاریخی

دیوبندی ترجموں کا آپریشن

قلابازی نمبر پینتیس

بریلویوں کے علامہ فیض احمد اویسی لکھتے ہیں کہ : لفظِ توحید بدعت ہے اِس لفظ کا ثبوت قرآن و حدیث میں کہیں نہیں ملتا

جو لوگ توحید کا ڈھنڈورا پیٹ رہے ہیں۔ یہ بھی دراصل انہی کے مردہ مذہب کو زندہ کرنے کا ایک طریقہ ہے۔ لیکن بفضلہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اہلسنت جب تک زندہ ہیں انہیں معتزلہ و خوارج کے مردہ مذہب کو زندہ نہیں ہونے دیں گے بلکہ جو بھی اس لفظ تصور کو سامنے لائے گا اسے بھی زندہ درگور کردیں گے۔ (ان شاء اللہ)

بدعت

جو لوگ توحید پر زور لگا رہے ہیں وہ تو خود کو بدعت کے دشمن بتاتے ہیں لیکن یہ بدعت اتنی محبت کیوں کہ اسلام کی اصلی اصطلاح کے بجائے توحید (بدعت) کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا رکھا ہے کہ خود کو مسلمان کہلوانے کے بجائے توحیدی 'موحد' کہلوانا فخر سمجھتے ہیں۔ اس میں راز کیا ہے یہ ان سے پوچھئے۔ کل بدعۃ ضلالۃ و کل ضلالۃ فی النار کو کیوں بھول گئے۔

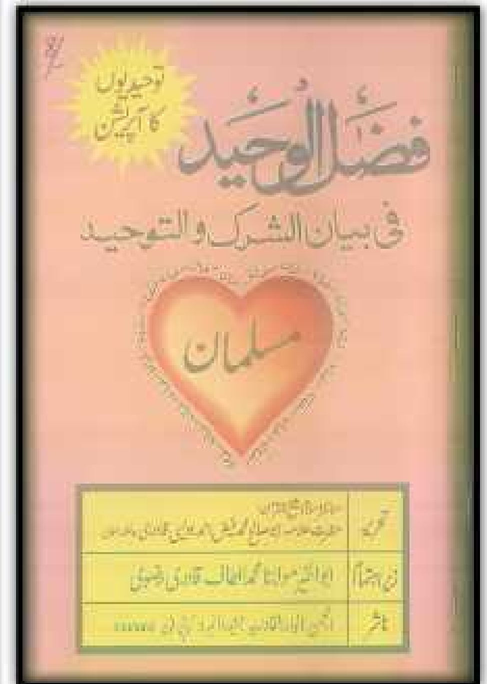
توحید کا تصور

اسلام تو جامع لفظ ہے ہی کیوں کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی ذات اور جملہ صفات و افعال کو ماننے کے ساتھ حضور سرور عالم ﷺ کی نہ صرف رسالت بلکہ آپ کے تمام لائے ہوئے احکام کو تسلیم کرنے کا نام اسلام ہے اور لفظ توحید میں یہ تمام جملہ امور نہیں بلکہ اس میں صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کو ماننا ہے اور بس اسی لئے تو معتزلہ و خوارج کو اہل اسلام نے گمراہ اور خارج از اسلام بتایا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی توحید کے تو عاشق تھے لیکن رسالت مآب ﷺ اور آپ کے لائے ہوئے احکام کے مخالف۔ اگرچہ بظاہر احکام کے پابند تھے لیکن ان کی تعبیر غلط کرتے تھے۔

توحید کیا ہے

حضرت سید میر شریف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

التوحید فی اللغۃ الحکم بان الشیئ واحد والعلم بانہ واحد وفی اصطلاح اہل الحقیقۃ تجرید الذات الالٰہیہ عن کل ما یتصور فی الافہام ویتخیل فی



قلابازی نمبر پینتیس

فیض احمد اویسی کی مخالفت کرتے ہوئے آصف قادری عطاری نے عقیدہ توحید پر پورا ایک باب باندھا ہے

25

بسم اللہ الرحمن الرحیم والصلوۃ والسلام علی رسولہ الکریم

باب اول

عقیدۂ توحید:

شرک کو سمجھنے کے لیے توحید کا مفہوم جاننا ضروری ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے،

﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۝﴾

''تم فرماؤ! وہ اللہ ہے، وہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ اس کی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا، اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی''۔

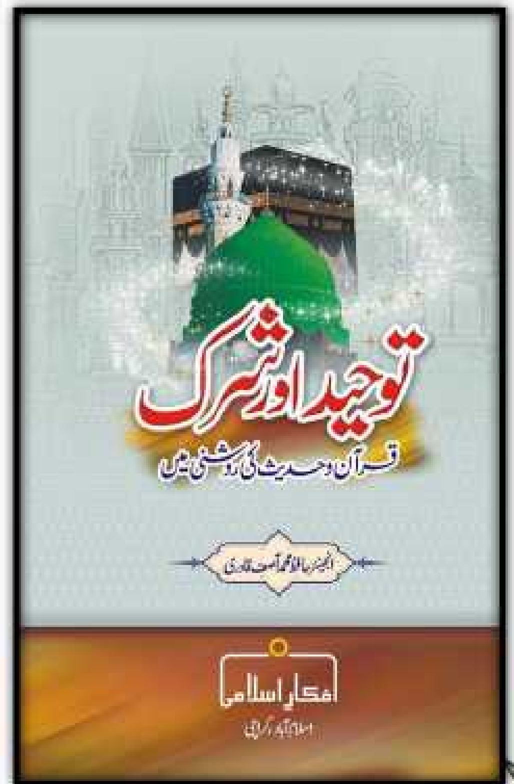
(الاخلاص، کنز الایمان از اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

﴿وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ﴾

''اور تمہارا معبود ایک معبود ہے، اُس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی بڑی رحمت والا مہربان''۔ (البقرۃ: ۱۶۳، کنز الایمان)

﴿اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ﴾

''اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ آپ زندہ اور اوروں کا قائم رکھنے والا ہے، اُسے نہ اونگھ آئے نہ نیند، اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں، وہ کون ہے جو اس کے ہاں سفارش کرے بے اس کے حکم کے، جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے، اور وہ نہیں پاتے اُس کے علم میں سے مگر جتنا وہ چاہے، اُس کی کرسی میں سمائے ہوئے ہیں آسمان اور زمین، اور اُسے بھاری نہیں



قلابازی نمبر چھتیس

احمد رضا خان تکفیری قرآن مجید کی ایک آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ : مغفرت مانگ اپنے گناہوں کی اور مسلمان مردوں اور عورتوں کے لیے

ادب ۴۰: جب اپنے لیے دعا مانگے تو سب اہل اسلام کو اس میں شریک کرلے۔
قال الرضاء: کہ اگر یہ خود قابل عطا نہیں کسی بندے کا طفیلی ہو کر مراد کو پہنچ جائے گا۔

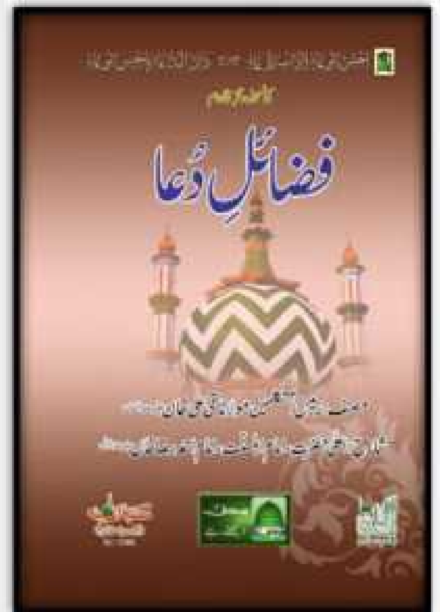
ابو الشیخ اصبہانی نے ثابت بنانی سے روایت کی: "ہم سے ذکر کیا گیا جو شخص مسلمان مردوں اور عورتوں کے لیے دعائے خیر کرتا ہے قیامت کو جب ان کی مجلسوں پر گزرے گا ایک کہنے والا کہے گا: یہ وہ ہے کہ تمہارے لیے دنیا میں دعائے خیر کرتا تھا پس وہ اس کی شفاعت کریں گے اور جناب الٰہی میں عرض کرکے بہشت میں لے جائیں گے۔"
یہاں تک کہ حدیث میں ہے: "جو شخص نماز میں مسلمان مردوں اور عورتوں کے لئے دعا نہ کرے وہ نماز ناقص ہے۔"(1)

قال الرضاء: یہ بھی ابو الشیخ نے روایت کی اور خود قرآن عظیم میں ارشاد ہوتا ہے:
﴿وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ﴾
"مغفرت مانگ اپنے گناہوں کی اور سب مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کے لیے۔" (پ۲۶، محمد: ۱۹)

حدیث میں ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو "اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ" (اے اللہ! میری مغفرت فرما) کہتے سنا، فرمایا: "اگر عام کرتا تو تیری دعا مقبول ہوتی۔"(2)

1 كنز العمال، كتاب الأذكار، ... الحديث: ٣٣٦٨، ج ١، الجزء الثاني، ص ٤٩. (ابو الشیخ)۔ یہاں ترجمہ میں خطاب حضور علیہ الصلاۃ والسلام سے نہیں بلکہ کسی بھی عام مومن کو یہ دعا تعلیم کی جارہی ہے کہ اپنے اور عام مسلمانوں کے لیے دعائے مغفرت طلب کر جیسا کہ سیاق وسباق سے بھی واضح ہے۔ اس حوالے سے مکمل وضاحت کے لیے دیکھیے "فتاوی رضویہ"، جلد ۲۹، ص ۳۲۹ سے ۴۰۱ تک رضا فاؤنڈیشن لاہور۔

2 رد المحتار، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب: في الدعاء بغير العربية، ج ٢، ص ٢٨٦.



قلابازی نمبر چھتیں

بریلویوں کے مفتی شاہ ابو الظفر قادری برکاتی رضوی اپنے ہی فرقے کے تکفیری امام اعلیٰ حیضرت احمد رضا خان بریلوی پر کفر کا فتویٰ لگاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ : نبی ﷺ کو گنہگار / خطاکار / قصوروار کہنے والا کیوں کافر نہ ہوگا ؟؟

۶۴

او سنة من سنن المرسلين فقد اكفر جو کسی نبی کی نبوت کا انکار کرے یا کسی نبی کو عیب لگائے یا حضور کی کسی سنت کریمہ کا انکار کرے وہ یقیناً کافر ہوگیا اور حضور سید المعصومین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو گنہگار، خطاکار، قصوروار اور ایمان باللہ سے بےخبر لکھنے والا کافر نہ ہوگا۔ اور جو حضور اقدس و اعلیٰ کو ایک معمولی انسان اور محض انسان اور محض ایک انسان لکھ گیا وہ کافر نہ ہوگا۔ اور خزانۃ الروایات میں ہے فی الفصول العمادیۃ ذکر الشیخ الامام خواہرزادہ فی شرح السیر ان الرضا بکفر الغیر انما یکون کفرا دوسرے کے کفر پر راضی ہونا خوش ہونا بھی کفر ہے اور اسی خزانۃ الروایات میں ہے فی الظہیریۃ من حسن کلام اهل الاهواء وقال کلام معنوی او قال کلام له معنی صحیح ان کان ذلک کفرا من القائل یکفر المحسن یعنی جس نے مذہب کے کفری کلام کی تعریف کی اور کہا کہ یہ کلام معنی رکھتا ہے یا کہا اس کے معنی صحیح ہیں اگر قائل کا وہ کلام کفر ہے تو یہ تعریف کرنے والا بھی کافر ہو جائے گا۔ اور اسی خزانۃ الروایات میں یہ حدیث شریف ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم من بجل کافرا اذهب اللہ عن قلبہ نور الاسلام جو کسی کافر کی تعظیم کرے اللہ تعالیٰ اس کے دل سے اسلام کے نور کو دور فرما دے۔ اور خزانۃ الروایات صـ۹۶ میں ہے فی الظہیریۃ وعقد اللاحی وافا کفر تم اتی بکلمۃ الشہادۃ بحکم العادۃ ولم یرجع عما قال لا یرتفع الکفر وھو المختار یعنی اور جب کسی نے کفر کیا پھر کلمہ شہادت بطور عادت کے پڑھا اور اپنے کفری قول سے رجوع نہ کیا تو اس کا کفر دور نہ ہوگا۔ یہی مذہب مختار ہے یعنی جس نے

بحمدہ تبارک و تعالیٰ

مستمیٰ باسم تاریخی

النجوم الشہابیۃ علی ماکل تراجم الوہابیۃ

۱۳۹۹ھ

عرف تاریخی

دیوبندی ترجموں کا اپریشن

۱۳۹۹ھ

قلابازی نمبر سینتیس

بریلویوں کے فقیہ الہند علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی لکھتے ہیں کہ : اللہ کو حاضر و ناظر کہنا ممنوع ہے

فتاویٰ شارح بخاری کتاب العقائد | جلد اول | عقائد متعلقہ ذات و صفات الٰہی

مقرر صاحب نے جو کلمۂ آفرین کی وہ کل کلام اور سخت محل نظر ہے۔ یہ کہنا کہ حضور نے سلام نہیں کیا، اس سے مقرر صاحب کی مراد یہ ہے کہ جیسے بندے جب آپس میں ملتے ہیں جس صیغے سے ایک دوسرے کو سلام کرتے ہیں، یہی وہاں بھی کرنا چاہیے تھا۔ یہ مقرر صاحب کی غلطی ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو کچھ عرض کیا، یہ بمنزلہ سلام ہی ہے۔ ملاقات کے وقت جو سلام کیا جاتا ہے اس کو تحیت بھی کہتے ہیں۔ قرآن کریم میں سلام کو تحیت ہی سے تعبیر فرمایا ہے:

"إِذَا حُيِّيتُم بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا."[1] اور جب تمھیں کوئی کسی لفظ سے سلام کرے تو تم اس سے بہتر لفظ میں جواب کہو یا وہی کہہ دو۔

اور اللہ عزوجل نے جو کچھ ارشاد فرمایا وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تحیت کا جواب تھا۔ جواب کا جواب نہیں ہوتا۔ اللہ عزوجل کو مخاطب کر کے السلام علیکم یا وعلیکم السلام کہنا ممنوع ہے۔ حدیث میں ہے:

"لا تقولوا السلام على الله فإن الله هو السلام."[2] یہ نہ کہو، سلام ہو اللہ پر اس لیے کہ اللہ سلام ہے۔

مگر کلمۂ آفرین کی وجہ سے یہ مقرر کافر و مرتد نہیں ہوئے، خاطی ہوئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر کہنا ممنوع ہے

مسئولہ محمد معین اشرفی، انجمن اسلامیہ جالور راجستھان ۱۳ رجب ۱۴۰۹ھ

مسئلہ زید کا قول: خدا ہر جگہ حاضر و ناظر بایں معنی کہ ذرہ ذرہ پتہ پتہ میں اللہ حاضر ہے، معاذ اللہ۔ جب کہ علامہ احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے جاء الحق ص: ۱۳۵ پر ارشاد فرمایا کہ ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا خدا کی صفت ہرگز نہیں، خدائے پاک جگہ اور مکان سے پاک ہے۔ بکر کا قول: اللہ کو ہر جگہ حاضر و ناظر ماننا کفر ہے اس لیے کہ حاضر و ناظر کے تین معنی ہیں ایک جگہ رہ کر تمام عالم کو مثل کف دست دیکھنا، ایک ہی آن میں عالم کی سیر کر لینا اور صدہا کوس پر کسی کی مدد کر دینا، جسم یا جسم مثالی کا متعدد جگہ موجود ہونا۔ یہ صفات بہت سی مخلوقات کو ملی۔ قرآن و حدیث کی رو سے وضاحت فرما کر مشکور ہوں اور زید پر حکم نافذ فرمائیں۔

الجواب

حاضر کے لغوی معنی جسم کے ساتھ موجود ہونا اور ناظر کے معنی آنکھ سے دیکھنا ہے۔ جیسا کہ علامہ سعید احمد کاظمی نے اپنے رسالہ تسکین الخاطر میں تحقیق فرمائی ہے اسی طرح جگہ کے معنی فضا کے اس خالی حصہ کے ہے جسے

[۱] قرآن مجید، سورۃ النساء آیت: ۸۶، پ: ۵
[۲] مسند امام احمد بن حنبل، ج: ۱، ص: ۴۳۱



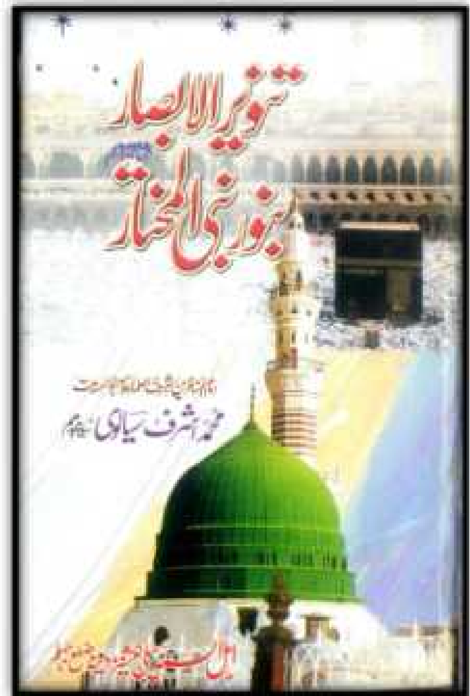
قلابازی نمبر سینتیس

بریلویوں کے امام المناظرین اشرف سیالوی اپنے ہی فرقے کے دوسرے مولوی شریف الحق امجدی کی مخالفت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ : خدا و مصطفیٰ کو حاضر و ناظر سمجھ کر پوری ایمانداری اور دیانت داری سے فیصلہ کرو

۸

بہت رحمانی صاحب بھی وقت مانگیں گے اور جواب میں بولنے کی کوشش کریں گے لیکن یہ لوگ اس کا ایک لفظ بھی اب سننا گوارا نہیں کر سکتے اور قتل وغارت کا سنگین خطرہ ہے، اور آپ تین گھنٹے مناظرہ کر دیا ہمیں پر بندہ کر دہ ہمارا مقصد پورا ہو چکا ہے۔ چنانچہ ان کی اس معذرت اور مجبوری کو دیکھ کر بندہ نے کہا تم مسجد میں بیٹھے ہو، خدا و مصطفیٰ کو حاضر و ناظر سمجھ کر پوری ایمانداری اور دیانت داری سے فیصلہ کرو اور جو کچھ تم نے سمجھا ہے وہ بیان کر دو۔ اہالیان چک نمبر ۵۹ نے اس ملک محمد نواز نمبر دار کو کہا تم ہی اپنے ایمان و اخلاص سے فیصلہ کرو تم ہمارے بڑے بھائی ہو اور محترم و معظم ہو جو فیصلہ کرو ہم اس سے متفق ہیں، اس نے کہا، بھائی مہر خان اور تم جو فیصلہ کرو میں اس سے متفق ہوں چنانچہ مسجد میں یہ فیصلہ طے ہوا اور باقاعدہ تحریر ہوا اور معززین کے دستخط اور انگوٹھے اس پر لگے اور ہمارے حوالے کیا گیا جو آخر میں مذکور ہے۔

مولوی صاحب موصوف اور اس کے معاون علامہ نیلوی صاحب مسجد کے اندر گوشہ نشین ہو کر بیٹھے تھے اور باہر صحن میں نعرہ ہائے تکبیر و رسالت سے فضا گونج رہی تھی اور لوگ مسرت سے پھولے جاموں میں نہیں سما رہے تھے اور ہفتہ کے بعد پھر اسی مسجد میں جشن فتح منایا گیا جس میں علاقہ بھر کے عوام اہل سنت اور روسا نے شرکت کی اور مسلک اہل سنت و الجماعت کی کامیاب ترجمانی پر بندہ کو مبارکباد دی گئی اور اللہ تعالیٰ کے اس فضل و کرم پر اس کا شکر یہ ادا کیا گیا اور مخالفین کی اس غیر معقول حرکت اور بغیر اطلاع اچانک مناظرہ کے لیے آدھمکنے کے باوجود ان کی ذلت آمیز شکست اور بے بسی و بدحواسی کو دیکھ کر لوگوں کو وہ خوشی اور مسرت حاصل ہوئی جو بیان سے باہر ہے اور اس چک میں جا کر اصل صورت حال کا آج بھی پتہ کیا جا سکتا ہے اور دستخط کرنے والوں سے بھی پوچھا جا سکتا ہے کہ واقعی تمہارے دستخط ہیں یا فرضی؟



قلابازی نمبر اڑتیس

خواجہ شمس الدین سیالوی کے مرید خواجہ صاحب کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ خواجہ صاحب نے فرمایا: تمہیں چاہیے کہ خدا کو حاضر و ناظر جان کر نماز روزے پر استقامت کرو

119

مگر ہمارے نزدیک صرف وہی عمر قابلِ شمار ہوتی ہے جو یادِ الٰہی میں صرف ہو۔ لہٰذا ان کی عمریں ان کی عبادت کے مطابق لکھی گئی ہیں۔

پھر فرمایا۔ عبادت کی ابتدا استغفار اور انتہا تسلیم و رضا ہے۔

پھر فرمایا۔ ایک دن میں محلہ شریف جاتے ہوئے خوشاب میں اپنے ایک پرانے دوست کے ہاں گیا اور اس کا پتہ دریافت کیا، لوگوں نے بتایا وہ فوت ہو چکا ہے، یہ ذکر کرتے ہوئے آپ نے آبدیدہ ہو کر جامی کا یہ شعر پڑھا

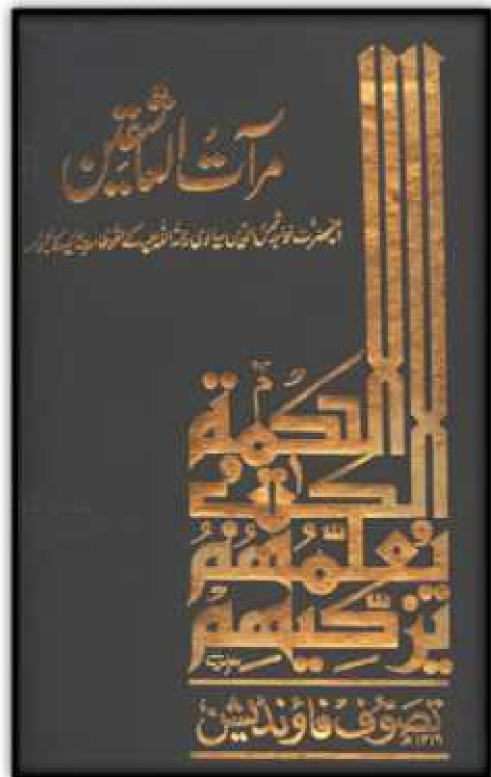
حریفاں بادہ ہا خوردند و رفتند
تہی خمخانہ ہا کردند و رفتند

بعد ازاں، فرمایا۔ بہت سے دانا لوگ ہر مسئلہ عقل کے سپرد کر دیتے ہیں لیکن تقدیرِ الٰہی کے مقابلے میں کچھ نہیں کر سکتے۔ پس جب اس ہستی موہوم کا کچھ اعتبار نہیں اور یہ محض چند روزہ ہے، تو بہتر یہی ہے کہ یہ قلیل مدت یادِ الٰہی میں ہی صرف کر دی جائے۔

پھر فرمایا۔ جب کسی آدمی کو حق تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہو جائے تو اس کے دین و دنیا کے تمام کام آسان ہو جاتے ہیں اور خدا کی خوشنودی تو اسی میں ہے کہ ہر حالت میں اس کی اطاعت کی جائے۔

بعد ازاں، سیال شریف کے باشندوں نے آپ کی خدمت میں التماس کی شدتِ افلاس کی وجہ سے ہم بالکل بے بس ہو چکے ہیں، دعا فرمائیں تاکہ اس مصیبت سے نجات ملے۔ آپ نے فرمایا۔ افسوس ہے چاروں طرف سے لوگ یہاں آ کر فائدہ حاصل کرتے ہیں، نماز روزہ میں مشغول ہوتے ہیں، لیکن تم میں سے کسی کو حق تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونے کی توفیق نہیں ہوئی۔ اگرچہ خدا گناہوں کی وجہ سے کسی کی روزی تنگ نہیں کرتا لیکن عوام کی بد اعمالیوں کی وجہ سے ذلت و قلت نازل کرتا ہے۔ تمہیں چاہیئے کہ خدا کو حاضر و ناظر جان کر نماز روزے پر استقامت کرو اور غیر کے حق سے خواہ وہ معمولی ہی ہو پرہیز کرو، اور خالق و مخلوق کے حقوق ادا کرنے میں مستعد رہو، یقین ہے کہ نیکیوں کی برکت کی وجہ سے تم تمام مصیبتوں سے رہائی پاؤ گے۔

بعد ازاں، مولوی معظم دین صاحب مرولوی نے عرض کیا، دعا فرمائیں تاکہ خدا بارش عنایت



قلابازی نمبر اڑتیس

بریلویوں کے مفتی وقار الدین قادری رضوی اپنے ہی فرقے کے خواجہ .. خواجہ شمس الدین سیالوی کی مخالفت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ : اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر کہنا ناجائز ہے

الجواب:-

اس بارے میں متکلمین کے دو مسلک ہیں ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ کے لیے صرف وہ الفاظ بولے جا سکتے ہیں جو قرآن و حدیث میں آئے ہیں۔ ان کے علاوہ کوئی دوسرا لفظ جائز نہیں ہے۔ اس مذہب پر تو لفظ "خدا" کا استعمال بھی جائز نہیں ہے۔ دوسرا مذہب جو مذہب مختار ہے۔ وہ یہ ہے کہ منقول اسماء کے علاوہ ہر ایسا لفظ اللہ تعالیٰ کے لیے بولنا جائز ہے جس میں کسی خراب معنی کا احتمال نہ ہو۔ لہٰذا لفظ "خدا" بولنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

اللہ تعالیٰ کا حاضر و ناظر ہونا

الاستفتاء:-

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ کہ مجھ سے زید نے کہا کہ اس نے ایک مولوی صاحب کو یہ کہتے سنا تھا کہ خدا حاضر و ناظر نہیں ہے اور جو خدا کو حاضر و ناظر جانے یا مانے وہ کافر ہے۔ براہ کرم شرعی فتویٰ قرآن و حدیث کی روشنی میں دیا جائے۔

سائل: محمد اختر، اقبال آباد، کراچی

الجواب:-

حاضر و ناظر کے جو معنی لغت میں ہیں ان معانی کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کی ذات پر ان الفاظ کا بولنا جائز نہیں ہے۔ "حاضر" کے معنی عربی لغت کی معروف و معتبر کتب "المنجد" اور "مختار الصحاح" وغیرہ میں یہ لکھے ہیں: نزدیکی، صحن، حاضر ہونے کی جگہ، جو چیز ظاہر کہلاتے جب آنکھوں کے سامنے ہو اسے حاضر کہتے ہیں۔ اور ناظر کے معنی "مختار الصحاح" میں آنکھ کے ڈھیلے کی سیاہی جبکہ نظر کے معنی کسی امر میں غور و فکر کرنا، کسی چیز کا اندازہ کرنا اور آنکھ سے کسی چیز میں تأمل کرنا لکھے ہیں۔ ان دونوں لفظوں کے لغوی معنی کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کو پاک سمجھنا واجب ہے۔ بغیر تاویل ان الفاظ کو اللہ تعالیٰ پر نہیں بولا جا سکتا۔ اسی لیے اسماء حسنیٰ میں حاضر و ناظر بطور اسم یا صفت شامل نہیں ہیں۔ قرآن و حدیث میں یہ الفاظ اللہ تعالیٰ کے لیے آئے ہیں اور نہ ہی صحابہ کرام اور تابعین یا ائمہ مجتہدین نے یہ الفاظ اللہ تعالیٰ کے لیے استعمال کیے ہیں۔ متاخرین کے زمانہ میں لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر کہنا شروع کیا تو بعض علماء نے اسے کفر قرار دیا تھا مگر علماء کی اکثریت نے فرمایا کہ یہ کفر نہیں ہے۔ اس لیے کہ اس میں تاویل ممکن ہے اور تاویل یہی کہ حضور کے معنی ہوا "علم" کے اور نظر کے معنی "رویت" مراد لے جائیں تو یہ علیم و بصیر کے معانی میں ہو جائیں گے۔ در مختار میں ہے:

یا حاضر و یا ناظر لیس بکفر

